وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ٥ (پ ٦ ع ٤)

اور اتارا ہم نے (قرآن) تمہاری طرف جگمگاتا نور

قرآنی شمعیں

مؤلفہ

حضرت مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی

www.KitaboSunnat.com

نعمانی کتب خانہ - حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بغیر اجازت مصنف کوئی صاحب طبع نہ کریں !

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ہ (پ ۶ ع)

اور اتارا ہم نے (قرآن) تمہاری طرف جگمگاتا نور !

کچھ پھول چن کے زینتِ داماں بنا لئے
وہ پھول جن سے لعلِ بدخشاں بھی شرمسار

قرآنی شمعیں

اس کتاب میں قرآنی آیات کی شمعیں رسالت کے ہاتھوں جگمگ جگمگ کر رہی ہیں۔ جن کے انوار و لمعات سے کتمانِ حق کی تاریکیاں سیماب پا ہوگئی ہیں اور بصائر و حقائق اپنے پورے خدوخال کے ساتھ روزِ روشن میں آگئے ہیں۔

تالیف

حکیم مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی مدظلہ

مصنف: صلوٰۃ الرسول۔ ریاض الاخلاق۔ تجلیاتِ رمضان۔ انوار التوحید۔ سبیل رسول۔ سید الکونین۔ اعجاز حدیث۔ ضرب حدیث۔ بستان الاربعین۔ ریاض الاربعین۔ حج مسنون وغیرہ

ناشر:۔ مکتبہ نعمانیہ۔ اردو بازار۔ گوجرانوالہ

لاہور میں ملنے کا پتہ:۔ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

قیمت۔ روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

260

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-بی ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 06966

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
فہرست	۳
خطبہ رحمتؐ للعالمین	۱۱
عنوان	۱۲
توحید خداوندی	۳۰
تمام مشرکین اللہ کو مانتے تھے	۳۰
اللہ خالق ارض وسما ہے	۳۰
اللہ مشرکوں کا خالق ہے	۳۱
شمس وقمر اللہ کے بس میں ہیں	۳۱
خدا کی قدرتوں کا اقرار	۳۳
بارانِ رحمت سے زمین کا احیاء	۳۴
دنیا وما فیہا پر خدا کا تصرف	۳۴
سات آسمانوں اور عرش کا رب	۳۵
اللہ کی پناہ زبردست ہے	۳۵
مشرکین مکہ کا جرم	۳۶
پیر خانوں اور گدیوں کی رونق	۴۱
مسلمانوں کا سفارش کا عقیدہ	۴۲
مسلمانوں کی خیر خواہی	۴۲
مسلمانوں کے شُفَعَاءُنَا عِنْدَاللّٰہِ	۴۳
خدا کے رزق کی ایجنسیاں	۴۵
حضرت موسیٰ کی محتاجی	۴۸
رحمتِ عالمؐ کے پیٹ پر پتھر	۴۹
حضورؐ سے یہودی قرض خواہ کا تقاضا	۵۱
کیا حضورؐ قاسم رزق ہیں؟	۵۲
خدا نے رحمتؐ عالم کو غنی کر دیا	۵۳
قاسم رزق اور اعدائے اسلام	۵۵
ہر نعمت اللہ کی طرف سے	۵۷
بے شمار نعمتیں	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
جج کی درخواست پر بزرگ کی سفارش	۵۸
خدا کے ہاں دفتری کارروائی	۶۰
دنیا کے بادشاہوں کا عملہ	۶۱
خدا عملہ سے بے پرواہ ہے	۶۲
سفارشی خدا کے علم میں نہیں	۶۳
بعض علماء کی مخادعت	۶۴
مسئلہ شفاعت	۶۶
شفاعت اذن کے بعد ہوگی	۶۷
شفاعت خدا کی مرضی سے ہوگی	۶۸
عیسائیوں کا کفارہ اور شفاعت	۷۰
موہوم سفارشیوں کا حشر	۷۱
ذرہ بھر اختیار حاصل نہیں	۷۳
خدا اپنا شریک نہیں بناتا	۷۶
آذر کیلئے سفارش نامنظور	۷۷
حضرت نوح بیٹے کو نہیں چھڑا سکے	۷۸
بدعمل صاحبزادہ غرق ہوگیا۔	۸۰
منافق و کافر کی شفاعت نہیں	۸۱
مشرکین کے لئے شفاعت نہیں	۸۲
اہل بدعت کے لئے شفاعت نہیں	۸۳

مضمون	صفحہ
مظلمات شرک	۸۵
عیسائیوں اور ہندوؤں کی مانند عقیدے	۸۶
انبیاء اور اولیاء کو پکارنا شرک ہے	۸۹
غیب خاصۂ خداوندی ہے	۹۲
حضورؐ کو عالم الغیب جاننا کفر ہے	۹۳
بزرگوں کو حاضر ناظر جاننا شرک ہے۔	
حنفی مذہب کا فتویٰ	۹۵
شاہ ولی اللہؒ کا فتویٰ	۹۶
چند امور شرک	۹۷
بیقرار کی فریاد کو پہنچنے والا	۹۸
رحمتِ عالم دافع بلا نہیں	۹۹
براہِ راست خدا کو پکارو	۱۰۰
وظیفہ شیئاً للہ کفر ہے	۱۰۱
بحق فلاں کی حرمت	۱۰۲
خدائی منصب بندوں میں ماننا	۱۰۴
نذر لغیر اللہ حرام ہے۔	۱۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
نذر لغیر اللہ کے حرام ہونے کی وجہ	۱۰۶	توسّل بالاعمال	
		پہلے شخص کی دعا	۱۳۶
قرآنی فیصلہ	۱۰۷	دوسرے شخص کی دعا	۱۳۷
مسئلہ شفاعت کی طرف عود	۱۰۸	تیسرے شخص کی دعا	۱۳۷
شفاعت صرف موحدین کی ہوگی	۱۰۸	دعا کے توسل سے نجات	۱۳۸
		توسل بردار دعائیں	۱۳۸
شفاعت کے لیے حد بندی	۱۱۱	قرب و بخشش کے وسیلے	۱۳۹
شفاعت سرورِ رسولاں برحق ہے	۱۱۶	جہاد کا وسیلہ	۱۴۴
شفاعت کے نااہل	۱۱۶	وسیلہ بہشت کا ایک درجہ ہے	۱۴۴
میدانِ محشر کا مفلس	۱۱۹	شفاعت کا واجب ہونا	۱۴۷
حقوق العباد کے گنہگار	۱۲۰	زندگی میں حضورؐ کی دعا کا توسل	۱۴۸
ریاکاری کا شرک	۱۲۱	حدیثِ اعمیٰ میں دعا سے توسل	۱۴۸
شرکِ اصغر	۱۲۱	رحمتِ عالمؐ کی ذات کی تقدیس	۱۵۰
وسیلہ کا بیان	۱۲۳	حضرت عباسؓ کی دعا کا توسل	۱۵۲
رحمتِ عالمؐ کے وسیلہ کا مفہوم	۱۲۴	موتیٰ کے ساتھ توسل؟	۱۵۶
قربِ خداوندی کا وسیلہ	۱۲۵	قبروں کے ساتھ توسل؟	۱۵۷
وسیلہ اتباعِ رسولؐ ہی ہے	۱۲۷	خدا تعالیٰ کا بندوں پر حق	۱۵۸
رسولوں کی تابعداری	۱۳۰	بندوں کا خدا تعالیٰ پر کوئی حق نہیں	۱۶۰
مشرکین کا توسل	۱۳۳		
توسل بالاشخاص کی ممانعت	۱۳۳	حق ہی غلبہ پایا جاتا ہے	۱۶۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
بحق بنتی فاطمہؓ	۱۶۲
خالص عبادت کا صلہ	۱۶۴
رسولِ خدا کی مشکلکشائی	۱۶۵
کیا غیر اللہ کو پکارو گے ؟	۱۶۶
قبر پر سجدے اور پکار	۱۶۸
کون بگڑی بنانے والا	۱۷۰
اولیاء اللہ پکار سے بیخبر ہیں	۱۷۲
خدا کے شریک مقرر نہ کرو	۱۷۳
عبادت کے معنی	۱۷۵
عبادت کا بلند مقام	۱۷۶
خدا تعالیٰ کی ربوبیت	۱۷۹
بیشمار عالموں کا رب	۱۸۰
رزق اللہ کے ذمہ ہے	۱۸۱
علماء سوء کا فریب	۱۸۲
خدا کے سوا کارساز	۱۸۳
مربیوں کا فرض	۱۸۴
ہر چیز خدا کو پاک یاد کرتی ہے	۱۸۴
پاک یاد کرنے کا مطلب	۱۸۵
ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے	۱۸۷
موالید ثلاثہ کا اسلام	۱۸۸
بے اختیار کارساز	۱۸۹
چھلکے کا اختیار نہیں رکھتے	۱۹۰
خدا سچا ہے یا علماء ؟	۱۹۱
اندھا اور آنکھوں والا	۱۹۲
اختیار والوں کی مخلوق ہے	۱۹۳
مکھی نہیں بنا سکتے	۱۹۴
مکھی کے منہ سے چھڑا نہیں سکتے	۱۹۴
خدا کے نِد بنانا	۱۹۵
استعانتِ شرعیہ	۱۹۶
بیماری کا علاج	۱۹۷
استعانتِ شرکیہ	۱۹۸
اولاد بخشنا	۱۹۹
رزق کی فراخی اور تنگی	۲۰۰
دشمن پر فتح	۲۰۰
غیر اللہ کے نعرے	۲۰۱
طوفان اور سیلاب	۲۰۲
استغاثہ شرعیہ	۲۰۳
استغاثہ شرکیہ	۲۰۴
غریق کا فریاد رس	۲۰۵
گناہوں کا بخشنے والا	۲۰۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
تم ہدایت نہیں دے سکتے	۲۰۶
بارش خدا کے بس میں ہے	۲۰۷
رزق پر اللہ کا قبضہ ہے	۲۰۷
اللہ کے سوا کوئی غوث نہیں	۲۰۸
سکولوں اور کالجوں کے طلبا	۲۰۹
دینداروں کا پنجۂ تظلم	۲۱۰
مشرکوں سے نعرۂ توحید	۲۱۲
مسلمانوں کی پتلی حالت	۲۱۳
انبیاء اولاد نہیں دے سکتے	۲۱۵
حضرت عیسےٰ کی پیدائش	۲۱۵
جبرئیل کی ایلچی گری	۲۱۶
ہیجوں کی فرضی عمارتیں	۲۱۷
ہندوؤں کے دیوی دیوتا	۲۱۷
حضرت زکریا اور ابراہیمؑ کو فرزندوں کی بخشش	۲۱۸
قبر پرستی کا آغاز	۲۲۱
قوم نوحؑ کے پانچ پیر	۲۲۲
پانچ پیروں کی دھکی	۲۲۳
حضرت نوحؑ کا جواب	۲۲۴
قوم نوح کی مزاروں پر پکار	۲۲۵
قوم نوح قبر پرستی سے ہلاک ہوئی	۲۲۶
قبر کیسے بُت بنتی ہے	۲۲۷
مشرکین مکہ کے بت	۲۳۰
بت پوجا کا نظریہ	۲۳۴
یہودیوں پر لعنت ہو	۲۳۵
بیسواؤں کی نجات ممکن ہے	۲۳۶
کلمہ گو مشرک اور مکہ کے مشرک	۲۳۷
توحید سے نفرت	۲۴۳
شرک سے اعمال برباد	۲۴۴
اٹھارہ کروڑ نمازیں مٹ گئیں	۲۴۵
سینۂ ما از محمد داغ داغ	۲۴۶
اٹھارہ رسولوں کو انتباہ	۲۴۹
رسولؐ خدا کی ہدایت کے محتاج ہیں	۲۵۰
رسولوں کے اعمال برباد ہو جاتے	۲۵۱
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت	۲۵۲
اوامر خداوندی کا امتثال	۲۵۵
منکرین حدیث لرز جائیں	
خدا تعالیٰ کی بڑی ناراضی	۲۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
رسولِ خدا جو دیں اسے لو	۲۵۹	تمام انبیاء اور اتباعِ رسولؐ	۲۹۱
حکم خدا کا، اور طریقہ مصطفےٰ کا	۲۵۹	کوئی رسول پیش قدمی نہیں کر سکتا۔	۲۹۳
ظالم ہاتھ کاٹے گا	۲۶۲		
فرقہ بندی کی ممانعت	۲۶۴	انبیاء کی ضبطیٔ نبوت	۲۹۴
اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو	۲۶۵	تین بہتر زمانے	۲۹۶
تقلید عمیاء قرآن کی نظر میں	۲۷۰	چار صدیوں تک کوئی مقلد نہ تھا	۲۹۶
مشرکین مکہ مقلد تھے	۲۷۲		
امم سابقہ مقلد تھیں	۲۷۲	سراج اللیلی دم مارنے لگی	۲۹۷
نابینوں کی روش	۲۷۷	چار مصلّوں کی ایجاد	۲۹۸
خدا اور رسولؐ سے آگے نہ بڑھو	۲۷۸	ٹیڑھی راہیں	۲۹۹
رسولِ خدا سے آگے بڑھنا	۲۸۰	ائمہ اربعہ کی تقلید سے ممانعت	۳۰۱
ناجی جماعت کی پہچان	۲۸۲	حضرت امام شافعیؒ سے ردّ تقلید	۳۰۲
رفعِ اصوات بر صوتِ نبیؐ	۲۸۴	〃 〃 مالکؒ 〃 〃	۳۰۳
حضرت انوکؓ کا مرتبہ		〃 〃 احمدؒ 〃 〃	۳۰۳
رحمتِ عالمؐ کا ادب	۲۸۶	〃 〃 ابوحنیفہؒ 〃 〃	۳۰۴
رسولِ خدا سے اونچی آوازیں اور پیش قدمیاں	۲۸۹	تقلید اور فقہ کے انبار	۳۰۸
تکمیلِ دین کی وضاحت	۲۹۰	حدیث چھوڑ کر قول لینے کی سزا	۳۱۰
پیش قدمیوں کا مطلب	۲۹۰	حدیث کے مقابلہ میں قول لینا منافقت ہے۔	۳۱۲
حضرت موسیٰؑ اور اتباعِ رسولؐ	۲۹۱		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
امام شعبیؒ کا نعرۂ حق	۳۱۴
دین میں ایک ہی آواز ہے	۳۱۶
دینِ اسلام سے خارج	۳۱۷
کتمانِ دین کا عذاب	۳۱۹
ملعون علماء و مشائخ	۳۲۰
پیٹوں میں انگارے بھرنا	۳۲۱
علمائے یہود کا کتمانِ حق	۳۲۲
حرام کھانے والے علماء	۳۲۵
دین کے لیبل سے کمایا ہوا مال	۳۲۷
ملّا ازم کا مرگِ موشش	۳۲۷
مسجدوں میں اللہ کے ذکر کو روکنا۔	۳۲۹
مسجدوں میں نماز سے منع کرنے والے ظالم ہیں	۳۳۰
نجران کے عیسائی مسجد نبوی میں	۳۳۱
آسمان کے نیچے بدترین مخلوق	۳۳۱
لوگوں کی خواہش کے مطابق مسائل	۳۳۲
خدا کے انتباہ کا شکنجہ	۳۳۴

مضمون	صفحہ
اولیاء اللہ کا بیان	۳۳۷
ولی اللہ روشنی میں چلتا ہے	۳۳۹
ایمان، تقویٰ اور صالحیت	۳۴۰
انسانوں کی دوستی اور خدا کی دوستی میں امتیاز	۳۴۳
اولیاء اللہ کو توفیق ایزدی	۳۴۶
اولیاء الشیطان کی پہچان	۳۴۷
گمراہ شیطان کے دوست ہیں	۳۴۹
شرک کرنے والے اولیاء الشیطان ہیں	۳۵۰
شیطانوں کی وحی	۳۵۰
بلا دلیل بحث کرنے والے	۳۵۱
فقر کا مطلب و مفہوم	۳۵۲
فقر کا بلند مقام	۳۵۳
خدا اور رسول کی محبت سب پر غالب ہو	۳۵۷
آٹھ پیاری چیزوں کی قربانی	۳۵۷
شہیدوں کی زندگی	۳۵۹
حیاتِ شہداء کی تجارت	۳۶۰
مجاہد قتل کے بعد شہید ہوتا ہے	۳۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
شہیدوں کی زندگی کوئی نہیں سمجھ سکتا	۳۶۱	شاہد رسولؐ	۳۶۸
شہیدوں کے مراتب	۳۶۲	امت بھی شاہد ہے	۳۶۹
شہیدوں کے مزاروں کی تجارت	۳۶۳	شیطان کے گواہ	۳۷۰
نورِ ہدایت کا بیان	۳۶۵	قیامت کو حضورؐ اور امت کی شہادت	۳۷۴
قرآن نور ہے	۳۶۵	قرآنی آیت سے شرک پر استدلال	۳۷۴
رسولؐ اللہ نور ہیں	۳۶۵	قرآن شفا ہے	
حضورؐ کو خدا کا جزو کہنا	۳۶۶	مہلک امراض کا علاج	۳۷۵
بشریتِ انبیاء	۳۶۶	خاتمہ اور دعا	۳۷۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ رحمت للعالمین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ[1] نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ؕ

(ترجمہ) سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں (اس لئے) ہم اسی کی

---

[1] نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو حضورؐ اپنے ہر وعظ اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ خطبہ بالفاظ مختلف مسلم ابوداؤد، ترمذی وغیرہ میں موجود ہے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریفیں کرتے ہیں۔ اور (اپنے ہر کام میں) اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم اس (رب العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اسی (پاک ذات) پر ہمارا بھروسہ ہے۔ ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اور اپنے اعمال کی برائیوں سے (بھی) اس کی پناہ میں آتے ہیں۔ (یقین مانو) کہ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اور جسے وہ (خود ہی) اپنے دَر سے دھتکار دے، اس کے لئے کوئی رہبر نہیں ہو سکتا۔ اور ہم (تہِ دل سے) گواہی دیتے ہیں کہ معبود برحق (صرف) اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور (اسی تہِ دل سے) ہم اس بات کے بھی گواہ ہیں کہ محمّد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور (آخری) رسول ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد (یقیناً) تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے، اور تمام راستوں سے بہتر راستہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور تمام کاموں سے بدترین وہ کام ہیں جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں۔ (یاد رکھو) دین میں جو نیا کام نکالا جائے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈالی ہے میں نے پیکر انسانیت میں روح
بے رُوح و بے نگاہ تھا انساں ترے بغیر

ظہورِ اسلام سے قبل عرب کی حالت بڑی ناگفتہ بہ تھی، وہاں کے لوگ بیحد جاہل، ظالم، سرکش، ضدی، خونخوار اخلاق باختہ اور خدا ناشناس تھے۔ ہر قسم کی بدی، برائی، بیحیائی اور بداخلاقی اس اندھیر نگری میں عروج پر تھی۔ چوری، شراب خوری اغوا، زنا، لوٹ مار، اور قتل و نہب کا بازار گرم تھا۔ انسان کی جان، مال، عزت اور آبرو کی کوئی قیمت نہ تھی۔ انسانیت ختم ہو چکی تھی، اخلاق ناپید تھا۔ دنیا کی کوئی ایسی بدی نہ تھی جو ان لوگوں میں نہ پائی جاتی تھی۔ گناہوں اور ظلموں کی شب تار میں نیکی کا کوئی لمعہ نظر نہ آتا تھا۔

ذرا ذرا سی بات پر وہ لوگ لڑتے اور جھگڑتے تھے اور معاملہ یہاں تک طول پکڑ جاتا کہ قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی۔ اور پھر قبیلے صدیوں تک بغض و عناد نہ چھوڑتے۔ ہفتوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہینوں کے تنازعے صدہا سال تک محاربے اور مقاتلے بنے رہتے اور ان ستیزہ گاہوں میں ان کی کئی کئی پشتیں کام آتیں۔

چوری، ڈاکہ اور رہزنی اتنی عام تھی کہ کوئی شخص اکیلا سفر نہیں کر سکتا تھا یہاں تک کہ قافلے بھی لوٹ لئے جاتے تھے اور ان کا خیریت سے گھر لوٹ کر آنا مشکل تھا۔ شراب نوشی اور جُوا بازی اس کثرت سے تھی کہ کوئی اس کو بُرا نہیں جانتا تھا۔ بڑے بڑے ذی عزت لوگوں اور شرفا کا محبوب مشغلہ تھا۔ جوئے میں روپیہ پیسہ اور سونا چاندی ہی نہیں ہارتے تھے بلکہ بیوی بچوں تک بازی لگا دیتے تھے اور پھر انہیں جیتنے والوں کے حوالے کر دیتے تھے۔ اپنی لونڈیوں اور عورتوں سے پیشہ کراتے اور وہ کمائی کھاتے تھے۔ بے رحم اتنے تھے کہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیتے تھے۔ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر دیتے۔ دشمنوں کو قتل کر کے ان کے ناک کان کاٹتے اور ہار بنا کر گلے میں پہنتے۔ اور ان کی کھوپڑیوں میں شراب پیتے تھے۔ زندہ جانوروں کو باندھ کر ان پر تیروں کی مشق کرتے تھے۔

جہالت کا یہ حال تھا کہ حلال حرام کی کوئی تمیز نہ کرتے۔ جو مل جاتا کھا جاتے۔ کیڑے مکوڑے چھپکلی وغیرہ سب کچھ ہضم کر جاتے۔ خون جما کر اسے کاٹ کر مزے سے کھاتے۔ مردہ جانوروں کے کھانے سے بھی دریغ نہ کرتے۔ ان کے لئے نہ کوئی دستور تھا، نہ اصول و قانون۔

وہ لوگ اللہ اور اس کے دین کو نسیاً منسیاً کر چکے تھے۔ دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیمی کے دعویدار ہوکر اس دین سے کوسوں دور تھے۔ اللہ واحد القہار کی توحید سے منہ موڑ کر سینکڑوں خداؤں کو پوجتے تھے۔ وہ کعبہ جو توحید کا مرکز تھا، اس میں اپنے بزرگوں کے تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے جن کی پوجا کرتے تھے اور کہتے تھے هٰؤُلَاءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ[1] — یہ (خدا کے پیارے) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ یعنی ہماری عرض ان کے آگے اور ان کی عرض خدا کے آگے۔ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى[2] — ہم تو ان (اللہ کے پیاروں) کی پوجا پاٹ (نذر نیاز وغیرہ سے) اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ سے نزدیک کر دیں۔ ان کا خیال تھا کہ وہ خدا سے اتنے دور ہو چکے ہوئے ہیں کہ کسی صورت بھی وہ خدا سے نہیں مل سکتے۔ ان کا تعلق خدا سے ایسا ٹوٹ چکا ہے کہ کبھی جڑ نہیں سکتا۔ اس لئے وہ اپنے بزرگوں، ولیوں، لات[3] وغیرہ کو (جو فوت ہو چکے ہوئے ہیں) اپنے اور خدا کے درمیان وسیلے اور وچولے سمجھتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ خدا نے اپنے ان پیاروں کو بہت اختیار دے رکھے ہیں۔ وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ یا خدا سے کروا سکتے ہیں۔ پھر اپنی لاچاریوں، اور مصیبتوں میں ان کو پکارتے تھے۔ نذروں، نیازوں سے ان کی روحوں کو خوش کر کے ان کے نام پر جانوروں کو ذبح کر کے ان سے استمداد کرتے تھے کہ ہماری حاجت روائی کرو یا خدا سے کروا دو۔ خدا

---

[1] پ ع۔ [2] پ۲۳ ع ۱۵۔ [3] لات ان لوگوں کا بزرگ تھا۔ حج میں لوگوں کو ستو پلاتا تھا۔ اور ان کی بڑی خدمت کرتا تھا، اس کی موت کے بعد لوگوں نے اس کا بت بنالیا۔ (تفسیر ابن کثیر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیارو! تمہارا خدا سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ تم خدا کے بخشے ہوئے اختیار سے ہماری بگڑی بنا سکتے ہو۔ اللہ سے ڈوبتی بیڑی تروا سکتے ہو۔ ہمارا تعلق خدا سے ٹوٹ چکا ہے۔ نہ وہ ہماری سنتا ہے، نہ قبول کرتا ہے۔ ہمیں اس کے در سے دھکے ملتے ہیں۔

اللہ سے مایوس، وسیلوں اور وچولوں کے پجاری کعبۃ اللہ میں بنائے ہوئے تین سو ساٹھ بزرگوں کے مجسموں کو بھی اپنے دکھ کا پورا مداوا نہ سمجھتے تھے۔ ان کی حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے لئے خداؤں کی اتنی بھیڑ ابھی ناکافی تھی۔ اس لئے ہر ہر خاندان ہر ہر قبیلے، بلکہ ہر ہر گھر میں الگ الگ "مشکل کشا" اور "حاجت روا" بنا رکھے تھے۔

وہ لوگ دنیا کی زندگی پر فدا تھے۔ دنیا کی محبت ان کے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی تھی۔ موت کا ان کو خیال تک نہ آتا تھا۔ اور جب دوسروں کو مرتے دیکھتے، تو بس اتنا خیال کرتے۔ کہ ایک دن مرکر مٹی میں مل جائیں گے۔ گل سڑ جائیں گے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ موت کے بعد عذاب اور ثواب کو وہ مذاق جانتے تھے۔ نہ ان کا قیامت پر یقین تھا، نہ ان کے نزدیک دوزخ اور بہشت کوئی چیز تھی۔ معاد حشر اور قیامت کے ذکر کو وہ جنون اور خبط قرار دیتے تھے۔ اسی لئے وہ نیکی کو پہچانتے تک نہ تھے۔ اور سارے جہان کی بدیوں کا مجسمہ تھے۔

الغرض عرب اور اس کے اطراف میں شیطنت کا بے پناہ سیلاب آیا ہوا تھا۔ جس میں ساری گیتی کی گیتی ہی ڈوبی ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ لاکھوں خداؤں کی پرستش، آگ کو سجدے، درختوں اور جانوروں کی پوجا، قبروں پر میلے اور چڑھاوے، کواکب پرستی اور جور و جفا کی تاریک رات سارے ملک پر مسلط تھی۔ مولانا حالی نے کیسا اچھا نقشہ کھینچا ہے۔ ؎

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا
جہاں سے الگ اک جزیرہ نما تھا
زمانے سے پیوند جس کا جدا تھا
نہ کشور ستاں تھا، نہ کشور کشا تھا

تمدن کا اس پر پڑا تھا نہ سایا
ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا

نہ آب و ہوا ایسی تھی روح پرور
کہ قابل ہی پیدا ہوں خود جس سے جوہر
نہ کچھ ایسے سامان تھے واں میسر
کنول جس سے کھل جائیں دل کے سراسر

نہ سبزہ تھا صحرا میں پیدا نہ پانی
فقط آب باراں پہ تھی زندگانی

زمیں سنگلاخ اور ہوا آتش افشاں
لوؤں کی لپٹ بادِ صرصر کے طوفاں
پہاڑ اور ٹیلے سراب اور بیاباں
کھجوروں کے جھنڈ اور خارِ مغیلاں

نہ کھیتوں میں غلہ نہ جنگل میں کھیتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب اور کل کائنات اس کی یہ تھی
نہ واں مصر کی روشنی جلوہ گر تھی
نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی
وہی اپنی فطرت پہ طبعِ بشر تھی
خدا کی زمیں بن جتی سربسر تھی

پہاڑ اور صحرا میں ڈیرہ تھا سب کا
تلے آسماں کے بسیرا تھا سب کا

کہیں آگ پجتی تھی واں بے محابا
کہیں تھا کواکب پرستی کا چرچا
بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا
بتوں کا عمل سو بہ سو جا بجا تھا

کرشموں کا راہب کے تھا صید کوئی
طلسموں میں کاہن کے تھا قید کوئی

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل میں مشیت نے تھا جس کو تاکا
کہ اس گھر سے اُبلے گا چشمہ ہدیٰ کا

وہ تیرتھ تھا اک بت پرستوں کا گویا
جہاں نامِ حق کا نہ تھا کوئی جویا

قبیلے قبیلے کا بُت اِک جدا تھا
کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عزّیٰ پہ وہ نائلہ پہ فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا

نہاں ابرِ ظلمت میں تھا مہرِ انور
اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہراک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ

وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اَڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے

بلند ایک ہوتا تھا گر واں شرارا
تو اس سے بھڑک اٹھتا تھا ملک سارا

وہ بکر اور تغلب کی باہم لڑائی
صدی جس میں آدھی انہوں نے گنوائی
قبیلوں کی کردی تھی جس نے صفائی
تھی اِک آگ ہر سُو عرب میں لگائی

نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشمہ اک ان کی جہالت کا تھا وہ
کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لبِ جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یونہی روز ہوتی تھی تکرار اُن کی
یونہی چلتی رہتی تھی تلوار اُن کی
جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
تو خوفِ شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور
کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جاکر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی
جُوا ان کی دن رات کی دل لگی تھی
شراب ان کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی
غرض ہر طرح ان کی حالت بُری تھی
بہت اس طرح گزری تھیں ان کو صدیاں
کہ چھائی ہوئی نیکیوں پر تھیں بدیاں

غور کیجئے! ــ کہ ان لوگوں کی اس سے ابتر حالت اور کیا ہوسکتی ہے؟ رذالت، ضلالت اور پستی کا اس سے بڑھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر خوفناک منظر اور کیا ہو سکتا ہے؟ خدا کی ذات پر قربان جائیں کہ اس کی رحمت جوش میں آگئی۔ اور اس نے بھولے ہوؤں بن باسیوں ۔ راہ گم کردہ مسافروں کے لئے آسمان سے ہدایت نازل فرما دی۔ ان ہی میں سے ایک خاص ہستی کو اپنی رسالت کے لئے چن لیا۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پہ نبوت کا تاج رکھ کر انہیں نسخۂ کیمیا عطا فرمایا۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ (پ ۱۸ ع ۱۶)

"(خدا کی ذات بڑی) بابرکت (ذات) ہے۔ جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر قرآن اتارا۔ تاکہ تمام جہان کے لئے ڈرانے والا ہو"

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۙ۬ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ۔ (پ ۱۳ ع ۱۳)

"یہ کتاب ہے۔ اتارا ہم نے اس کو تیری طرف، تاکہ تم لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے (کفر کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاؤ۔ اس (ذات پاک) کے رستے پر (لاؤ) جو (سب سے) زبردست (اور ہر حال میں) تعریف کے لائق ہے"

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ عرب کے لوگوں پر جو قرنوں سے جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس کے دور کرنے کے لئے خدا نے قرآن کی روشنی بھیجی۔ اسی کو کتاب ھدیٰ قرار دیا۔ اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسخۂ کیمیا سے ان کے مس خام کو کندن بنایا۔ تمام روگوں کو گنوایا۔ یہی امرت پی کر "کوڑھی" "سیم بر" بن گئے۔ ان کے رذائل، فضائل میں تبدیل ہوگئے۔ مشرک، موحد ـــ کافر، مومن ـــ جاہل، عالم ـــ سرکش، مطیع ـــ ظالم، عادل ـــ بدکار، نکوکار ـــ چور، امین، ـــ راہزن، پاسبان ـــ ڈاکو، شب خیز ـــ خونخوار، رحمدل ـــ گنوار، فلسفی ـــ اور گڈریے، دنیا کے بادشاہ بن گئے۔ اسلام سے پہلے جو برائیوں کی حد کو پہنچے ہوئے تھے، قبولِ اسلام کے بعد وہ نیکیوں کی معراج کو پا گئے۔ وہ سچ مچ اولیاء اللہ ہو گئے۔ خدا نے قرآن میں رضی اللہ عنہم فرماکر انہیں اپنی خوشنودی اور رضامندی کی سند عطا کر دی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ (مشکوٰۃ)

میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کے بھی پیچھے چلوگے، ہدایت پا جاؤگے۔"

گویا وہ ساری امت کے پیشوا بن گئے۔ سب کے معلّم اور استاد بن گئے۔ اپنے اعلیٰ کردار، اونچے اخلاق اور صالح اعمال کی بدولت خدا کے اتنے مقرب بن گئے کہ امت میں سے کوئی بھی غیر صحابی ان کے مقام کو نہیں پہنچ سکا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے اپنے عمل کے ساتھ قرآن پیش کیا۔ اور انہوں نے اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کی روشنی میں صرف قرآن کو اپنایا اور اس پر عمل کیا۔ اور وہ نیکی کا مجسمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن گئے۔ بس یہ قرآن ہی کا فیضان تھا کہ ان کی کایا کلپ ہو گئی۔ وہ اللہ والے ہو گئے۔ توحید ان کی رگ رگ میں رچ گئی۔ ان کے سینوں میں ہدایت کے چشمے اُبلنے لگے۔ وہ مرد مومن بن گئے۔ خدا کی تائید، توفیق اور نصرت[1] ان کے شاملِ حال ہو گئی، ان کی سطوت، ہیبت اور دبدبے سے دنیا کانپ اٹھی۔ فتح و کامرانی[2] ان کے پاؤں چومنے لگی۔ وہ ایمان کی اس معراج پر جا پہنچے جہاں رسائی حاصل کر کے مومن اپنے اندر بِحَوْلِہٖ وَ قُوَّتِہٖ یہ صفات پا لیتا ہے۔ یہ مومن کی شان ہے۔ ؎

میرے بازو میں ہے زورِ خدائی | غرورِ خواجگی میری گدائی
مرے سینے میں روشن شمعِ عرفاں | مری ہستی فروغِ بزمِ ایماں
فرازِ آدمیت میری منزل | مری ہیبت سے شق ہے قلبِ باطل
مری ہستی چراغِ بزمِ آدم | مرے آئینے میں حسنِ دو عالم
مرا نقشِ قدم راہِ سعادت | میں نورِ آگہی، صبحِ سعادت
مری دنیا ہجومِ برق و باراں | مری ہر سانس موجِ جوشِ طوفاں
فلک پر جھومتا ابرِ رواں ہوں | زمیں پر موجِ بحرِ بے کراں ہوں
مجھے حاصل حیاتِ جاودانی | مری ٹھوکر میں فتح و کامرانی
مزاجِ آبِ گل تولا ہے میں نے | نقابِ زندگی کھولا ہے میں نے

---

[1] یعنی خدا کی توفیق اور تائید۔ [2] وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ۔ (پ ۹ ع ۱۵) اور مدد (فتح) صرف اللہ ہی کے پاس سے آتی ہے۔ پس ٹھوکر میں فتح نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ پر موقوف ہے۔ سعی کا نتیجہ خدا کے بس میں ہے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سراپا سوز و سازِ عاشقی ہوں
امانت دارِ نورِ آگہی ہوں (صفیہ شمیم)

جو قرآن صحابہؓ کے زمانہ میں ضوفشاں تھا آج بھی وہی قرآن اپنے دامن میں انوار و برکات کے خزینے رکھتا ہے۔ لیکن افسوس مسلمان اس کی طرف نہیں آتے۔ انہوں نے اسے طاقِ نسیاں پر رکھ دیا ہوا ہے۔ نہ اسے کھولتے ہیں، نہ پڑھتے ہیں۔ نہ سمجھتے ہیں اور نہ اس کے مطالبے پورے کرتے ہیں۔ جب تک قرآن مجید کو ترجمے سے نہ پڑھا جائے، اس کے معانی اور مطالب نہ سمجھے جائیں، اس وقت تک قرآن پر عمل نہیں ہوسکتا، اور نہ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوا جا سکتا ہے جو قرآن اپنے ماننے والوں پر عاید کرتا ہے۔

آپ کو اگر کہیں سے تار آئے اور آپ انگریزی پڑھے ہوئے نہ ہوں، تو کیا آپ اس کو اٹھا کر طاق پر رکھ چھوڑتے ہیں۔؟ نہیں بلکہ دوڑے دوڑے کسی انگریزی جاننے والے کے پاس پہنچتے ہیں۔ اور اس سے پڑھوا کر مطلب سمجھتے ہیں۔ جب تک آپ تار کا مطلب اور مفہوم جان نہیں لیتے، آپ کو چین نہیں آتا۔ قرآن مجید بھی آپ کے نام اللہ کا پیغام ہے جو عربی زبان میں ہے۔ اس کا مطلب اور مفہوم بھی آپ کو جاننا چاہیئے۔ اور جانے بغیر چین نہیں آنا چاہیئے۔ اس میں خدا نے آپ کو چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ٹیلی گرام بھیجے ہیں۔ یقین جانئے کہ انسانی تار کا مطلب سمجھنے سے قرآنی تار کا جاننا بوجھنا بہت ضروری ہے کہ قرآن دائمی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غفلت برتنا دین اور دنیا دونوں جہانوں کی خرابی کا موجب ہے۔

بعض مسلمان جو قرآن ناظرہ پڑھے ہوئے ہیں اور ترجمہ نہیں جانتے وہ اس کی روزانہ تلاوت کرتے ہیں۔ تلاوت کے اجر کا تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آخر کلامِ الٰہی ہے۔ لیکن مطلب جانے بغیر قرآن پڑھنے والے لوگ اپنے عقاید، اعمال، کردار اور اخلاق کی تعمیر نہیں کر سکتے۔ اور قرآن جدھر ان کی زندگی کا رخ بدلنا اور جو انقلاب ان میں برپا کرنا چاہتا ہے، ایسے قاری اس سے یکسر محروم رہتے ہیں۔ یہ حضرات قرآن صرف برکت حاصل کرنے کی غرض سے پڑھتے ہیں اور اپنی مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی زندگی میں عمل صرف صوفی و ملاّ کی زبان پر کرتے ہیں۔ وہ انہیں صحیح بتائیں، یا غلط۔ یہ بیچارے آنکھ بند کر کے مان لیتے ہیں۔

جس طرح برہمنوں نے وید پر قبضہ کر رکھا ہے اور کسی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ وید کو پڑھے۔ کیونکہ وید اس قدر پوتر، مقدس اور اعلیٰ مفہوم کا حامل ہے کہ سوائے برہمن کے کوئی اور اسکا اہل ہی نہیں۔ یہاں تک کہ کوئی اچھوت اس کو سن بھی نہیں سکتا سب کے لئے یہی حکم ہے کہ جو برہمن کے منہ سے نکلے، اس پر عمل کریں۔ برہمن کی زبان ہی وید ہے۔ ایسے ہی صوفی و ملاّ نے قرآن پر "قبضہ" کر کے مسلمانوں کو یہ وعظ سنایا کہ قرآن مجید کلام الٰہی ہے۔ بڑی شان والا ہے۔ کوئی اس کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ خدا کے کلام کو صرف اللہ والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ لہذا جو کچھ ہم تمہیں بتائیں، سنائیں — اسی پر عمل کرو۔ قرآن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمے کے پیچھے مت پڑو۔ اس میں اللہ کے بھید اور اسرار ہیں تم کیا جانو؟

علامہ اقبالؒ نے سچ فرمایا ؎

بہ بندِ صوفی و ملا اسیری　　حیات از حکمتِ قرآں نہ گیری

بآیاتش ترا کارے جزایں نیست　　کہ از یاسینِ او آساں بمیری

سادہ دل مسلمان! تو صوفی و ملا کی بندش کا اسیر ہے۔ تو نے قرآن کی حکمت سے زندگی نہیں پائی۔ یعنی صوفی و ملا نے تجھے اپنی قید سے چھوڑا ہی نہیں۔ اس نے تجھے قرآن کی طرف آنے ہی نہیں دیا۔ اور جو زندگی تجھے قرآن کی حکمت اور سمجھ بوجھ سے ملنی تھی وہ نہیں ملی۔

قرآن کی آیتوں سے تجھے سوائے اس کے اور کوئی کام نہیں کہ قرآن کی یٰس سے تو بہ آسانی مرجائے۔ یعنی صوفی و ملا نے تجھے قرآن سے اتنا ہی بتایا کہ سورہ یاسین سے تو بہ آسانی مریگا۔ اس نے تجھے قرآن کا درسِ حیات نہیں دیا۔ قرآن کا پیغامِ زندگی نہیں دیا۔ صرف یاسین سے آسانی سے مرنا سکھایا۔

الحاصل عباد الدراہم نے قرآن کو آباد کی "جاگیر" سمجھ کر اس پر تسلط جمائے رکھا۔ اور عوام کو اپنے طلسمِ ورع کا شکار بناکر جس طرح چاہا نوچا۔ قرآن مجید کے اہم مطالب سے مسلمانوں کو بیگانہ رکھا۔ توحید کے عقائد اور مسائل کو چھپایا۔ شرک جیسی مہلک

لہ یہی کہ عوام کو صحیح دین کا پتہ لگ جائے گا۔ ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ وہ نیند سے جاگ اٹھیں گے۔ اور صوفی و ملا کی دکان ٹھپ ہوجائے گی۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز سے ان کو آگاہ نہ کیا۔ انہیں الوہیت اور ربوبیت کا نہ مفہوم بتایا نہ ان کے تقاضے سنائے۔ نہ انہیں احبار و رہبان کو اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ بنانے سے روکا۔ اور نہ انہیں یہ بتایا کہ کن کن قولوں اور فعلوں سے باطل اَلٰہ بنتے، اور جھوٹے رب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن نے بنیادی طور پر ان باتوں کو خصوصیت سے بیان کیا ہے اور ان کی اہمیت پر بڑا زور دیا ہے۔

برہمنیت نے سرچشمہ "اَوۡحَیۡنَا" کی ساقی گری کے بجائے مسلمانوں کو خانہ ساز "نبیذ" پلائی۔ انہیں سوادِ خانقاہی کے طواف اور رسمی ذکر و فکر میں مست رکھا۔ اور رفتہ رفتہ مزاجِ خانقاہی میں پختہ کرکے قرآن سے بے بصیرت کر دیا۔ مزاج خانقاہی میں پختہ مسلمان کا تعلق قرآن اور حدیث سے محض رسمی رہ جاتا ہے۔ اس کی عملی زندگی اسی ڈگر پر چلتی ہے جدھر خانقاہی مکتب فکر نے اسے چلایا ہو۔ اسی سلسلہ میں علامہ اقبالؒ نے کتنی سچی بات کہی ہے

؎ توڑ ڈالیں جس کی تکبیریں طلسم شش جہات
ہو نہ روشن اس خدا اندیش کی تاریک رات

تم اسے بیگانہ رکھو عالم کردار سے!
تا بساطِ زندگی میں اس کے سب مہرے ہوں مات

ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات

مست رکھو ذکر و فکر صبح گاہی میں اسے!
پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس! مسلمانوں کا تعلق قرآن مجید سے بس اتنا رہ گیا ہے کہ اس کو خوشبو لگا دی، چوم لیا، ریشمی جزدان میں لپیٹ کر طاق میں سجا دیا۔ قسم کھانے کے لیئے ہاتھوں میں اٹھا لیا۔ گاہے گاہے حافظ بلاکر اس کا ایک ختم کرا دیا۔ جہیز میں دیدیا۔ تبرک کے طور پر جلسوں اور محفلوں میں پڑھ لیا۔ اس رسمی سطحی اور رواجی سلوک سے قرآن مسلمانوں سے نالاں ہے، رسوا ہے اور اس طرح فریاد کرتا ہے ؎

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جزدان حریر و ریشم کے، اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جب قول و قسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے، ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں
جیسے کسی طوطے مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں، اس طرح سکھایا جاتا ہوں
دل سوز سے خالی رہتے ہیں، آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اک اک جلسہ میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے، سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں، سو بار رلایا جاتا ہوں
یہ میری عقیدت کے دعوے، قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں، ایسے بھی ستایا جاتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس بزم میں میرا ذکر نہیں، کس عرس میں میری دھوم نہیں
میں پھر بھی اکیلا رہتا ہوں، مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

(ماہرالقادری)

قرآن پاک سے بیگانگی کے اس دور میں نہایت ضروری ہے کہ مسلمانوں کو قرآن مجید کی صحیح اور سچی تعلیم سے روشناس کرایا جائے۔ نیز آن آیاتِ بینات کی شمعیں ان کے سینوں میں جگائی جائیں جنہیں غلط کار صوفی و ملا نے "جنگِ زرگری" جیتنے کیلئے ہتھیار بنایا ہوا ہے۔ ہوسِ نفس نے جن پر جلبِ منفعت کے دبیز پردے ڈالے ہوئے ہیں۔ بس اسی ضرورت کے ماتحت — ہم نے یہ کتاب "قرآنی شمعیں" لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے مسلمان بھائیوں کو نفع بخشے۔ انہیں قرآن کی سمجھ دے۔ اور اُن کے لئے عمل کی راہیں کھولے ؎

صبحِ امید کہ بُد معتکفِ پردۂ غیب
گو بروں آی کہ کارِ شبِ تار آخر شد

جنوری ۱۹۵۷ء — محمد صادق سیالکوٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید خداوندی

تمام مشرکین اللہ کو مانتے تھے

آپ سارے قرآن مجید کو پڑھ جائیں، تیس پارے، پانچ سو بہتر رکوع اور چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات کا بغور مطالعہ کریں۔ تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا تعالیٰ نے جتنا زور اپنی توحید کے منوانے پر دیا ہے۔ اتنا کسی اور مسئلہ پر نہیں دیا۔ قرآن میں جو موضوع بھی شروع ہوتا ہے وہ وحدانیتِ ایزدی پر ہی ختم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی نے خدا کی ہستی کا انکار نہیں کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے عہد سے لے کر رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دورِ ہمایوں تک سب ہی خدا کی ذات کو مانتے چلے آئے ہیں۔ قومِ نوحؑ، قومِ ہودؑ، قومِ ثمودؑ، قومِ شعیبؑ، قومِ لوطؑ بیسیوں اقوام ــــ سب ذات واجب الوجود کا اقرار کرتی تھیں۔ خدا کو اپنا خالق، مالک، رازق اور زمین و آسمان اور سارے جہان کے پیدا کرنے پر یقین کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ مشرکین مکہ بھی ہستی باری تعالیٰ پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن یہ سب توحید سے بے بہرہ تھے۔

مشرکین مکہ کے عقائد

خدا تعالیٰ مشرکین مکہ کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ (پ۲۱ ع۱)

اور (اے پیغمبرؐ) اگر تم ان (مشرکین مکہ) سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے۔ تو ضرور (یہی) کہیں گے کہ اللہ نے"

اللہ خالق ارض وسما ہے

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کو زمین اور آسمان کا پیدا کرنے والا مانتے تھے۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اس کا پیدا کنندہ بھی اُسی ذات کو جانتے تھے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ (پ۲۵ ع۳)

اور (اے پیغمبرؐ!) اگر تم ان (مشرکین مکہ) سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے۔ تو (لامحالہ) یہی کہیں گے کہ اللہ نے"

اللہ مشرکوں کا خالق ہے

اس آیت میں مشرکین مکہ کا صاف اقرار موجود ہے کہ وہ اپنی ذاتوں کا پیدا کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ کو ہی جانتے تھے۔ اسی ذات پاک نے ہی ان کے جسموں کو پیدا کیا، اعضاء اور احشاء بخشے۔ ہاتھ پاؤں، ناک، کان، آنکھ، دل، دماغ، معدہ، جگر، گردے، گوشت پوست، پٹھے، رگ وریشہ عطا کئے۔ پھر کشتِ حیات کی سیرابی کے لئے خون کی نہریں جاری کیں۔ وہ سراپا اللہ ہی کی مخلوق ہیں۔ ان کے بنانے میں کوئی اللہ کا ممد نہیں۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط (پ۲۱ ع۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (اے پیغمبرؐ) اگر تم ان (مشرکوں) سے پوچھو کہ (بھلا) کس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ اور (کس نے) سورج اور چاند کو (اپنے) بس میں کر رکھا ہے۔ تو ضرور (یہی) جواب دیں گے کہ اللہ نے۔"

شمس و قمر اللہ کے بس میں ہیں

زمین اور آسمان کا خالق اللہ تعالےٰ کو تسلیم کرنے کے سوا مشرکین مکہ یہ بھی جانتے تھے کہ سورج اور چاند خدا کے بس اور اختیار میں ہیں۔ نظامِ شمسی اور نظامِ قمری کی تدبیر خدا ہی کرتا ہے۔ نور کے یہ دونوں کرّے خدائے واحد القہار کے اشاروں پر چلتے ہیں۔ اس کے حکم کے آگے مسخر ہیں۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ط فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ط (پ۱۱ ع۹)

(اے پیغمبرؐ! ان مشرکوں سے) پوچھو کہ تم کو آسمان سے (مینہ برسا کر) اور زمین سے (اناج اگا کر) کون رزق دیتا ہے۔ یا (تمہارے) کان اور (تمہاری) آنکھیں کس کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور کون (ہے جو) زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندے سے نکالتا ہے اور کون (دنیا کا) انتظام چلا رہا ہے۔۔۔ تو بے تامل بول اٹھیں گے کہ اللہ۔"

اس آیت میں مشرک اقرار کرتے ہیں کہ آسمان سے بارش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی قدرتوں کا اقرار

نازل کرنے والا بھی اللہ! زمین سے ہر قسم کا اناج، سبزیاں، ترکاریاں رنگ رنگ کی بوٹیاں، پھل دار درخت، پودے، پھول، اور بے شمار قسم کی روئیدگی اگانے والا، رزاق ذوالقوۃ المتین بھی اللہ! زمین سے پانی کے چشمے، دریا، ندی، نالے جاری کرنے والا بھی اللہ! ان کی آنکھوں اور کانوں کا مالک، قابض اور مختار بھی اللہ! پانی کی مردہ بوند سے انسان ایسی عظیم الشان ہستی پیدا کرنے والا۔ اور انسان سے پانی کی مردہ بوند نکالنے والا۔ مرغی سے انڈا اور انڈے سے مرغی۔ جاہل سے عالم اور عالم سے جاہل۔ پیغمبر سے کافر[1] اور کافر سے پیغمبر[2] پیدا کرنیوالا۔ مردہ زمین کو زندہ کرنے، لہلہاتے کھیتوں اور سرسبز باغوں کو آنِ واحد میں جلا دینے والا بھی اللہ! عزت، ذلت، شاہی، گدائی، فقر و غنا، مرض و شفا، شیب و شباب، سرما، گرما، نور اور ظلمت، فتح و شکست، دکھ اور سکھ، رنج اور راحت، نفع اور نقصان سب کچھ اللہ ہی کے بس اور اختیار میں ہے اور وہی ذاتِ برحق مدبر الامر ہے۔ یعنی آسمان اور زمین کا تمام نظام وہی چلا رہا ہے۔ یہ ہے مشرکین مکہ کا عقیدہ — پھر باایں ہمہ اسلامی عقاید وہ مشرک اور جہنمی —؟

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ۔ (پ۲۱ع۲)

اور (اے پیغمبرؐ) اگر تم ان (مشرکوں) سے پوچھو کہ کون آسمان سے

---

[1] کنعان۔ [2] حضرت ابراہیمؑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی برساتا ہے۔ پھر اس پانی کے ذریعے سے زمین کو اس کے مرنے
کے بعد زندہ کرتا ہے۔ تو ضرور (یہی) جواب دیں گے کہ اللہ؟

بارانِ رحمت سے زمین کا احیاء بارانِ رحمت کا آسمان سے اترنا اور پھر اس سے بنجر، خشک مردہ زمین کا زندہ ہوکر اناج، پھل، چارہ، گھاس اگانا۔ صرف اللہ اکیلے ہی کا کام ہے۔ یہ اعتقاد ہے مشرکین مکہ کا۔

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ط (پ۱۸ ع ۵)

(اے پیغمبرؐ! ان مشرکوں سے) پوچھو۔ اگر تم (بڑے) بوجھ بجھکڑ ہو تو (بھلا اتنی بات تو بتاؤ کہ) زمین اور جو کچھ اس میں ہے (یہ تمام کارخانہ) کس کا ہے۔ وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے کہ اللہ کا؟

دنیا و مافیہا پر خدا کا تصرف اس آیت میں مشرکین اقرار کرتے ہیں کہ تمام دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، یہ سب کچھ اللہ کی ملکیت اور اسی کے اختیار اور تصرف میں ہے ـ کہیئے! دنیا و مافیہا سے کیا چیز باہر رہ گئی ہے جو خدا کے تصرف میں نہیں ہے۔ مشرکوں کے قول کے مطابق جمادات، نباتات اور حیوانات سب خدا کی ملک، قبضے اور تصرف میں ہیں۔ پہاڑ سے لے کر ذرہ تک، شاہ سے لے کر گدا تک، اور پیغمبر سے لے کر ادنیٰ امتی تک ـــ ہر شے پر اس واحد القہار کی حکمرانی ہے۔ فرش سے لے کر عرش تک ہر چیز اس کے حکم کی زنجیر میں جکڑی ہوئی ہے۔ مسخر و منقاد ہے اور کسی کو مجالِ سرتابی نہیں ہے۔ مشرکین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ رہے ہیں۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۝ (پ ۱۸ ع ۵)

(اے پیغمبرؐ! ان مشرکوں سے) پوچھو کہ سات آسمانوں کا مالک کون ہے۔ اور (نیز) عرش عظیم کا مالک کون ہے؟ وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے کہ اللہ"

سات آسمانوں اور عرش کا رب

مشرکین یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ آسمان سات ہیں اور عرش عظیم بھی ہے اور ان سات آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک اور بادشاہ صرف اللہ ہی ہے۔

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۝ (پ ۱۸ ع ۵)

(اے پیغمبرؐ! ان مشرکوں سے) پوچھو۔ کہ اگر تم (بڑے) بوجھ بجھکر ہو۔ تو (بھلا اتنی بات تو بتاؤ کہ) کون (ایسا قادر مطلق) ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے۔ اور وہ (جس کو چاہتا ہے) پناہ دیتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔ وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے کہ (یہ سب صفتیں تو) اللہ ہی کی ہیں"

اللہ کی پناہ زبردست ہے

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ سے یہ بات پوچھی کہ بتاؤ وہ کون قادر و توانا، مختار و مالک، غالب و قاہر ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے۔ جس کی ہر شے پر بادشاہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز جس کے قبضے میں ہے۔ مشرکین مکہ جواب دیتے ہیں کہ ان تمام قدرتوں اور صفتوں والی صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ اسی کے بس اور اختیار میں ہی کائنات ارضی، اور سماوی کا ذرہ ذرہ ہے۔ پھر ان سے پوچھا جاتا ہے کہ بتاؤ وہ کون ذات برحق ہے جو ہر کسی کو پناہ دے سکتی ہے۔ یعنی ہر کسی کے پکڑے کو چھڑا سکتی ہے؟ مشرکین جواب دیتے ہیں کہ وہ صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ خدائے واحد القہار ہی جس کو چاہے، جنّی اور انسانی شیطانوں اور دشمنوں، بلکہ ساری مخلوق کی دشمنی اور شر سے چھڑا بچاکر زبردست پناہ دے سکتا ہے کہ کوئی اس کے آگے دم نہیں مار سکتا۔ پھر ان سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ بتاؤ وہ کون ذات ہے کہ جس کے مقابلہ میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا یعنی جس کے پکڑے کو کوئی چھڑا نہیں سکتا؛ مشرکین جواب دیتے ہیں کہ وہ بھی صرف اللہ ہی کی ذات پاک ہے کہ وہ اگر کسی کو پکڑلے تو کوئی اس کو چھڑا نہیں سکتا۔ آسمانوں اور زمین میں کوئی اس کے مقابلہ میں کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔ اس کے آگے سب مجبور اور لاچار ہیں، بے بس اور عاجز ہیں۔

خُدا کے بارے میں کتنا اچھا اور عین اسلامی عقیدہ ہے مشرکین مکہ کا — لیکن آپ حیران ہوں گے کہ پھر بھی ہیں وہ دوزخ کا ایندھن؟ بدر کے میدان میں جہنم واصل ہونے والے — ابوجہل اور اس کے ساتھی!!

مشرکین مکہ کا جرم آپ اوپر پڑھ آتے ہیں کہ مشرکین مکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفتوں، قدرتوں، طاقتوں، اختیاروں اور تصرفوں کو مانتے تھے۔ آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوقات کا خالق، مالک، رازق تسلیم کرتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی وہ اللہ کی ذات اور صفات میں غیراللہ کو شریک کرتے تھے۔ یہی ان کا سب سے بڑا جرم تھا۔ اس کو شرک کہتے ہیں۔ وہ مشرک مومن تھے۔ موحد مومن نہ تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو موحد بنانے کے لئے قرآن مجید میں توحید کے سبق کو تمام دوسرے اسباق کی اصل و اساس قرار دیا ہے۔ اور کثرت سے بیان کیا ہے۔

مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ جس طرح ایک بادشاہ ہوتا ہے، اور بادشاہ کے ماتحت ایک عملہ ہوتا ہے۔ وہ عملہ بادشاہ کے دیئے ہوئے اختیارات سے اس کی بادشاہی اور سلطنت کا کاروبار چلاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ بہت بڑا بادشاہ ہے۔ شہنشاہِ حقیقی ساری کائنات کا خالق، مالک، رازق اور پروردگار۔ اس نے اپنی خدائی اور بادشاہی کا نظام چلانے کے لئے اپنے ماتحت ایک عملہ بنایا ہوا ہے۔ وہ عملہ اس کے نیک اور بڑے برگزیدہ انسانوں پر مشتمل ہے۔ رسولوں، نبیوں، ولیوں، شہیدوں، قطبوں، ابدالوں وغیرہ وغیرہ پر۔ اور اس نے اپنے اس عملہ کے ارکان کو ان کے عہدوں کے لحاظ سے اختیارات دیئے ہوئے ہیں۔ پھر خدائی اختیارات پائے ہوئے ان بڑے عہدہ داروں نے خدا سے منظوری لے کر اپنے ماتحت کارندے رکھے ہوئے ہیں۔ ان کارندوں کو بھی انکی حیثیت سے کاروبارِ رب العالمین میں کچھ اختیارات حاصل ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل جس طرح دنیا کے بادشاہ کے پاس درخواست دفتری کارروائی کے مراحل طے کرکے پہنچتی ہے، ایسے ہی شہنشاہِ حقیقی کے پاس اس کے بندوں کی دعا و التجا، اس کے عملہ۔ پیروں، سیّدوں، بزرگوں ولیوں، قطبوں، ابدالوں اور رسولوں کے ہاتھوں۔ نمبروار منظوری کے بعد رسائی حاصل کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ براہ راست کسی مضطر، لاچار بےبس کی دعا نہ سنتا ہے، نہ قبول کرتا ہے۔ نہ کسی کی حاجت پوری کرتا ہے اور نہ مشکلکشائی فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو ماننے کا یہی طریقہ اور عقیدہ تمام مشرکوں کا حضرت نوح علیہ السلام کیوقت سے لے کر رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک چلا آیا ہے۔ وہ لوگ خدا تعالیٰ کو سب سے بڑا اِلٰہ۔ اللہ کہتے تھے۔ اور اس کے اختیار یافتہ ماتحتوں کو چھوٹے اِلٰہ جانتے تھے۔ چھوٹے الٰہوں کو اللہ نہیں کہتے تھے۔ ان الٰہوں کو رب العزت کی قدرت تصرف، ارادہ اور اختیار میں شریک مانتے تھے۔ اس سارے مضمون کی تصدیق کے لئے مندرجہ ذیل آیت ملاحظہ فرمائیں۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ط قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (پ ع)

اور (مشرکین) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو ان کو نقصان ہی پہنچا سکتی ہیں۔ اور نہ ان کو نفع ہی پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ (ہم ان کو خدا نہیں سمجھتے۔ بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہمارے) یہ (معبود) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ (اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے) کہو کیا تم اللہ کو ایسی چیز (کے ہونے) کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہ تو (کہیں) آسمانوں میں پاتا ہے اور نہ (کہیں) زمین میں (بیشک) وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور بالاتر ہے"

اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ ان کو نوٹ کر لیں۔

(۱) مشرکین جنہیں خدا کے سوا اپنی بے بسی اور لاچاری میں مافوق الاسباب طور پر پکارتے تھے۔ دکھوں، دردوں، مصیبتوں میں ان سے استمداد کرتے تھے۔ ان کو وہ خدا نہیں سمجھتے تھے۔ ان کو مستقل حاجت روا نہیں مانتے تھے۔ بلکہ ان کو اپنے اور خدا کے درمیان بطور سفارشی کے یقین کرتے تھے۔ ان کو وسیلہ اور طفیل بنا کر خدا سے مشکل کشائی چاہتے تھے۔ اپنے فوت شدہ بزرگوں مثلاً لات عزّیٰ وغیرہ کے درباروں میں جاتے تھے اور حسب طاقت نذر نیاز ان کے نام کی دے کر، ان کے آگے سربسجود ہو کر عرض کرتے۔ ہم گنہ گار اور بدکار ہیں۔ ہماری دعا خدا نہیں سنتا۔ ہماری عرض وہ قبول نہیں کرتا۔ آپ خدا کے پیارے اور مقرب بارگاہِ ایزدی ہیں۔ ہماری عرض آپ کے آگے ہے۔ اور آپ کی خدا کے آگے۔ ہماری

لہ آجکل مسلمان بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم بزرگوں اور ولیوں کے مزاروں پر ان کو خدا سمجھ کر تھوڑا جاتے ہیں۔ ہم تو ان کو اپنے اور اللہ کے درمیان قبولیت دعا کے لئے سفارشی بناتے ہیں۔ چنانچہ بزرگوں کے مزاروں، عرسوں پر لوگ بکثرت جاتے ہیں۔ اور وہاں نذریں نیازیں چڑھاتے، سجدے کر کر عرض کرتے ہیں کہ ہماری درخواست آپ کے آگے، آپ کی خدا کے آگے۔ اللہ سے حاجت روائی کرا دیجئے یا خدا کے بخشے ہوئے اختیارات سے خود حاجت روائی فرما دیجئے۔ غور کریں کہ مشرکین مکہ کے عقیدے میں اور ان مسلمانوں کے عقیدہ میں کیا فرق ہوا؟ دونوں شرک کے ایک ہی خارزار میں گامزن ہیں۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التجا خدا کے پاس پہنچا کر حاجت روائی کرا دیں۔ ہم آپ کی طفیل، وسیلے اور واسطے سے خدا سے حاجت طلب کرتے ہیں۔ یعنی وہ لوگ اپنے بزرگوں کو (جن کے انہوں نے مجسمے بنائے ہوتے تھے) خدا نہیں مانتے تھے۔ صرف خدا پاس سفارشی تسلیم کرتے تھے۔

(۲) دوسری بات اس آیت سے یہ ثابت ہوئی کہ یہ کہنا کہ " یہ (خدا کے پیارے) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں " جھوٹ اور باطل ہے۔ اس لئے کہ خدا نے صاف فرما دیا ہے۔ لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ۔ اللہ کے پاس بندوں کی سفارش کرنے والا، اللہ کے علم میں نہ کوئی آسمانوں میں ہے اور نہ کوئی زمین میں ہے"

جب رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نے صاف فرما دیا کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی سفارشی ہے ہی نہیں۔ جو میرے بندوں کی درخواستیں دعائیں اور التجائیں میرے پاس پہنچاتا ہو اور حاجت روائیوں کی سفارش کرتا ہو تو اس بات پر ایمان لے آنا چاہیئے کہ واقعی کوئی جن، فرشتہ، پیغمبر، ولی، شہید، دیوی[1]، دیوتا، لات، عزیٰ،

---

[1] کوئی کم فہم یہ خیال نہ کرے کہ پیغمبروں، ولیوں کو دیوی دیوتا اور لات وعزیٰ کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ یاد رکھیں یہاں پیغمبروں، ولیوں اور دیوی دیوتا، لات ومنات کا مقابلہ نہیں ہو رہا ہے۔ بلکہ یہاں خدا اور بندے کے درمیان سفارشی زیر بحث ہے۔ ابطال سفارشی کا ہو رہا ہے اور وہ خواہ کوئی ہو۔ پیغمبر ہو۔ ولی ہو۔ رشی ہو۔ منی ہو۔ دیوی دیوتا ہو۔ لات وعزیٰ ہو۔ ان میں سے کوئی بھی بندوں کی دعائیں التجائیں، درخواستیں اور عرضیاں اللہ کے پاس پہنچانے والا نہیں ہے۔ خوب سمجھ لیں۔ نفی سفارشی کی ہے۔ نہ کہ مذکورہ بزرگوں کے درجوں کا تقابل۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانی اور زمینی مخلوق میں سے کوئی ادنیٰ و اعلیٰ بندوں کی درخواستیں اور عرضیاں اللہ کے پاس پہنچانے والا نہیں ہے بلکہ وہ واحد القہار ہر شاہ و گدا اور کہہ و مہ کی دعائیں، التجائیں بلاواسطہ سنتا اور قبول فرماتا ہے۔

پیرخانوں اور گدیوں کی رونق

آجکل پیشہ ورانہ پیر خانوں اور گدیوں کی رونق اسی "ہنگامہ" پر موقوف ہے۔ "بزرگوں" نے یہی تعلیم دے رکھی ہے؛ "مشائخ" کا یہی سبق سراسباق ہے کہ تم براہِ راست خدا کو نہیں پا سکتے۔ وہ بلاواسطہ تمہاری نہیں سنتا۔ وہ بے وسیلہ تمہاری دعا قبول نہیں کرتا۔ تمہاری درخواستیں اہل اللہ کے ذریعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچتی ہیں۔ پھر حضورؐ سفارش کرکے اللہ کے پاس پہنچاتے ہیں۔ تب خدا قبول کرتا ہے۔ عوام بیچارے سادہ لوح کیا جانیں کہ یہ عقیدہ بروئے قرآن باطل ہے بلکہ شرک ہے۔ دکھوں مارے غریب نذریں نیازیں لے کر مزاروں، عرسوں پر حاضر ہوتے ہیں۔ قبروں پر جبہہ سائی کرکے، بڑی عاجزی، اور ذلت سے صاحب قبر سے عرض کرتے ہیں کہ ہماری درخواست اللہ کے حضور پہنچاؤ! عیّار درویش لاکھوں روپے اس "ڈھونگ" کے ذریعے کما رہی ہے۔ نقرِ خانقاہی "عرائض نویسی" کی بدولت دولت میں کھیل رہا ہے اور ہوشیار تصوف سفارش کے "دھندکے" میں راہگیروں کی جیبیں تراشنے میں مشغول ہے؎

لہ جسم کے پالنے والے لوگو ؎ روح بدنام ہوئی جاتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے ہے اپنے دامن میں لہو ارمان و حسرت کا
یہ رنگینی جو زیبِ داستاں معلوم ہوتی ہے (آثر لکھنوی)

مسلمانوں کا سفارش کا عقیدہ

یہ عقیدہ تو خالص مشرکانہ ہے کہ دعائیں اور درخواستیں سفارشی کے ذریعہ خدا کے پاس جاتی ہیں۔ پھر جو مسلمان کلمہ گو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کی التجائیں بھی خدا بالراست قبول نہیں کرتا۔ بلکہ ولیوں، بزرگوں کے واسطہ سے شرف اجابت بخشتا ہے یاد رہے کہ ایسے مسلمانوں کی توحید کا چراغ شرک کے جھکڑ میں گُل ہو چکا ہے۔

مسلمانوں کی خیرخواہی

خدا گواہ ہے کہ مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے لئے ہم انہیں حق سنا رہے ہیں۔ ان کے سامنے قرآن بیان کر رہے ہیں تاکہ ان کے عقاید و اعمال قرآنی تعلیم کے مطابق پروان چڑھیں۔ اور جن عقیدوں اور عملوں کو قرآن نے مشرکوں کے عقیدے اور عمل کہا ہے مسلمان ان سے بچ جائیں۔

وَاللہ! نہ ہمیں کسی سے رقابت ہے نہ حسد ہے، اور نہ ہی اولیاء اللہ کی تنقیصِ شان کا (معاذ اللہ) قصد ہے۔ بلکہ ہم اولیاء اللہ سے بغض رکھنے یا ان کی تنقیصِ شان کرنے والوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہماری نیت، عزمِ بالجزم، جدوجہد اور سعی پیہم ہے تو صرف یہ ہے کہ مسلمان قرآن اور حدیث کی تعلیم کے مطابق مسلمان بن جائیں۔ وہ شرک اور خانہ ساز مذہب کے "جان لیوا" ماحول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نکل کر کتاب اللہ المجید کی ایمان افروز فضا میں آ جائیں۔ وہ سلف صالحین، صحابہؓ اور تابعینؒ کے سے عقاید و اعمال رکھنے والے موحد بن جائیں۔ وہ غلط کار صوفی و ملا کے چنگل سے نکل جائیں۔ ان کے مطلع ایمان سے تقلید عیار کے بادل چھٹ جائیں۔ ان کے دیدۂ بصیرت سے مصنوعی مذہب کا "جالا" دور ہو جائے وہ "سفارش" و "وسیلہ" کی "جبری قید" سے رہا ہو جائیں۔ وہ قبروں کو "آباد" کرنے کی بجائے مسجدوں کو آباد کریں۔ وہ خدا، رسولؐ اور اولیاء اللہ کے مرتبوں کی حفاظت کریں۔ اور صرف اسوۂ حسنہ کے اجالے میں زندگی گزاریں۔

مسلمانوں کے شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللہِ

ہمیں افسوس ہے کہ جن مسلمانوں کا فرض تھا کہ وہ توحید کو پھیلائیں اور شرک کو مٹائیں، ان کے ہاتھوں توحید کا دیا بجھ رہا ہے اور شرک کی ظلمت پھیل رہی ہے بلکہ کثرت کے ساتھ علماء و مشائخ، پیرخانے، بزرگوں کی گدیاں اور محافلِ اعراس اس روش میں پیش پیش ہیں۔

دہلی سے ایک ماہوار رسالہ "منادی" عرصہ سے نکلتا ہے۔ یہ رسالہ آج کل کے تصوف اور درویشی کا حامی ہے۔ اس میں خدا سے ملنے کے وسیلوں، اپنی دعائیں، التجائیں خدا کے حضور پہنچانے کے واسطوں، عرسوں پر حاضر ہونے، نذریں نیازیں چڑھانے، صاحب قبر سے مرادیں مانگنے کی عام تبلیغ و اشاعت ہوتی ہے۔ اور یہی اس رسالہ کی اشاعت کا بڑا مقصد ہے۔ اس وقت فروری ۱۹۵۶ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا "منادی" ہمارے سامنے ہے۔ اس سے بعض عبارتیں ہم یہاں لکھتے ہیں اور گزارش کرتے ہیں کہ مذکورہ آیت میں جو مشرکین مکہ کا عقیدہ آپ پڑھ آئے ہیں۔ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔ کہ یہ (ہمارے فوت شدہ بزرگ[1]) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں" اس کے پیشِ نظر ان عبارتوں کو غور سے پڑھیں۔ اور دیانت داری سے بتائیں کہ مسلمانوں کے سامنے پیش کردہ اس عقیدے اور آیت مذکورہ میں بتلائے گئے مشرکانہ عقیدے میں کیا فرق ہے! جب آپ کو کوئی فرق نظر نہ آئے۔ تو پھر اسلام کے حال پر جتنا آپ رو سکیں، روئیں۔ اور "منادی" اور اس قسم کے اور بیسیوں رسائل کے ہزارہا پڑھنے والوں ـــ سادہ دل مسلمان بھائیوں کے لئے گڑگڑا کر اللہ سے دعا کریں کہ وہ ان کو مذہبی بصیرت عطا کرے۔ ان کے سینوں کو رحمت للعالمینؐ کی سنت کے نور سے روشن کرے۔ اور وہ ہر کام صحابہؓ کی طرح کتاب و سنت کی روشنی میں بجا لائیں۔ علامہ اقبالؒ نے بھی ان کے حق میں یہ دعا کی ہے۔ ؎

عطا کر دے انہیں یا رب بصارت بھی بصیرت بھی
مسلماں جا کے لٹتے ہیں سوادِ خانقاہی میں

"منادی" مذکور ص۲ پر ایک دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

---

[1] لات، منات، ہبل، نائلہ وغیرہ انسان ہی تھے۔ ان کے مرنے کے بعد لوگوں نے ان کے یادگار کے طور پر بت بنا لئے۔ وہ انسان لوگوں کے نزدیک بڑے نیک اور بزرگ تھے اس لئے اپنی مصیبتوں اور حاجتوں میں ان کی نیازیں دیتے اور ان سے مرادیں مانگتے تھے۔ مصائب میں ان کو اللہ کے ہاں سفارشی بنلاتے تھے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تو داتا ہے اور رزاق ذات تیری ہی ہے ۔ لیکن جن پہ تیری نظرِ مہر ہے ان کے ہاتھ سے خلق کو دلواتا ہے۔"

معلوم ہوا کہ گو رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ لیکن جن پر اس کی نظرِ مہر ہے اور اولیاء اللہ ہیں، ان کے ذریعے رزق خلقت کو ملتا ہے۔ گویا رزق براہِ راست خدا بندوں کو نہیں دیتا "راشن ڈپوؤں" میں بھیج دیتا ہے۔ اور "ڈپو ہولڈر" تقسیم کرتے ہیں۔ اس ارشاد پہ کوئی دلیل شرعی؟ کوئی آیت یا حدیث؟ ہرگز نہیں۔ پس یہ لوگوں کو گمراہ کرنے والا بے حقیقت کلام ہے کہ لوگ طلب رزق اور مال کی خاطر پیر خانوں، گدیوں، بزرگوں کے مزاروں کے طواف میں رہیں مال و دولت اور رزق، روٹی کے لئے درخواست ان کے ہاتھ میں دیں جن پر اللہ کی نظرِ مہر ہے۔

اللہ! یہ لوگ کیوں تیری راہ روک کر کھڑے ہیں۔ تیرے بندوں کو سیدھا تیرے پاس کیوں نہیں آنے دیتے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو تیری راہ نہیں روکی تھی۔ وہ تو تیرے بندوں کو بالراست تیرے پاس آنے دیتے تھے۔ رزق اور مال کی طلب کے لئے وہ تو فاقہ مستوں کو اپنے در پر نہیں جھکاتے تھے۔ یہ اپنے دواروں کا طواف کیوں کراتے ہیں؟ اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟

خدا کے رزق کی ایجنسیاں

پیر خانوں کی ذاتی تعلیم تو یہ ہے کہ بندوں کو رزق ان کے ہاتھ سے ملتا ہے جن پر خدا کی مہر کی نظر ہے۔ لیکن قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رزق صرف رزاق ذوالقوۃ المتین کے ہاتھ میں ہے۔ وہ براہِ راست اپنے بندوں کو جتنا جتنا چاہے اپنی مرضی سے دیتا ہے۔ اس نے تقسیم رزق پر کسی کو مختار نہیں کیا۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

يَآاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ط (پ۲۲ ع۱۵)

"اے لوگو! تم (سب) اللہ کے محتاج ہو۔"

یعنی پیغمبر، ولی، بزرگ، شاہ، گدا، ادنیٰ، اعلیٰ سب یکساں اللہ ہی کے در کے گدا ہیں۔ سب کو رزق وغیرہ صرف اللہ ہی کے در سے ملتا ہے۔ اس نے کسی کو تقسیم پر مامور نہیں کیا ہے۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ۔ (پ۱۱ ع۹)

(اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے) پوچھو کہ تم کو آسمان سے (مینہ برسا کر)

اور زمین سے (اناج اگا کر) کون رزق دیتا ہے۔؟

اللہ تعالیٰ سوال کرتا ہے۔ ہر کسی سے پوچھتا ہے۔ لات و منات کے درباروں کے مجاورو! عزیٰ و نائلہ کا توسل پکڑنے، ہبل و بعل کو سفارشی بنانے والو! اولیاء اللہ کے مزاروں پر (طلب رزق و حاجات کے لئے) سجدے، گدیوں اور پیر خانوں کا طواف کرنیوالو۔ بتاؤ! تم کو رزق کون دیتا ہے؟ بارانِ رحمت کون نازل کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعے زمین سے رزق کون اگاتا ہے؟ علامہ اقبالؒ نے بھی اسی سوال کو دہرایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ؎

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون لایا کھینچ کر پچھم سے بادِ سازگار
خاک یہ کس کی ہے، کس کا ہے یہ نورِ آفتاب

کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب

اس سوال کا جواب بندوں نے کیا دیا؟ قرآن کہتا ہے۔ فَسَيَقُولُونَ اللّٰهُ ۔ سب اقرار کرتے ہیں کہ اللہ ہی رزق دینے والا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں ہی سب کا رزق ہے۔ پھر یہ بات کتنی گمراہ کن اور قرآن کے مقابلہ میں سینہ زوری ہے کہ بندوں کو رزق ان کے ہاتھ سے ملتا ہے جن پر خدا کی مہر کی نظر ہے یہ خدا نے کہاں فرمایا ہے۔ کہ تم کو رزق میں ان کے ہاتھ سے دلواتا ہوں۔ جن پر میری نظر مہر ہے؟ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو۔ کیوں خواہ مخواہ اللہ کے رزق کی فرضی ایجنسیاں کھول بیٹھے ہوئے

ہر کس و ناکس یہ رازِ شب سمجھ سکتا نہیں!
صبح کی تنویر بھی ہے تیرگی کے ساتھ ساتھ (روشن نگینوی)

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ۝ (پ ۲۹ ع)

آیا کون ہے ایسا جو تم کو رزق پہنچا دے۔ اگر خدا اپنا رزق بند کرلے۔ مگر لوگ سرکشی اور دحق سے) گریز کرنے پر اڑے بیٹھے ہیں"۔

اس آیت میں خدا تعالےٰ نے واضح کر دیا کہ اگر تمہارا رزق خدا بند کرلے تو کون ایسا ہے جو تم کو رزق دے گا؟ یعنی اللہ ہی کے

www.KitaboSunnat.com

قبضے میں تمہارا رزق ہے۔ اگر وہ تم کو رزق نہ پہنچائے تو کوئی نہیں پہنچا سکتا۔ ثابت ہوا کہ رزق اللہ ہی کے ہاتھ سے ملتا ہے۔ وہ اپنے مقربوں[1] کے ہاتھ سے نہیں دلواتا۔ اس نے تقسیم رزق کے لئے عملہ نہیں مقرر کیا ہے۔ "راشن ڈپو[2]" نہیں کھولے ہیں۔

پھر جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ رزق براہِ راست اپنے بندوں کو نہیں دیتا بلکہ درویشوں، بزرگوں کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ اس کا یہ عقیدہ صریحًا قرآن کے خلاف ہے۔ وہ توحید سے بیگانہ ہے اور مشرکین کے عقیدے پر ہے۔ جو سفارشیوں کے ذریعے اللہ سے حاجتیں طلب کرتے تھے۔ داتا، رازق صرف اللہ ہی کو مانتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ اپنے مقربوں کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنا خدا سے سرکشی اور حق سے گریز ہے۔ ؎

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نا امیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے (اقبالؒ)

حضرت موسےٰ علیہ السلام کی محتاجی پیغمبروں اور رسولوں پر سب سے بڑھ کر خدا کی مہر کی نظر ہوتی ہے۔ ان سے بڑا اور کون مقرب بارگاہِ الٰہی ہو سکتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ان میں سے ایک ہیں۔ اپنی غربت، انتہائی محتاجی، افلاس اور بھوک میں اللہ تعالیٰ سے یوں التجا کرتے ہیں۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (پ۲ ع)

---

[1] اولیاء اللہ۔ [2] مزاریں، درگاہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے پروردگار! (داتا) تو اپنے خوانِ کرم سے اسوقت (جو نعمت بھی) مجھ کو بھیج دے۔ میں اس کا سخت محتاج ہوں"

حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے چل کر مدین پہنچے ہیں۔ غربت ہے۔ مسافری ہے۔ کپڑے پھٹے ہوتے ہیں۔ پاؤں میں آبلے پڑ گئے ہیں فقر و فاقہ سے بے حال اور لاچار ہیں۔ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ کر اللہ سے دعا کرتے ہیں۔ انتہائی عجز کی حالت میں گڑگڑاتے ہیں۔ مولا! میرے داتا! اس وقت میں ہر لحاظ سے تیری جناب کا سخت محتاج ہوں۔ ناچار، مجبور، بے زر، غریب، تنگ دست بھوکا ہوں۔ اس حالت میں جو کچھ بھی تو اپنے خوانِ کرم سے مجھے عطا کرے۔ میں اس کا حد درجہ محتاج ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کی اس محتاجی اور بھوک سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ رزق صرف اپنے ہی ہاتھ سے دیتا ہے اور جتنا چاہیے دیتا ہے۔ وہ خلق کو کسی نبی ولی، بزرگ کے ہاتھ سے نہیں دلواتا۔

رحمتِ عالم کے پیٹ پر پتھر

غزوہ خندق میں مہاجرین اور انصار کی غربت اور تنگ دستی کا حال ہر پڑھا لکھا خوب جانتا ہے۔ شدت کی سردی میں لباس ناکافی تھا۔ اور بھوک کی شدت اس پر سوا تھی۔ جس فوج کے پاس راشننگ کلوذنگ نہ ہو، اس فوج نے کیا لڑنا ہے اور ملک کی کیا حفاظت کرنی ہے۔ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر خدا کا پیارا اور کون ہو سکتا ہے۔ اگر خدا اپنے اولیاء کے ہاتھوں خلق کو رزق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلواتا ہے۔ تو حضورؐ کے ہاتھ کس نے روک رکھے تھے۔ انہوں نے فاقہ زدہ فوج کا کیوں نہ پیٹ بھرا۔ تن ڈھانپنے کیلئے کیوں نہ لباس دیا۔ مہاجرین اور انصار کے لئے کھانے، اور پہننے کے لئے سامان فراہم کرنے کا اختیار کیوں نہ برتا؟ آپ ان کا حالِ زار دیکھ کر کیوں کڑھتے تھے۔ اور بہت غم کرتے تھے؟ فوج کے فقر و فاقہ اور حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم کا حال صحیح بخاری میں یہ لکھا ہے۔ حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَ لَبِثْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا ...... (صحیح بخاری)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر (مارے بھوک کے) پتھر بندھے ہوئے تھے۔ اور تین دن گزر گئے ہم (فوج) نے کوئی چکھنے والی چیز نہ چکھی تھی۔

اگر خدا بزرگوں کے ہاتھ سے خلق کو رزق دلواتا ہے تو حضورؐ سے بڑا بزرگ کون ہے؟ خود سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوتے ہیں اور ساری فوج بھی جو اسلام کی بنیاد رکھنے کے لئے میدانِ جنگ میں نکلی ہوتی ہے، بھوکی ہے۔ اس وقت سے بڑھ کر اور کون سا اہم وقت ہو سکتا ہے۔ کیوں نہ حضورؐ نے ایسے آڑے وقت اپنی فوج میں رزق تقسیم کیا۔ ان کا پیٹ کھانے سے بھرا؟ اور کیوں اپنے پیٹ پر پتھر باندھے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ سے یہودی قرض خواہ کا تقاضا

حضرت علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک یہودی عالم کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر چند دینار قرض تھا۔ یہودی نے حضورؐ سے اپنے قرض کا تقاضا کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ (اس وقت) میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے کہ تجھے دوں۔ یہودی نے کہا کہ جب تک آپؐ میرا قرض نہ دیں گے، میں آپ سے جدا نہ ہونگا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر تم مجھے نہیں چھوڑتے، اور قرض لئے بغیر مجھ سے جدا نہیں ہوتے تو میں تمہارے پاس سامنے بیٹھ رہتا ہوں۔ پھر اس کے ساتھ بیٹھے رہے (یہاں تک کہ) آپ نے وہیں ظہر، عصر، مغرب، عشا اور صبح کی نمازیں ادا کیں۔ صحابہؓ نے اس یہودی کو ڈرایا دھمکایا (کہ حضورؐ پر اتنی سختی کر رکھی ہے) صحابہؓ کی اس حرکت کو دیکھ کر حضورؐ نے منع کیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ حضورؐ! یہودی نے آپؐ کو روک رکھا ہے اور نکلنے نہیں دیتا! حضورؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے منع کیا ہے کہ کسی عہد والے ذمی وغیرہ پر ظلم نہ کروں (یعنی یہودی کا تقاضائے قرض حق ہے۔ اس کے جواب میں اس پر سختی کرنی ظلم ہے) پھر جب دن چڑھا تو یہودی پکار اٹھا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اللہ کی وحدانیت اور حضورؐ کی رسالت پر ایمان لاکر (بجائے قرض لینے کے) اپنا سارا مال لا حاضر کیا اور عرض کیا کہ اسے اللہ کے حکم کے مطابق راہِ خدا میں صرف کر دیں۔ پھر کہنے لگا کہ میں نے قرض کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقاضے میں آپ پر اتنی سختی اس لئے کی تھی تاکہ میں آپ کی اس صفت کو جانوں جو تورات میں لکھی ہے۔ کہ (آخرالزماں سچا نبی) محمدؐ بن عبداللہ ہے۔ مکہ میں پیدا ہوگا۔ مدینہ میں ہجرت کرے گا۔ اور اس کی عظمت شام میں ہوگی۔ نہیں ہوگا وہ بدزبان، نہ سخت دل، نہ چلّانے والا بازاروں میں۔ نہ وضع اختیار کرنے والا فحش کی، اور نہ بیہودہ بات کرنے والا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی)

کیا حضورؐ قاسمِ رزق ہیں؟

غور کریں کہ اگر خدا تعالےٰ خلق کو رزق بزرگوں کے ہاتھوں سے دلواتا ہے تو حضور پرُنور صلے اللہ علیہ وسلم جو بزرگوں کو چھوڑ تمام انبیاء سے بزرگ اور افضل ہیں۔ کیوں یہودی کے قرضدار ہوئے۔ قاسمِ رزق ہوکر خود کیوں قرض لیا؟ اور پھر یہودی کے اس شدید تقاضے پر کیوں ادا نہ کیا؟ بلکہ فرمایا مَا عِنْدِیْ مَآ اُعْطِیْكَ۔ نہیں ہے میرے پاس جو دوں تجھ کو۔ اس سے ثابت ہوا کہ رزق صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اپنی مرضی سے جتنا جتنا جس جس وقت چاہتا ہے، اپنے بندوں نبیوں، ولیوں، بزرگوں، عامیوں کو دیتا ہے اور اس کے تھوڑا یا بہت دینے میں ضرور حکمت ہوتی ہے۔ غریبی، امیری، مفلسی، اور غنا براہ راست اللہ کی طرف سے آتی ہے۔ مذکورہ حدیث سے دو اہم باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک یہ کہ رزق صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے سوا کوئی قاسم رزق نہیں۔ دوسری بات حضرت انورؐ کا لامثال اخلاق، اعلیٰ کردار اور پاکیزہ سیرت ثابت ہوتی ہے۔ یہودی اسی سیرت اور اعلے اخلاق کو دیکھ کر مسلمان ہوگیا نہ کہ مقروضیت کو دیکھ کر! صلے اللہ علیہ وسلم!

خدانے رحمتؐ عالم کو غنی کر دیا۔

ابتدائے اسلام میں مسلمان تنگ دست اور مفلس تھے۔

خدا نے اپنی حکمتوں اور مصلحتوں کے ماتحت جب تک چاہا انہیں غربت کی حالت میں رکھا۔ یہاں تک کہ جناب رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کا کھانا پینا اور پہننا بھی ان کے جانثاروں سے کچھ بڑھ چڑھ کر نہ تھا۔ غزوہ خندق وغیرہ میں کارواں اور سالارِ کارواں صلے اللہ علیہ وسلم کا حال آپ پڑھ چکے ہیں۔ ان کا اپنا حال خواہ کچھ ہی تھا، وہ خدا کی وحدانیت کے نور کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلانے کا تہیہ کر چکے تھے۔ انہیں اپنی غریبی اور افلاس کی کوئی پروا نہ تھی۔ انہیں سودا تھا تو یہی کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔ رازق مطلق جتنا جتنا چاہتا تھا۔ انہیں دیتا جاتا تھا۔ نہ حضورؐ ہی رزق کے مختار تھے، نہ صحابہؓ میں سے ہی کوئی ولی اور بزرگ قاسم رزق تھا، کہ شروع میں ہی اپنے کھانے، پینے، پہننے اور سامانِ جنگ کی ضرورتوں کو پورا کر لیتے۔ رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ وہ وقت لے آیا کہ فتوحات بکثرت ہونے لگیں اور خدا کے فضل سے حضرت انورؐ کے قدموں میں مالِ غنیمت کے انبار لگ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونے چاندی کے ذخائر اور خزائن جمع ہوگئے۔ مال و دولت اور رزق کی ریل پیل ہوگئی۔ رزاق ذوالقوۃ المتین نے اپنے پیارے رسول کو (روحانی غنا کے علاوہ) دنیا کے مال و دولت کیساتھ غنی کر دیا۔ پھر حضرت انورؐ نے یہ مال و دولت مسلمانوں کو دے کر انہیں غنی کر دیا۔ جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (پ۱۰ ع۱۶)

اور (منافق) اسی بات پر بگڑے ہیں کہ اللہ نے اپنی مہربانی سے اور اس کے رسولؐ نے (اللہ کے حکم سے) ان (مسلمانوں) کو غنی کر دیا۔"

بعض جاہل اور شرک کے مبلغ یہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں آتا ہے کہ غنی کیا مسلمانوں کو اللہ نے اور اس کے رسولؐ نے" یعنی اللہ بھی غنی کرتا ہے اور رسولؐ بھی غنی کرتا ہے۔ ہم رسولؐ کے غنی کرنے کا مطلب پیچھے بتا آئے ہیں کہ فتوحات پر اللہ نے سونے چاندی کے خزائن لاکر اپنے رسولؐ کو غنی (دولت مند) کر دیا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ خزائن صحابہؓ کو عطا کرکے انہیں دولتمند کر دیا۔ اگر حضورؐ بھی غنی کرنے والے ہوتے، تو اس سے برسوں پہلے مسلمانوں کو غنی کر دیتے جب کہ مسلمان فقر و فاقہ کی زندگی گزار رہے تھے۔ اور جنگوں میں ایک ایک پیسہ کے لئے محتاج تھے۔ سمجھ نہیں آتی کہ رحمتؐ عالم کے یہ انوکھے محب کیوں حضورؐ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو خدا کا شریک بناتے تھے۔ اور خواہ مخواہ حضورؐ کی طرف وہ باتیں منسوب کرتے ہیں جو کہیں لکھنے پڑھنے میں نہیں ہیں۔

ذیل کی آیت پر غور کریں۔ خدا اپنے پیارے رسُولؐ کو مخاطب کرتا ہے۔

وَ وَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى۔ (پ۳۰ ع۱۸)

اور (اے پیغمبرؐ!) پایا تجھ کو (اللہ تعالیٰ نے) مفلس۔ پس غنی کر دیا"

یعنی خدا فرما رہا ہے کہ اے میرے پیارے رسولؐ! میرا احسان یاد کرو کہ تم مفلس تھے۔ اور اللہ نے تجھ کو غنی کر دیا" تو اگر حضورؐ لوگوں کو غنی کرنے کا اختیار رکھتے تھے تو خود مفلس نہ ہوتے۔ ثابت ہُوا کہ صرف اللہ ہی غنی کرنے والا ہے اور پچھلی آیت میں رسُولؐ کے صحابہ رضؓ کو غنی کرنے کا یہی مطلب ہے کہ خزائن مفتوحہ انہیں عطا کیے۔

قاسمِ رزق اور اعدائے اسلام

پھر ہم ان "ستم ظریفوں" سے پوچھتے ہیں کہ اگر رزق بزرگوں کے ہاتھ سے خلق کو ملتا ہے، وہ رزق تقسیم کرنے پر مختار ہیں تو یہ خدا کے پیارے کافروں کو بحساب رزق کیوں بانٹتے ہیں۔ اور مسلمان نمازیوں، روزہ داروں، تہجد گزاروں، بڑے بڑے عابدوں اور نیکوں کو کیوں تنگدست اور مفلوک الحال رکھتے ہیں۔ ہندؤوں کافروں کو بیشمار مال و دولت تقسیم کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو فقر و فاقہ کے شکنجہ میں کستے ہیں۔ امریکہ کو خدا کے خزانے کچھ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت سے لٹا رہے ہیں کہ مسلمان سلطنتوں تک اسکی دست نگر اور محتاج ہیں۔ یہ بزرگ ــــ رزق کے مختار، مسلمانوں کو دنیا میں کیوں ذلیل و محتاج اور کافروں کو معزز اور رزق کے تاجدار بناکر رکھتے ہیں۔

رزق کے قاسم ــــ بزرگوں، ولیوں، فقیروں، داتوں، گدی نشینوں کے لاکھوں مرید فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں۔ قرض کے "دق" نے ان کی ہڈیوں پر گوشت نہیں چھوڑا۔ بھوک ان کے اور ان کے اہل و عیال کی جان لے رہی ہے۔ یہ رزق کے داتے کیوں ان میں رزق نہیں بانٹتے، کیوں نہیں ان کو پیٹ بھرکر کھانے کو دیتے؟

اللہ اکبر! جن بزرگوں کا فرض تھا کہ سادہ دل عوام کو قرآن کی صحیح تعلیم دیں۔ انہیں مئے توحید کے جام پر جام پلائیں۔ مصائب و حوائج میں اللہ کے آگے جھکائیں، رلائیں۔ وہ آج اللہ کی راہ روک کر کھڑے ہیں۔ ان کی یہ تعلیم ہے کہ پہلے ہمارے پاس آؤ پہلے ہمیں راضی کرو۔ پھر ہم تم کو دربارِ خداوندی کا پرمٹ دینگے۔

بھرم کھل جائے ظالم تیری قامت کی درازی کا
اگر اس طرہ پر پیچ و خم کا پیچ و خم نکلے

قرآنی آیات سے بھی اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ رزق واحد القہار ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اور واقعات نے بھی ثابت کر دیا کہ رازقِ برتر کسی کے ہاتھ سے خلق کو نہیں دلواتا اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے بزرگوں کے ہاتھ سے خلق کو دلواتا ہے۔ وہ جھوٹے ہیں اور لوگوں سے نذریں، نیازیں، اور مال کھانے کی خاطر اپنے دواروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا طواف کراتے ہیں، انہیں چکمہ دیتے ہیں کہ رزق پیروں، فقیروں درویشوں، مزاروں، درگاہوں کی معرفت ملتا ہے۔ نذریں گزران کر یہاں جھکے رہو۔ اسی "معرفت" "ذریعہ" اور "وسیلہ" کی بدولت ہی لاکھوں روپیہ درگاہوں اور مزاروں پر اکٹھا ہو جاتا ہے۔ جو خدا کے "پیارے" کہلاتے ہیں۔ اسی جگہ ہی بصیرت سے عاری سادہ لوح لٹتے ہیں۔ آہ ؎

کہاں یہ آکے ڈبوئی ہے آبرو میں نے
نہ تیری بزم کا عالم نہ تیری راہگذار

ہر نعمت اللہ کی طرف سے

وَ مَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ. (پ ۱۴ ع ۱۳)

اور جو کچھ تمہارے پاس ہے نعمت سے۔ پس اللہ ہی کی طرف سے ہے"

اس آیت سے واضح ہوگیا کہ نہ صرف رزق کی نعمت ہی بالراست خدا کی طرف سے ہے۔ بلکہ انسان کے پاس جتنی نعمتیں بھی ہیں سب کی سب بغیر کسی واسطے کے اللہ ہی کی طرف سے ہیں۔ اس نے کسی کے ہاتھ سے نہیں دلوائیں۔ فَمِنَ اللّٰهِ کے الفاظ یاد رکھیں کہ ہر نعمت، بلاواسطہ اللہ کی طرف سے ملتی ہے۔

بے شمار نعمتیں

اور جو نعمتیں اس نے اپنے بندوں کو آپ عطا کی ہیں، کتنی ہیں؟ قرآن کہتا ہے۔

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ط (پ ۱۴ ع ۸)

اور اگر گنو تم نعمتیں اللہ کی نہ پورا گن سکو ان کو"

معلوم ہوا کہ بندوں پر خدا کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ کوئی ان کو گن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں سکتا۔ یہ بیشمار نعمتیں بندوں کو سیدھی اللہ کی طرف سے ملتی ہیں، بغیر کسی کی معرفت کے! اپس واسطے' وسیلے اور معرفت سے نعمتوں کا ملنا مشرکوں کا عقیدہ ہے۔ اور بالراست نعمتوں کا پہنچنا موحدین کا ایمان ہے۔

حج کی درخواست پر بزرگ کی سفارش

یہی مضمون آپ پڑھ رہے ہیں کہ مشرکین مکہ حاجتوں کے لئے اپنے بزرگوںؒ کو اللہ کے پاس سفارشی بناتے تھے۔ اپنی درخواست ان کے حضور پیش کر کے عرض کرتے تھے کہ اس پر سفارش کر کے اللہ سے منظور کرا دو۔ اس مشرکانہ عقیدہ کی خدا نے سختی کے ساتھ تردید کی ہے۔ جیسا کہ آپ پیچھے پڑھ آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سفارشی کے ذریعہ درخواستیں پہنچانیوالوں کو پوچھتا ہے کہ تم اللہ کو ایسی چیز (یعنی سفارشی) کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہ تو کہیں آسمانوں میں پاتا ہے اور نہ زمین میں" یعنی سفارشی نہ کوئی آسمانوں میں ہے نہ زمین میں۔ یہ مشرکوں کا باطل اور شرک بردوش عقیدہ ہے کہ ان کے بزرگ اللہ کے پاس سفارشی ہیں۔ افسوس مسلمان بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے بزرگ اللہ کے ہاں

لہ یاد رہے کہ لات، منات، ہبل انسان تھے اور مشرک ان کو اپنے بزرگ مانتے تھے انہوں نے اپنے بزرگوں کے بت بنا رکھے تھے۔ وہ لفظ بت کو سفارشی نہیں بناتے تھے بلکہ بزرگ کی ذات کو ان کے نام کو ان کی روح کو سفارشی بناتے تھے۔ یہی حال آجکل مسلمانوں کا ہے بزرگ کی پختہ قبر بنائی جاتی ہے۔ ان کی قبر یعنی پتھر اینٹ کو سفارشی نہیں بناتے۔ بلکہ بزرگ کے نام، ذات اور روح کو سفارشی بناتے ہیں۔ کیا فرق ہوا؟ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی سفارش کر کے کام کرا دیتے ہیں۔ رسالہ "منادی" مذکور میں ایک مولوی صاحب نے اپنے سفر حج کا حال تحریر کیا ہے۔ بڑی عقیدت اور محبت سے مضمون لکھا ہے۔ مولوی صاحب جب مدینہ منورہ میں روضۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر پہنچتے ہیں۔ تو اپنی خوش قسمتی کا اظہار یوں کرتے ہیں:۔

"قربان جاؤں اللہ پاک و برتر کے جس نے میرے ارادے (حج) کو پورا کیا۔ اور صدقے جاؤں اس حبیب پاک کے جنہوں نے میری التجا قبول فرمائی اور دعوت نامہ بھجوایا اور بلہار جاؤں محبوب پاک حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے جنہوں نے میری درخواست کو بارگاہِ رسالت میں اپنی سفارش سے منظوری دلوائی"۔

غور کیا آپ نے کہ مولوی صاحب خدا پر قربان جاتے ہیں کہ اس نے ان کا ارادہ حج پورا کیا۔ موحد مسلمان کے لئے تو اسی جملے پر بات ختم ہو چکی ہے۔ بندہ نیت اور ارادہ کرتا ہے۔ اور اس کو صرف خدا تعالےٰ اپنی مرضی سے بغیر کسی کی سفارش کے پورا کرتا ہے۔ وہ نہ چاہے تو ارادہ پورا نہیں ہوتا۔ لیکن مولوی صاحب ارادہ حج کی تکمیل کو صرف اللہ تعالیٰ پر نہیں رہنے دیتے۔ وہ تکمیل کے دوسرے معاونین کا ذکر بھی کرتے ہیں، شرکاء "کار" پر بلہار جاتے ہیں۔

"صدقے جاؤں اس حبیب پاک کے جنہوں نے میری التجا قبول فرمائی۔ اور دعوت نامہ بھجوایا"۔ مولوی صاحب نے دعوت نامہ حاصل کرنے کے لئے رسولِ خدا سے بھی التجا کی تھی ,حضورؐ نے مولوی صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حیدر آباد دکن سے التجا سن کر قبول کی۔ اور حج کا دعوت نامہ بھیج دیا۔ اگر حضورؐ دعوت نامہ نہ بھیجتے تو خدا ان کا ارادہ حج پورا نہ کرتا۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ ......

خدا کے ہاں دفتری کارروائی

حضورؐ سے دعوت نامہ بھجوانے کی سفارش کس نے کی؟ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ بلہار جاؤں محبوب پاک حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے جنہوں نے میری درخواست کو بارگاہِ رسالت میں اپنی سفارش سے منظوری دلوائی"۔ گویا مولوی صاحب نے حج کی درخواست خواجہ نظام الدین اولیاء کے حضور پیش کی۔ انہوں نے اس پر سفارش لکھ کر رسولؐ خدا کی خدمت میں پہنچا دی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سفارش مان کر درخواست قبول کر لی۔ اور دعوت نامہ بھیج دیا۔ جب حضورؐ نے دعوت نامہ بھیجا تو اللہ نے ارادہ پورا کر دیا۔ خواجہ نظام الدینؒ رسولؐ خدا کے پاس سفارشی اور رسولِ خدا اللہ کے پاس سفارشی ہوئے۔ دیکھا! هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔ کی طرح یہ عقیدہ ہے درگاہوں، قبروں، روضوں، عرسوں پر جانے والے لاکھوں مسلمانوں کا! اللہ اکبر! دنیا کے غافل، بیخبر اور محتاج بادشاہوں کے عملہ کی طرح خدائے لازوال کا عملہ مقرر کر رکھا ہے اور دنیا کی حکومت کی دفتری کارروائی کی مانند خدا کے حضور بھی دفتری کارروائی تصور کر رکھی ہے۔ دنیا کے بادشاہ کا تمام عملہ جو ہزاروں کی تعداد میں ہوتا ہے، بادشاہ کا شریک کار ہوتا ہے۔ ایسے ہی خدا کا عملہ بھی اس کا شریکِ کار ہوا۔ خدا کا شریک ہوا۔ استغفراللہ! لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حاجت روائیوں کے لئے اللہ کا عملہ نبی، ولی، شہید، بزرگ، سفارش نہ کرے تو خدا حاجت روائی نہیں کرتا۔ یہ کھلم کھلا شرک نہیں تو اور کیا ہے؟ اہل شرک کی راہ نہیں ہے تو اور کس کی ہے؟ ایسا عقیدہ رکھنے والے بھائیو! کیا فرق ہوا آپ میں اور شُفَعَآءُنَا کہنے والوں میں؟ مانا آپ نے قرآنی توحید کو؟

دنیا کے بادشاہوں کا عملہ

دنیا کے بادشاہ محتاج، بے خبر اور غافل ہوتے ہیں۔ وہ غیب نہیں جانتے۔ دنیا کا نظام چلانے کے لئے ان کو وزیر، مشیر، دبیر، طبیب کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اپنے ماتحت بیشمار محکمے قائم کرتا ہے۔ ہر محکمہ میں ہزاروں کارندے کام کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کی نیتوں کو نہیں جانتا۔ ہر چیز اس کی خبر اور نظر میں نہیں ہوتی۔ وہ غیب سے ظالم، مظلوم، چور، امین، راہزن، پاسبان اور سچے جھوٹے کو نہیں پہچانتا۔ اس لئے وہ اسباب کا محتاج ہے۔ فوج، پولیس، سی۔ آئی۔ ڈی، جج، مجسٹریٹ، تار، ٹیلی فون، ٹیلیگراف، وائرلیس اور بے حساب نوکروں، چاکروں، خادموں کے ذریعے امور سلطنت چلانا اور خدمتِ خلق بجا لاتا ہے۔ خلق کی معلومات حاصل کرنے کی خاطر اس کو ہزاروں ذرائع کی احتیاج ہے۔ اس سے بڑے حاکم بھی ہو سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر طاقتور، زور آور، دانا، حسین، مالدار اور صاحب سطوت بھی ہو سکتے ہیں۔ اس کے صدہا رشتہ دار بھی ہوتے ہیں۔ یہ سب اپنے اپنے اثر و رسوخ اور دباؤ سے اس کے ہاں سفارش کر سکتے ہیں۔ اپنی بات منوا سکتے ہیں۔ اس کے کئے پر نظرِ ثانی کروا کر فیصلہ تبدیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرا سکتے ہیں۔

خدا عملہ سے بے پروا ہے

برخلاف دنیا کے بادشاہ کے اللہ احکم الحاکمین عملہ کا محتاج نہیں ہے۔ اسے اپنا کاروبارِ خداوندی چلانے کے لئے وزیروں، مشیروں، دبیروں کی ضرورت نہیں۔ کسی معاون و مددگار کی حاجت نہیں۔ کیونکہ وہ ہر ایک کی نیت کو جانتا ہے۔ ہر شے اس کی نظر و خبر میں ہے۔ وہ عالم الغیب اور حاضر و ناظر ہے۔ سینوں کے بھید کو جانتا۔ اور اپنے تمام بندوں کی ضرورتوں، حاجتوں اور ان میں سے ظالموں، مظلوموں، نیکوں، بدوں، مخلصوں، ریاکاروں۔ سچوں، جھوٹوں، چوروں امینوں، راہزنوں، پاسبانوں کو بغیر اسباب کے پہچانتا ہے۔ خلق کا حال جاننے کے لئے وہ ذرائع سے بے نیاز ہے۔ آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ بھی اس کے علم و خبر سے باہر نہیں۔ چیونٹی کے دل کا حال جانتا اس کی دعا قبول کرتا اور اس کے پاؤں کی آہٹ تک سنتا ہے۔ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا! اور وہ چیز اسی وقت (بغیر اسباب کے) ہو جاتی ہے۔ فلک الافلاک سے لے کر تحت الثریٰ تک تمام مخلوق کا وہ تنہا خالق، مالک اور پروردگار ہے۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی رحم کرنے والا نہیں۔ وہ اَلْعَدْل ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی انصاف کرنے والا نہیں۔ وہ اَلْعَفُوّ ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی معاف کرنیوالا نہیں۔ وہ سَمِیْع ہے۔ سب کی التجائیں براہ راست سنتا ہے۔ وہ مُجِیْب ہے سب کی دعائیں بلا واسطہ قبول کرتا ہے۔ وہ قَرِیْب ہے۔ ہر ایک کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب (شاہ رگ سے بھی قریب) ہے۔ ایسے لامثال، دانا، بینا، قادر و توانا، فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ۔ ذات کے حضور سفارش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اتنی اونچی صفات کے مالک، پروردگارِ آفاق و انفس کی جناب میں کسی کو سفارشی بنانا یا سفارشی کا خیال کرنا توہین ہے۔ اُس کی اَحدیت کی! استخفاف ہے اس کی وحدانیت کا!

سفارشی، سفارش کئے گئے سے اپنے اثر سے اپنی بات منواتا ہے۔ خدا سے بڑا کوئی حاکم نہیں جو اپنی حکومت کے اثر سے خدا سے اپنی بات منوالے۔ اس سے بڑا کوئی زور آور، قوی، دانا، غنی اور جمیل نہیں۔ جو اپنے زور قوت، دانائی، مال اور حسن کے رعب سے اللہ واحد القہار سے سفارش کر کے کسی کا کام اپنی حسب مرضی کرالے۔ اس کا باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی، کوئی رشتہ دار نہیں۔ جو اپنی رشتہ داری کے اثر سے اپنی من مانی کرالے۔ اس کے ارادے کو بدل دے۔ اس کے فیصلے پر نظرثانی کرائے۔ اسے کہے۔ یوں نہیں، یوں کر! یاد رکھیں کہ کسی کی سفارش سے خدا سے حاجت روائی کرانا مشرکوں کا باطل عقیدہ ہے۔

سفارشی خدا کے علم میں نہیں

آپ پیچھے آیت پڑھ آئے ہیں جس میں لکھا ہے کہ مشرکین کہتے ہیں کہ یہ (لات ومنات خدا کے پیارے) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ خدا نے فرمایا۔

اَتُنَبِّئُوۡنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعۡلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ۝ (پ ۱۱ ع ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تم اللہ کو ایسی چیز (یعنی سفارشی کے ہونے) کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہ تو دیکھیں، آسمانوں میں پاتا ہے اور نہ دیکھیں، زمین میں۔ (بے شک) وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور بالاتر ہے"

یہاں خدا نے صاف فرما دیا کہ اللہ کے ہاں سفارش کرنے والا، اللہ کے علم میں نہ کوئی آسمانوں میں ہے اور نہ کوئی زمین میں ہے۔ جب اللہ کے علم میں ہی سفارشی نہیں ہے تو پھر بزرگوں کو خدا کے پاس سفارشی بنانا جھوٹ اور باطل ثابت ہوگیا۔ پھر اس نے فرمایا۔ سُبْحٰنَهٗ۔ پاک ہے خدا کی ذات سفارش کی شرکیہ آلودگی سے وَ تَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ اور بالاتر ہے ان لوگوں کے (سفارش کے عقیدہ) شرک سے۔ پھر غور کریں۔ قرآن کیا کہتا ہے۔

(۱) سفارشی نہ کوئی آسمانوں میں ہے۔ نہ کوئی زمین میں۔

(۲) سفارشی خدا تعالیٰ کے علم میں ہی نہیں ہے۔

(۳) اللہ پاک ہے اور بالاتر ہے۔ ان لوگوں (مشرکوں) کے شرک سے کہ خدا کے ہاں سفارشی ہے۔

مسلمان بھائیو! ڈر جاؤ۔ کسی نبی، ولی، بزرگ، شہید کو اللہ کے ہاں اپنی حاجت روائیوں کے لئے سفارشی نہ بنانا۔ نہ سفارشی ماننا کہ اللہ تعالےٰ نے اس سفارش کو شرک فرمایا ہے اور سفارشی بنانیوالوں کو مشرک۔

بعض علماء کی مخادعت

بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ مشرکین لات منات، ہبل وغیرہ بتوں کو اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس سفارشی بناتے تھے۔ یہ شرک ہے۔ اولیاء اللہ خدا کے پاس سفارشی ہیں۔ یہ جائز ہے۔ یاد رہے کہ یہ علماء سوء کی مخادعت ہے وہ مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔

ہم یہ بات بارہا بیان کر چکے ہیں کہ لات۔ منات۔ ہبل وغیرہ بھی انسانوں[1] ہی کے نام ہیں۔عرب کے لوگ ان کو اپنے بزرگ مانتے تھے اور مقربانِ بارگاہِ ایزدی جانتے تھے۔ وہ کہتے تھے۔

مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط (پ۲۳ ع۱۵)

ہم تو ان کی پرستش اس لئے کرتے ہیں کہ خدا سے ہم کو نزدیک کر دیں"

محض پتھر بھی انسان کو خدا کے نزدیک کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ وہ لوگ اپنے بزرگوں (خدا کے ولیوں) کے بت بنا کر رکھتے تھے۔بت پتھر کے ہوتے تھے۔ وہ پتھر کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ پتھر کو سجدے نہیں کرتے تھے۔ بلکہ بزرگ کی روح کے آگے سجدے کرتے، ان کے نام کی نذریں دیتے۔ اور ان کی ذات کو اللہ کے پاس سفارش اور وسیلہ گردانتے تھے۔ اور مصیبتوں اور حاجتوں میں ان سے عرض کرتے تھے کہ ہماری درخواست سفارش کے ساتھ خدا کے پاس پہنچا کر منظور کرا دو۔ اللہ کے پاس تم ہمارے سفارشی اور وسیلے ہو۔ تم خدا کے مقرب ہو۔ ہمیں بھی خدا کا مقرب بنا دو۔خدا سے نزدیک کر دو۔ اب آپ کو پتہ چل گیا کہ وہ لوگ اپنے بزرگوں کو ہی سفارشی بناتے تھے پتھروں کو نہیں! پتھروں پر اپنے بزرگوں کی شکلیں اسلئے

---

[1] ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر اور حجۃ اللہ البالغہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقش کرتے تھے کہ ان کی یادگار رہے۔ لات کا دربار، منات کا دربار، عزّیٰ اور ہبل کا دربار صدیوں تک قائم رہیں۔ ثابت ہوا کہ وہ لوگ اپنے زمانے کے بزرگوں کو خدا کی جناب میں وسیلہ اور سفارشی بناتے تھے۔ پس جہاں ان کے لئے بزرگوں کی سفارش شرک ٹھیری، وہاں مسلمانوں کے لئے بھی ان کے بزرگوں کی سفارش کا عقیدہ شرک ہوا۔

مسئلہ شفاعت یہ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے روز امت کی شفاعت کرنی ہے یہ الگ مسئلہ ہے جو قیامت کے دن سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ حضورؐ پہلے اللہ تعالیٰ سے سفارش کا اِذن مانگیں گے جب اللہ انہیں اذن دے گا تو پھر حضورؐ امت کے ان عاصیوں کی شفاعت کریں گے جن کے لئے خدا چاہے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ خود ہی جنہیں چھوڑنا چاہے گا ان کے لئے ہی حضرتِ انورؐ لب شفاعت وا فرمائیں گے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (پ ۳)

کون ہے جو اللہ کے پاس کسی کی سفارش کرے بغیر اس کے اذن کے"

یعنی اللہ تعالیٰ کے اذن کے بعد سفارش کا سوال پیدا ہوگا تو گویا قیامت کے روز سفارش کرنے کا اختیار بھی خدا ہی حضورؐ کو دے گا۔ آپ کو سفارش کا اختیار ذاتی نہیں ہے۔ اسی لئے تو حضورؐ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ اور اپنی پھوپھی حضرت صفیہؓ کو فرمایا تھا۔

یَا فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ وَّ یَا صَفِیَّۃَ عَمَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِعْمَلَا لِمَا عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا ط (طبقات ابن سعد)

فاطمہؓ! میری بیٹی۔ اور صفیہؓ! میری پھوپھی۔ (سنو!) خدا کے ہاں کام آنے والے (نیک) عمل کر لو۔ میں خدا کے پاس (کل قیامت کو) تمہیں کچھ کام نہ آؤں گا۔"

یَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا ط (صحیح مسلم)

اے (میری پیاری) بیٹی فاطمہؓ! اپنی جان کو (نیک اعمال کرکے) خدا کے عذاب سے بچالو۔ میں تمہیں خدا کی گرفت سے نہیں چھڑا سکوں گا۔

جب حضورؐ نے اپنی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، اور اپنی پیاری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو واشگاف الفاظ میں متنبہ کر دیا کہ اچھے اعمال کے بغیر تمہاری نجات نہیں ہوسکتی۔ بس عمل کرلو! عمل کرلو! اور اگر خدا نے تمہیں پکڑ لیا تو میں تم کو چھڑا نہیں سکوں گا۔ ثابت ہوا کہ خدا کی گرفت سے امت کو چھڑانے یا ان کی سفارش کرنے کا حضورؐ کو ذاتی اختیار نہیں ہے۔ وہ لوگ کتنے جاہل ہیں جو حضورؐ کو مختار کل کہتے ہیں۔

شفاعت اذن کے بعد ہوگی

رسول اللہ صلے اللہ وسلم قیامت کو اللہ کے حضور سجدے میں گر کر سفارش کی اجازت مانگیں گے۔ سجدے میں جن تسبیحوں، اور حمدوں کے ساتھ آپ اللہ کو خوش کریں گے۔ وہ تسبیحیں عین اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت سجدہ میں اللہ حضورؐ کو القا فرمائے گا۔ آپ بکثرت وہ تسبیحیں پڑھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضورؐ کو فرمائے گا۔ سر اٹھائیے۔ آپ کو شفاعت کا اذن دے دیا ہے۔

شفاعت خدا کی مرضی سے ہوگی

یہ تو ثابت ہوگیا کہ شفاعت اذنِ الٰہی کے بعد ہوگی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اذن مل چکنے کے بعد کیا شافع جس کی شفاعت چاہیں گے کرینگے۔ یا خدا جن کے لئے شفاعت چاہیگا، پسند کرے گا، ان کی کریں گے۔ شفاعت کے لئے ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۔ (پ ۲۷ ع ۶)

اور آسمانوں میں بہت فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آتی۔ مگر پیچھے اس کے کہ خدا تعالیٰ اذن دے، (سفارش کا) جس کے لئے چاہے اور پسند کرے۔"

جہاں یہ ثابت ہوا کہ سفارش اذن کے بعد ہوگی۔ کسی کو سفارش کا ذاتی اختیار نہیں ہے، وہاں یہ بھی ثابت ہوا کہ جس کے لئے خدا سفارش چاہے گا اس کے لئے ہی سفارش کرنے کی اجازت ہوگی۔ اور ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ط

اور اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی سفارش کام نہیں آتی۔ مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے لئے وہ خود اجازت دے" (پ ۲۲ ع ۹)

اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ سے صاف ثابت ہوگیا کہ خدا ہی جس کو چھوڑنا چاہے گا۔ اسی کے لئے شفاعت کی اجازت دیگا جنہیں بخشنے کی اپنی مرضی ہوگی۔ ان کے لئے ہی حضورؐ کو اذنِ شفاعت ملیگا۔ اس لئے کہ تمام اہلِ محشر میں رحمتِ عالمؐ کی اعلیٰ وارفع شان کا اظہار ہو۔

عیسائیوں کا کفارہ اور شفاعت

عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر چڑھ گئے۔ اور تمام عیسائیوں کے گناہ کا کفارہ ہوگئے۔ عیسائی گناہوں سے پاک ہوکر بہشتی بن گئے۔ مسلمانوں نے بھی مسئلہ شفاعت کو عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ کی مانند سمجھ رکھا ہے کہ وہ شرک کریں۔ بدعتیں پھیلائیں۔ کبیرہ گناہ کریں۔ فرائض چھوڑیں۔ بھنگ، چرس پئیں۔ انکے بچاؤ کے لئے مسئلہ شفاعت کافی ہے۔ قیامت کے روز حضورؐ ان سب کو بخشوا لیں گے۔ یاد رہے کہ مسئلہ شفاعت کا یہ مطلب سراسر غلط اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ غور کریں کہ جس پر خدا ناراض اور غضبناک ہو اس پر کون خوش اور مہربان ہو سکتا ہے جسے خدا ہی چھوڑنا نہ چاہے، اسے کون چھڑا سکتا ہے۔ اللہ جس پر خوش، اس پر انبیاء۔ اولیاء اور فرشتے بھی (خوشی کی خبر پاکر) خوش۔ اللہ جس پر ناراض، اس پر انبیاء، اولیاء، فرشتے اور سارا جہان ناراض۔ تو یاد رکھیں کہ خدا جس کو بخشنا اور چھوڑنا چاہے گا اسی کے لئے شافعؐ روزِ جزا خدا کی مرضی سے سفارش فرمائیں گے۔ اگر انبیاء، اولیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلحاء، علماء، اور ملائکہ اپنی اپنی مرضی سے جن کو اور جتنوں کو چاہیں۔ سفارش کر کے خدا سے چھڑا لیں۔ تو پھر بندوں کا اللہ تعالیٰ پر (معاذ اللہ) اثر اور غلبہ ہوا۔ کہ انہوں نے اللہ سے من مانی کرالی اور خدا کو کرنا پڑی۔ ایسا ایمان اور عقیدہ بروئے قرآن اور حدیث کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔ سنیئے! اعلان خداوندی ہوتا ہے۔

وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝ (پ ۱۶ ع ۱۵)

اور (مارے خوف کے خدا کے) رحمٰن کے آگے (سب کی) آوازیں بیٹھ جائیں گی۔ پس نہ سنے گا تو مگر آواز آہستہ۔ اس دن (کسی کی) سفارش کام نہ آئے گی۔ مگر جس کو (خدائے) رحمٰن اجازت دے اور اس کا بولنا پسند فرمائے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ شفاعت کے لئے کوئی بھی خود مختار نہیں محشر میں ہر کوئی خوفِ خدا سے تھرتھر کانپنے لگے گا۔ شفاعت تو بڑی بات ہے۔ کوئی اس کے حضور آواز تک نہ نکال سکے گا۔ اِلَّا اذن کے بعد۔

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ط لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (پ ۲۴ ع ۲)

(اے پیغمبرؐ!) کہہ دے (سب کو) کہ سفارش اللہ ہی کے اختیار میں ہے ساری۔ وہ آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ پھر تم (سب) نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے واضح ہوگیا کہ سفارش ساری کی ساری صرف اللہ ہی کے بس اور اختیار میں ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اللہ کے پاس سفارش نہیں کر سکیگا۔ یاد رہے کہ یہ عرصۂ محشر کی بات ہو رہی ہے نہ کہ دنیا میں سفارش کی۔

موہوم سفارشیوں کا حشر

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَ مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ (پ ۷ ع ۱۶)

"اور بے شک آئے ہو تم ہمارے پاس تن تنہا اکیلے۔ جیسا کہ پیدا کیا تھا ہم نے تم کو پہلی بار۔ اور جو کچھ (ساز و سامان) ہم نے تم کو (دنیا میں) دے رکھا تھا (وہ سب) اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ اور تمہاری سفارش کرنے والوں کو ہم تمہارے ساتھ (کہیں) نہیں دیکھتے۔ جن کو تم سمجھتے تھے کہ وہ تم میں (تمہاری حاجتیں پوری کرنے، مصائب ٹالنے اور تم کو رزق وغیرہ دینے میں خدا کے) شریک ہیں۔ اب تمہارے آپس کے تعلقات (سب) ٹوٹ گئے۔ اور جو دعوے تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔ سب تم سے کھوئے گئے۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان مشرکوں کو لرزا دیا ہے جو دنیا میں نبیوں، ولیوں، فرشتوں، جنوں، اپنے قوم قبیلے کے فوت شدہ بزرگوں اور قبروں والوں اور کسی غیر اللہ کو مصائب د

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوائب میں پکارتے تھے۔ انہیں حاجت روا اور مشکل کشا جانتے، اور اللہ کے پاس اپنے سفارشی مانتے تھے۔ اور یہ بھی اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ انہیں اللہ سے سفارش کر کے چھڑا لیں گے۔ حشر کے میدان میں اللہ تعالیٰ ان سے خطاب کرتا ہے کہ آج تم تن تنہا، اکیلے میرے حضور آگئے ہو۔ ایسے ہی جیسے میں نے تم کو تن تنہا اکیلے ماں کے پیٹ سے پیدا کیا تھا۔ اور دنیا کا تمام ساز و سامان بھی تم چھوڑ آئے ہو۔ کوئی چیز بھی تم اپنے ساتھ نہیں لائے۔ اب یہ تو بتاؤ کہ جن لوگوں کو تم نے اپنا سفارشی سمجھا ہوا ہے، وہ آج یہاں کہیں نظر نہیں آتے۔ جن کے متعلق تمہارا ایمان تھا کہ خدا نے انہیں اپنے اختیارات بخشے ہوئے ہیں۔ وہ رزق تقسیم کرتے ہیں۔ وہ جلب منفعت اور دفع مضرت پر قادر ہیں۔ حاجت روا اور مشکل کشا ہیں۔ بگڑی بنانے، آئی بلائیں ٹالنے، گنج بخشنے، مرادیں دینے، غیب جاننے والے۔ حاضر ناظر اور دست گیر ہیں۔ دنیا میں جن سے تم استمداد اور استشفاع کرتے تھے، جنہیں اللہ کے ہاں سفارشی بناتے تھے جن کو تم کہتے تھے کہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دو۔ تمہاری آرزوؤں اور امیدوں کے ملجا و ماویٰ وہ سب آج کہاں گئے ہیں؟ جنہیں تم نے ہماری الوہیت اور صفاتِ لازوال میں شریک بنا رکھا تھا۔ مَا نَرٰی مَعَکُمْ شُفَعَآءَکُمْ وہ تمہارے سفارشی آج کہیں نظر نہیں آتے میرے اختیارات کے "شریک" کہاں غائب غلہ ہوگئے ہیں؟ لات و منات کے پجاریو! اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے پرستارو! یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے متوالو! شُفَعَآءُنَا عِنْدَ اللّٰهِ کے مستانو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى کے مخمور ۱! توسل بالاشخاص کے استسقاییو! لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ۔ آج (حشر) میں تمہارے باہمی رابطے رشتے ٹوٹ گئے ہیں۔ اور تمہارے سب دعوے گئے گذرے ہو گئے ہیں۔ ع

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں

ذرہ بھر اختیار حاصل نہیں

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ط (پ ۲۲ ع ۹)

(اے پیغمبرؐ) کہو کہ جن لوگوں کو تم خدا کے سوا (اسکے اختیار و تصرف میں، کچھ دخیل و شریک) سمجھتے ہو۔ ان کو بلاؤ (پھر تم کو ثابت ہو جائیگا، کہ ان کو آسمانوں اور زمینوں میں ذرہ بھر بھی اختیار حاصل نہیں ہے اور نہ آسمان و زمین (کے بنانے) میں ان کا کچھ ساجھا ہے۔ اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار ہے۔ (پھر) اللہ کے ہاں (ان میں سے کسی کی) سفارش (بھی کسی کے کچھ) کام نہیں آتی۔ مگر جس کے لئے وہ خود اجازت دے۔"

توحید کے متلاطم دریا میں خدا کے تصرف و اختیار کی موجیں کس شان بے نیازی سے رواں ہیں۔ خدائے واحد القہار فرماتا ہے کہ جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا کچھ سمجھتے ہو۔ یعنی یہ سمجھتے ہو کہ ان بزرگوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے تصرف اور اختیار دے رکھا ہے۔ وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں حاجت روا۔ مشکل کشا۔ دافع البلاد والوباء والقحط والمرض والالم ہیں۔ اور جن باتوں کا ان کو اختیار حاصل نہیں وہ خدا سے سفارش کرکے پوری کرا سکتے ہیں۔ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ۔ وہ تو آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ کا اختیار بھی نہیں رکھتے۔ جب انہیں ایک ذرہ تک اختیار حاصل نہیں ہے تو پھر وہ تمہارے حاجت روا اور مشکلکشا کس طرح ہوئے۔ اور کیسے بگڑی بنانے والے ٹھہرے۔ ذرہ کا اختیار نہ رکھنے والے کیونکر بلا، وبا، قحط مرض اور الم کے دافع ہوئے۔ خدا ایسا شرکیہ عقیدہ رکھنے والوں کو سناتا ہے۔ کہ توبہ کرو۔ ایسے ناپاک عقیدہ سے کہ محض بے اختیار بندوں کو تم نے شریک خدائی بنا رکھا ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جنہیں ایک ذرہ پر تصرف حاصل نہیں ہے۔ تم انہیں حوائج و مصائب میں مشکلکشائی کے لئے پکارتے ہو۔

پھر فرمایا۔ کہ تمہارے مزعومہ حاجت رواؤں کو آسمان و زمین (کے بنانے) میں خدا کے ساتھ کچھ ساجھا نہیں ہے۔ کائنات ارضی و سماوی کی تخلیق میں یہ شریک نہیں ہے۔ وَمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ۔ اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار ہے۔ کہ مخلوق کے پیدا کرنے میں کسی نے خدا کی مدد کی ہو۔ جب آسمانوں اور زمین میں کسی کو خدا کے ساتھ شرکت نہیں۔ اور نہ کوئی خدا کا ظہیر و معین ہے تو پھر اس کو خدائی اختیارات کہاں سے حاصل ہوگئے۔ گویا اللہ مشرکوں کے باطل عقاید کی تردید کر رہا ہے کہ اپنے زعم میں تم نے جن کو مختار و متصرف بنا رکھا ہے۔ انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین و آسمان میں ذرہ بھر اختیار حاصل نہیں۔ باقی رہا انکا سفارش کرنا: وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ۔ اللہ کے ہاں کسی کی سفارش کام نہیں آتی۔ مگر جسے وہ خود اجازت دے۔ بس سفارش کرکے خدا سے حاجت روائی کرانے کا عقیدہ بھی باطل ہوا کہ دنیا میں کسی کے پاس سفارش کا پرمٹ نہیں ہے۔

یہ آیت مشرکین مکہ، مشرکین مکہ کا سا عقیدہ رکھنے والے ہر زمانہ کے لوگوں، حتیٰ کہ کلمہ گو مشرکوں پر بھی لاگو ہے۔ زَعَمْتُمْ کے تحت ہر زمانہ کے شرکیہ عقیدے رکھنے والے لوگ داخل ہیں۔ اور مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سے ہر وہ غیر اللہ مراد ہے جسے خدا کی ذات اور صفات میں شریک کیا جائے۔ مافوق الاسباب طور پر جس سے بھی استمداد و استعانت کی جائے۔ وہ کام جو صرف اللہ ہی کے بس اور اختیار میں ہے ان میں مختار و متصرف مانا جائے۔ وہ خواہ نبی ہو، ولی ہو، شہید ہو، کوئی مقرب بارگاہِ خداوندی ہو۔ اہل مکہ کے لات وہبل ہوں۔ قومِ نوح کے بزرگ ود، یغوث، یعوق، نسر، سواع ہوں۔ جس جس غیراللہ کو اللہ کا مقام دیا جائے گا۔ یہ اللہ کا مقام دیئے گئے سب ہی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ میں داخل ہیں۔

لہ کوئی آپ کو یہ کہہ کر دھوکا نہ دے کر دیکھو جی نبیوں، ولیوں کو لات وہبل اور وَدّ، یغوث کے ساتھ ملا دیا ہے۔ آپ یاد رکھیں کہ یہاں مسلمانوں کے بزرگوں اور اہل مکہ و قوم نوح کے بزرگوں کے درجات کا ذکر نہیں ہے۔ یہاں صرف شرک کی تردید ہو رہی ہے کہ کوئی غیراللہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ بھر کا مختار نہیں ہے۔ یہ خدا کہہ رہا ہے۔ مسئلہ یہاں خدا کے ہاں سفارش کرنیکا اور اس سے اختیار پاکر خلق میں تصرف کرنے کا ذکر کیا جارہا ہے جس میں ہر غیراللہ بے بس ہے۔ اور اللہ کے سوا ہر کوئی غیراللہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا اپنا شریک نہیں بناتا

اور اگر کوئی جاہل کہے کہ انبیاء، اولیاء شہداء اور بزرگ بڑے عابد، نہایت نیک اور مقرب بارگاہ ربانی ہیں۔ خدا نے خوش ہوکر ان کو اپنے اختیارات بخش دیئے ہیں اور وہ خدا سے اختیار پاکر جہان میں تصرف کرتے ہیں۔ بالکل یہی بات مشرکین مکہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے بزرگ خدا کے بے حد مقرب ہیں۔ ہم اپنے بزرگوں کی (نذر نیاز سجدہ وغیرہ سے) پرستش اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو بھی خدا کا مقرب بنا دیں ان کے عقیدے میں یہ چیز داخل تھی کہ بارگاہِ خداوندی کے مقرب خدا سے اختیار پائے ہوتے ہیں وہ جسے چاہیں خدا کا مقرب بنا دیتے ہیں۔ اور اسی عقیدے کی بنا پر وہ اپنے بزرگوں کو اللہ کے ہاں اپنا سفارشی بناتے تھے۔ یاد رکھیں کہ بروئے قرآن یہ عقیدہ بدترین قسم کا شرک ہے۔ اگر خدا نے اپنے پیاروں اور بزرگوں کو تصرف کے اختیارات دیئے ہوں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس نے اپنے شریک آپ بناتے ہیں۔ حالانکہ وہ فرماتا ہے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا ۝ (پ ۱۵ ع ۱۲)

اور (اے پیغمبرؐ) کہہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جس نے نہیں پکڑی اولاد اور نہیں ہے اس کا کوئی شریک بادشاہی میں اور نہیں ہے۔ اس کے لئے (کوئی) مددگار (ایسا جو) ناچاری کے وقت اس کے کام آئے۔ (یعنی وہ کبھی کسی کا محتاج نہیں) اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی کے نام کی بڑائی کیا کر۔

اس آیت میں خدا نے صاف فرما دیا ہے۔ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ کہ بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ جب اسکا کوئی شریک ہی نہیں۔ اس نے اپنا شریک بنایا ہی نہیں۔ تو خلق کی حاجت رواتیوں کے لئے بزرگوں کو اختیار دینا آپ باطل ہو گیا، تصرفِ اولیاء اللہ کا عقیدہ حرفِ غلط کی طرح مٹ گیا ؎

شوخئ رنگِ حنا خونِ وفا سے کب تک
آخر اے عہد شکن تو بھی پشیماں نکلا

آذر کیلئے سفارش نامنظور

یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ سفارش کا کسی کو ذاتی اختیار نہیں ہے۔ خدا کی اجازت کے بعد سفارش ہو سکے گی۔ اور وہ بھی ان ہی کیلئے جنہیں خدا چاہیگا اور جن کی سفارش خدا نہ چاہے گا ان کے لئے باوجود اذن ملنے کے خدا سفارش کی اجازت نہیں دیگا، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ آذر کا حال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی صحیح بخاری میں یوں مرقوم ہے۔

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملاقات ان کے باپ آذر سے ہوگی۔ آذر کو بہت روسیاہ دیکھ کر کہیں گے۔ (اے باپ!) کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی اور مخالفت نہ کرو؟ آذر جواب دیگا۔ اب میں آپ کی مخالفت نہیں کروں گا۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا سے عرض کریں گے۔ اے میرے پروردگار! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تجھے قیامت کو رسوا نہ کروں گا۔ پس (آج) میرے باپ کی رسوائی سے سخت تر اور کونسی رسوائی ہے کہ بہت دور ہے اللہ کی رحمت سے۔ اللہ فرمائے گا۔ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۔ (ابراہیم! سنو) میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔ (سفارش مت کرو) پھر خدا فرمائے گا۔ (ابراہیمؑ) دیکھو اپنے قدموں میں کیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے۔ تو ان کے باپ کی بجّو کی شکل ہوگئی ہوگی۔ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ۔ پھر اسے پاؤں کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔

(بخاری شریف)

دیکھ لیا آپ نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سفارش ان کے باپ کے حق میں مسترد کر دی گئی ہے۔ خدا نے ان کی سفارش نہیں مانی۔ کیونکہ خدا انہیں چھوڑنا نہیں چاہتا۔ جب خدا ہی چھوڑنا نہ چاہے تو کون چھڑا سکتا ہے؟

حضرت نوحؑ بیٹے کو نہیں چھڑا سکے

پانی کا ہمہ گیر عذاب، طوفان اور سیلاب کی شکل میں قومِ نوح پر مسلّط ہو گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام خدا کے حکم سے کشتی میں مع اہل و عیال سوار ہیں۔ سیلاب بڑھتا جا رہا ہے۔ طوفان کی موجیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ خدا کی نافرمان، باغی اور پیغمبر کی دشمن قوم غرق ہو رہی ہے۔ بدکردار اشرار کا نام و نشان مٹ رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت نوح علیہ السلام کے سامنے ان کے حقیقی بیٹے کنعان کو موجوں کے تھپیڑے موت کی آغوش میں دھکیلنے لگے۔ بیٹے کو معرض ہلاکت میں پاکر حضرت نوحؑ خدا سے یوں التجا کرتے ہیں۔

وَ نَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ ج وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ہ (پ۱۲ ع۴)

اور نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو پکارا۔ اور (اس کی جناب میں) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میرا بیٹا (بھی) میرے اہل (وعیال) میں (داخل) ہے۔ اور تحقیق وعدہ تیرا (میرے اہل وعیال کو نجات دینے کا) سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے۔ (میرے بیٹے کو بھی نجات دے)

خدا تعالیٰ کی گرفت سے بیٹے کو چھڑانے کے لئے حضرت نوحؑ نے بڑی عاجزی سے خدا سے التجا کی۔ خدا کی طرف سے جواب ملا۔

قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ج اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ق فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ط اِنِّیْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ہ (پ۱۲ ع۴)

خدا نے فرمایا۔ اے نوح! (سنو!) تمہارا بیٹا تمہارے اہل (وعیال) میں (داخل) نہیں۔ کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں۔ تو جس چیز کی حقیقت حال تجھ کو معلوم نہیں۔ اس کو درخواست نہ کرو۔ ہم تجھ کو سمجھاتے دیتے ہیں کہ نادانوں کی باتیں نہ کرو۔

باپ کو اپنی اولاد سے محبت ہوتی ہے۔ اور باپ اولاد کی غلطیوں کو محبت کی وجہ سے خفیف سمجھتا ہے۔ اور حتی الوسع اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصوروں سے درگزر کرتا ہے۔ یہی حال حضرت نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے کے ساتھ تھا کہ تا دمِ مرگ اس کی نجات کے لئے کوشاں رہے۔ اس کو غرق ہوتے دیکھ کر خدا کی جناب میں بڑی عاجزی سے اس کی رہائی کی درخواست کی۔ اس کے جواب میں خدا نے تنبیہ کی اور فرمایا۔ اے نوح! تمہارا بیٹا تمہارے اہل سے نہیں ہے کیونکہ اس کے اعمال اچھے نہیں ہیں۔ تیرے اہل سے اعمال بد کی وجہ سے اس کا رشتہ ٹوٹ گیا ہے۔ تم اس کے لئے درخواست مت کرو۔ تم اس کے انجام اور مستقبل کو نہیں جانتے۔ خبردار! ہم تجھ کو نصیحت کرتے ہیں کہ نادانوں کی باتیں نہ کرو!

دیکھ لیا آپ نے کہ خدا تعالیٰ نے بیٹے کے حق میں پیغمبر کی درخواست کو قبول نہیں کیا۔ جس کو خدا نہ چھوڑنا چاہے، اسے کون چھڑائے۔ جس کے لئے وہ سفارش خود نہ چاہے اس کے لئے سفارش و درخواست کس کام کی؟ پھر حضرت نوحؑ کو اس درخواست پر معافی کا خواستگار ہونا پڑا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ط وَ اِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَ تَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥ (پ۱۲ ع۴)

حضرت نوح نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میں (ایسی جرأت سے) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کی حقیقت حال مجھے معلوم نہیں اس کی تجھ سے درخواست کروں اور اگر تو میرا قصور معاف نہیں فرمائے گا۔ اور مجھ پر رحم نہیں کریگا تو میں (بالکل) برباد ہو جاؤں گا۔"

بدعمل صاحبزادہ غرق ہوگیا وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ○ (پ۱۲ ع ۴)

اور دونوں (باپ بیٹا) کے درمیان ایک موج آحائل ہوئی۔ تو دوسروں کے ساتھ نوحؑ کا صاحبزادہ بھی ڈبو دیا گیا۔" (پ۱۲ ع ۴)

حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں ہیں اور سامنے صاحبزادہ طوفان میں گھرا ہوا ہے۔ باپ نے بہتیرا سمجھایا کہ بیٹا کافروں مشرکوں کا ساتھ چھوڑ دو۔ اور توبہ کرکے اپنی اصلاح کرلو۔ مسلمان ہوکر آؤ میرے ساتھ کشتی میں بیٹھ جاؤ۔ بیٹے نے اپنے باپ، پیغمبر کی ایک نہ سنی۔ ابھی باپ اور بیٹے کے درمیان یہ گفتگو جاری تھی۔ کہ ایک بہت بڑی موج، دونوں کے درمیان آحائل ہوئی اور بدعمل صاحبزادہ باپ کی آنکھوں کے سامنے ڈوب گیا۔ اور پیغمبر خدا کا، خدا سے درخواست کرکے بھی اسے بچا نہ سکا۔

منافق و کافر کی شفاعت نہیں

عبداللہ بن اُبی جو بظاہر نماز روزہ اور دوسرے اسلامی احکام کو مانتا اور ان پر عمل کرتا تھا۔ دراصل منافق تھا۔ مسجد میں صحابہؓ کے ساتھ حاضری بھی دیتا۔ حضورؐ کے پیچھے نمازیں اور جمعہ بھی پڑھتا۔ وعظ اور درس بھی سنتا۔ لیکن بڑا فسادی اور شرارتی تھا۔ اسلام دشمنی اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ منافقین مدینہ کا سردار تھا۔ جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹے نے (جو مخلص مومن تھا) حضورؐ سے اس کے جنازہ پڑھنے کی درخواست کی۔ آپ رحمتؐ للعالمین تھے۔ بڑی رحیمانہ طبیعت رکھتے تھے۔ اس کی درخواست منظور فرمالی۔ اس پر آیت ذیل نازل ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ط (پ ۱۰ ع ۱۷)

اور (اے پیغمبر!) اگر ان (منافقوں میں) سے کوئی مر جائے تو تم ہرگز اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھنا۔ اور نہ اسکی قبر پر (دعائے بخشش کے لئے) کھڑے ہونا۔

گویا اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو منع کر دیا کہ منافقوں کا نہ جنازہ پڑھیں اور نہ ان کی بخشش کی دعا مانگیں۔ خدا نے یہاں تک فرما دیا۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط (پ ۱۰ ع ۱۶)

(اے پیغمبرؐ!) تم ان (منافقوں) کے حق میں مغفرت کی دعا کرو یا ان کے حق میں مغفرت کی دعا نہ کرو۔ (ان کیلئے یکساں ہے) اگر تم ستر دفعہ بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کروگے۔ تو خدا ہرگز ان کو نہیں بخشے گا۔"

خدا نے فرمایا۔ اے میرے رسولؐ! اگر تو ان منافقوں کے لئے ستر بار بھی بخشش مانگوگے تو میں پھر بھی ان کو نہیں بخشوں گا۔ ستر سے تعداد اور حصر مقصود نہیں۔ بلکہ کثرت مراد ہے۔ یعنی تم جس قدر بھی زیادہ سے زیادہ مرتبہ ان کے لئے مغفرت مانگوگے، خدا ہرگز انکی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ ثابت ہوا کہ جس کو خدا ہی بخشنا نہ چاہے، اس کو سفارش، دعائے مغفرت کچھ نافع نہیں!

مشرکین کیلئے شفاعت نہیں

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ (پ۱۱ ع۴)

نہیں لائق ہے واسطے پیغمبرؐ کے اور واسطے مسلمانوں کے کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکوں کے اگرچہ وہ ہوں قرابت دار، پیچھے اس کے کہ ظاہر ہو گیا ان کو کہ وہ دوزخی ہیں۔

اس آیت میں مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کی ممانعت ہو گئی ہے۔ نہ کوئی مسلمان ان کے لئے دعائے بخشش کر سکتا ہے اور نہ ہی حضرت انورؐ کو اُن کے حق میں سفارش، شفاعت اور دعائے مغفرت کی اجازت ہے۔

اہل بدعت کیلئے شفاعت نہیں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلَا وَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ۝ وَاُكَاثِرُ بِكُمُ الْاُمَمَ فَلَا تُسَوِّدُوْا وَجْهِيْ ۝ اَلَا وَ اِنِّيْ مُسْتَنْقِذٌ اُنَاسًا ۝ وَمُسْتَنْقَذٌ مِنِّيْ اُنَاسٌ ۝ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُصَيْحَابِيْ ۝ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ ۝ (رواہ ابن ماجہ)

لوگو! سنو! میں حوض کوثر پر تمہارا میرسامان ہونگا اور اپنی امت کی کثرت پر تمام امتوں کے درمیان فخر کرونگا۔ (اے میرے امتیو!) بدعتی اور مشرک بن کر کل قیامت کو خدا کے سامنے، تم مجھے رسوا نہ کر دینا۔ (یہ ٹھیک ہے کہ خدا کے اذن سے پائی ہوئی) میری شفاعت سے بہت سے لوگ دوزخ سے چھوٹ جائینگے۔ اور ایسے لوگ بھی ہونگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مجھ سے جدا کر دیئے جائیں گے۔ (کیونکہ خدا ان کے لئے مجھے شفاعت کی اجازت نہ دیگا)، میں کہونگا۔ میرے پروردگار یہ تو میرے امتی ہیں (انہیں بھی حوض کوثر سے پینے اور مجھے ان کی شفاعت کرنے کی اجازت دے)۔ لیکن خدا فرمائیگا۔ (اے میرے رسولؐ!) تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد انہوں نے (دین کامل میں) کون کون سے نئے مسئلے گھڑے تھے۔ کیا کیا بدعتیں ایجاد کی تھیں۔ (یہ بدبخت بدعتی ہیں، نہ انہیں کوثر کا پانی مل سکتا ہے۔ اور نہ تجھے ان کے حق میں شفاعت کی اجازت دی جا سکتی ہے)

غور فرمایا آپ نے کہ حضورؐ اپنی امت کے ان لوگوں کی شفاعت کرنا چاہیں گے۔ انہیں آب کوثر پلانا چاہیں گے۔ لیکن خدا نہ انہیں کوثر کا پانی پینے دیگا اور نہ حضورؐ کو ان کی شفاعت کی اجازت دے گا صحیح مسلم میں ہے کہ حضورؐ پھر ان بدعتیوں پر ناراض ہوں گے اور فرمائیں گے سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ۔ میرے دین کو (بدعتوں سے) بگاڑنے والو! دور ہو جاؤ۔ دفع ہو جاؤ۔ ہٹ جاؤ میری آنکھوں کے سامنے سے!

مسلمان بھائیو! خبردار! کبھی شرک اور بدعت پر عمل نہ کرنا کیونکہ حضورؐ کو مشرک اور بدعتی کی شفاعت کی اجازت نہیں ملے گی۔ اور نہ حضورؐ شفاعت کریں گے۔ بلکہ خدا کو ان پر سخت ناراض پا کر خود بھی ناراض ہوں گے۔

بدعتیں دین میں نو ایجاد کاموں اور مسئلوں کو کہتے ہیں۔ خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ بدعت کے معنی بتاتے ہیں۔ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ۔ (بخاری)۔ جس نے ہماری (مکمل) شریعت میں کوئی نیا طریقہ، مسئلہ وغیرہ ایجاد کیا۔ جس کا ہم نے کوئی (قولی فعلی) حکم نہ دیا ہو وہ نیا طریقہ (بدعت) مردود ہے۔"

پھر آپ بہت محتاط رہیں۔ بغیر سند صحیح حدیث کے کسی کام کو دین کا کام جان کر عمل میں نہ لائیں۔ مولویوں اور پیروں کے بنائے ہوئے خانگی مسائل کی آگ سے بچیں۔ امتیوں کے "جعلی سکوں" کو چھوئیں تک نہیں کہ یہ دوزخ کے شعلے ہیں۔ "قلب زنی" اللہ سے بغاوت اور رسولؐ رحمت سے رقابت و عداوت ہے جس کی سزا دوزخ ہے۔

اگر کوئی شخص پانچ نمازیں روزانہ پڑھتا ہے، روزے بھی ہر رمضان کے رکھتا ہے، زکوٰۃ بھی باقاعدہ دیتا ہے اور چھ سات حج بھی کر آیا ہے۔ بڑا نیک، حلال خور اور تہجد گذار ہے، بایں ہمہ صفات اگر وہ شرکیہ عقاید رکھتا ہے، یا کسی بدعت پر عمل کرتا ہے تو اس کی تمام نیکیاں مذکور برباد اور رائیگاں جائیں گی اور حشر میں کفِ افسوس ملے گا، خدا اس پر ناراض اور حضرت انورؐ غضبناک ہوں گے۔ حوضِ کوثر پر اسے دھکے ملیں گے اور شفاعت کی دولت سے تہی دست رہے گا۔

مظنّاتِ شرک

چونکہ حضورؐ نے شرک کرنیوالوں کی شفاعت نہیں کرنی۔ ان کے لئے خدا نے اجازت ہی نہیں دینی، اس لئے ہم مختصر طور پر شرک کے عقائد و اعمال بیان کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ مسلمان بھائی ان سے بچ کر توحید کی شاہراہ پر چلیں، اور قیامت کو حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پائیں۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات میں کسی غیر اللہ کو شریک کرنا۔ شرک کہلاتا ہے۔

عیسائیوں اور ہندوؤں کی مانند عقیدے

عیسائیوں کا ایک فرقہ کہتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا ہیں۔ گویا الوہیت میں حضرت مسیح کو شریک کرکے مشرک ہوگئے۔ ایک فرقہ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتا ہے۔ یہ بھی مشرک ہو گئے کہ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہہ کر خدا کا شریک بنا دیا۔ ایک فرقہ جو تثلیث کا قائل ہے، اس کے نزدیک حضرت مسیح خدا کا ثلث ہو کر جزو بن گئے۔ یہ بھی شرک ہے۔ ہندوؤں نے جناب کرشن کو خدا کا اوتار کہا۔ یعنی خدا کرشن کے روپ میں خود آیا۔ یہ بھی شرک ہوا۔ اسی طرح جو مسلمان یہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور سے جدا شدہ ہیں، خدا کا جزو ہیں۔ یہ بھی عیسائیوں کی طرح پکے مشرک ہوئے۔ توحید کے ساتھ ان کا کوئی تعلق واسطہ نہ رہا۔ یا جو مسلمان باطل محبت کے نشہ میں یہ کہتے ہیں کہ

خدا خود رسولِ خدا بن کے آیا

یہ بھی کرشن کو خدا کا اوتار ماننے والوں کی طرح ضرور مشرک ہوئے۔

اٹھتے بیٹھتے اللہ ہی کو پکاریں

اسلام اور غیر مذاہب میں سب سے نمایاں فرق یہ ہے کہ اسلام نے خالص توحید کی تعلیم دی ہے جو کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے۔ خدا کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانے یا راضی کرنے کے لئے غیر اسلام اِزموں میں سب سے پہلے واسطوں وسیلوں اور سفارشیوں کو پکارنا، ان کے نام کی نذر نیاز دینا، اور انہیں راضی کرنا ضروری ہے۔ جب تک یہ مرحلہ طے نہ کر لیا جائے، خدا کا ملنا یا خوش ہونا ناممکن ہے۔ ہندوؤں کے ہاں ۳۳ کروڑ دیوتے یعنی سفارشی واسطے اور وسیلے خدا کو خوش کرنے اور منانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ افسوس مسلمانوں نے بھی باوجود قرآن پر ایمان رکھنے کے یہی راہ اختیار کر رکھی ہے۔ بالراست خدا کو بلانے کی بجائے کوئی اٹھتے بیٹھتے وقت یا دستگیر پکارتا ہے۔ کوئی یا علی۔ کوئی یا غوث پاک، کوئی یا داتا، کوئی یا معین الدین کو آواز دیتا ہے اور کوئی لیٹتے یا کروٹ بدلتے وقت یا رسول اللہ کہتا ہے۔ سنیئے قرآنِ مجید میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ۔

(اللہ کے نیک بندے اور موحد بندے) یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے، بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے"۔ (پ ع ۱۱)

خدا مسلمانوں کو حکم دیتا ہے۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج (پ ع)

یاد کرو اللہ کو کھڑے، اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے"۔

یعنی اٹھو تو اللہ کو پکارو۔ بیٹھو تو اللہ کو یاد کرو۔ لیٹو تو اللہ کا نام لو!

انسان تین حالتوں پر ہی رہتا ہے۔ کبھی کھڑا ہوتا۔ کبھی بیٹھا ہوتا ہے۔ اور کبھی لیٹا ہوتا ہے۔ ان تینوں حالتوں پر صرف اللہ واحد القہار کا ہی تسلط ہے۔ پورا پورا اسی کا ہی دخل، تصرف اور قابو ہے۔ اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا نے حکم دیا کہ ان تینوں حالتوں میں اللہ ہی کو یاد کرو۔ اٹھو تو اللہ کا نام لے کر، بیٹھو تو اللہ کا نام لے کر، لیٹو تو اللہ کا نام لے کر۔ تینوں حالتوں میں اللہ ہی کو پکارو۔ اسی کا نام الاپو۔ اسی کے نام کا نعرہ لگاؤ پس جب بروئے قرآن انسان کی ان تینوں حالتوں کا اللہ ہی مالک اور قابض ہے۔ اور اس نے اپنی ان مملوکہ مقبوضہ حالتوں میں صرف اپنے ہی نام کے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے، پھر جو کوئی ان حالتوں میں کسی نبی، ولی، بزرگ، شہید کو پکارتا ہے وہ شرک کرتا ہے کہ خدا کی ملکیت کا حق چھین کر دوسروں کو دیتا ہے۔ اللہ کی وحدت کے معاملہ میں دوسروں کے دخل کو روا رکھتا ہے۔ جب قیام، قعود اور جنوب کا صرف اللہ بلا شرکتِ غیرے مالک و متصرف ہے اور اسی کا قیوم اور رب ہونا ان تینوں حالتوں کو معرضِ وجود میں لاتا، قائم اور بحال کرتا ہے تو پھر کس قدر ظلم ہے کہ زندگی کی ان حالتوں میں ان کے خالق، مالک، قیوم اور رب کی بجائے ان بندوں کو پکارا اور یاد کیا جائے۔ جن کی ان تینوں حالتوں پر بالکل ہماری طرح اللہ ہی قابض اور متصرف ہے اور وہ اپنی زندگی کے لئے عام انسانوں کی طرح اس کی ربوبیت کے محتاج ہیں۔ بھائیو! اس کے حکم کو سنو وہ فرماتا ہے۔

"یاد کرو (صرف) اللہ ہی کو، اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے۔ (پ ۴ ع ۱۰)

---

[1] جو لوگ جہالت سے اٹھتے بیٹھتے بزرگوں کو پکارتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تمام بزرگ اپنی زندگی میں اٹھتے بیٹھتے صرف اللہ ہی کو پکارتے اور یاد کرتے تھے۔ پس آپ بھی اللہ ہی کو یاد کیا کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادرکھو! آئندہ خدا کے اس حکم کی تعمیل میں اٹھتے، بیٹھتے لیٹتے اور کروٹ بدلتے وقت غیر اللہ کے ناموں کی جگہ صرف ۔۔۔ اللہ کا نام لیں ۔ کہ اللہ کے ذکر کی ان جگہوں میں ۔۔۔ اللہ کے عاجز بندوں کو پکارنا مشرک بننا ہے۔

انبیاء اور اولیاء کو پکارنا شرک ہے

یہ بات کبھی نہ بھلائیں کہ حاضر ناظر صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ دور اور نزدیک سے یکساں سننا صرف اسی کی صفت ہے۔ ہر چیز اس کی خبر اور نظر میں ہے۔ پھر جو شخص یہ اعتقاد رکھ کر نبیوں، ولیوں، شہیدوں کو پکارتا ہے کہ وہ اس کی پکار کو سنتے ہیں اور اس کے حال کو جانتے ہیں تو ایسا شخص بیشک مشرک ہے کہ غیر اللہ کو دور و نزدیک سے یکساں سننے والا اور اپنے حال کا جاننے والا مان کر اسے خدا کی صفت میں شریک کرتا ہے۔ اللہ بھی حاضر ناظر اور بزرگ بھی حاضر ناظر۔ اللہ اور بزرگ یکساں سننے والے اور مصیبت زدہ کا حال برابر جاننے والے ہیں۔ جاہل اسی شرکیہ عقیدہ کے ماتحت خدا کے ایک نیک بندے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو مصائب میں پکارتے ہیں۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ۔ شیخ جیلانی کو ہزاروں کوس دور سے پکارتے اور ان سے حاجت روائی چاہتے ہیں اس اعتقاد سے کہ وہ ان کی پکار کو سنتے ہیں۔ اور حاجت روائی کرنے یا خدا سے کروانے پر قادر ہیں۔ ایسے لوگ بغیر شک کے مشرک ہیں۔ اس لئے کہ شیخ جیلانی کو خدا کا شریک بناتے ہیں کہ انہیں خدا کی مانند دور سے سننے والا اور حاجت روا مانتے ہیں۔ دیکھئے قرآن مجید غیر اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارنے سے منع کرتا ہے۔

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۔ (پ ۲۹ ع ۱)

پس مت پکارو ساتھ اللہ کے کسی کو "

خدا کے اس حکم کے آگے کسی مسلمان کو سرتابی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اس حکم کو سر آنکھوں پر رکھ کر کبھی کسی غیر اللہ کو مت پکاریں۔ مصائب و حوائج میں نہ شیخ جیلانیؒ کو پکاریں، نہ حضرت علیؓ کو۔ نہ امام حسینؓ کو، نہ کسی پیغمبر اور شہید کو۔ کہ خدا کی برابری کی وجہ سے ایسا کرنا شرک ہے۔ اور ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۔ (پ ۲۶ ع ۱)

اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے۔ جو (لاچاری میں) خدا کے سوا ایسے (شخصوں) کو پکارے، جو قیامت تک اس کو جواب نہ دے سکیں۔ اور (جواب دینا تو درکنار) وہ (تو) اس کے پکارنے سے بے خبر ہیں"

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کو پکارتا ہے۔ یعنی خدا کے سوا کسی کو۔ وہ بڑا ہی گمراہ ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اس سے مراد لات، منات، بت وغیرہ ہیں کہ ان کو نہ پکارو۔ انبیاء اولیاء اور بزرگوں کو پکار سکتے ہیں۔ جواب یہ ہے۔ آیت میں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ آیا ہے۔ یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو۔ تو کیا صرف لات و منات ہی اللہ کے سوا ہیں اور سب کچھ اللہ ہی ہے۔ انبیاء اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء اگر اللہ کے سوا نہیں ہیں تو کیا اللہ ہیں ؟ لوگوں کو شرک کی تعلیم دینے کے لئے یہ "کج بینی" خدا کے غضب کی نشانی ہے۔ آیت میں صاف حکم آیا ہے کہ جو شخص اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتا ہے، اس سے بڑھ کر کوئی گمراہ نہیں۔ اللہ کے سوا جس کو بھی پکارا جائیگا، خواہ وہ نبی ہو، ولی ہو، شہید ہو، جنّ ہو، فرشتہ ہو، خدا کی مخلوق میں سے کوئی ہو، اللہ کا شریک بن جائے گا۔ اور بنانے والا گمراہ اور مشرک ہوگا۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ جس کو تم پکارتے ہو وہ تو تمہیں قیامت تک جواب ہی نہیں دے سکتے۔ لَا يَسْتَجِيبُ لَهٗٓ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ غیر اللہ کی پکار کا قیامت تک جواب نہیں مل سکتا۔ جب بقولِ قرآن غیر اللہ کی پکار کا جواب کبھی نہیں مل سکتا۔ تو پھر غیر اللہ کو پکارنا بے سود اور بیکار ہوا۔

آگے ارشاد ہوتا ہے۔ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غَافِلُونَ۔ اور جن کو تم پکارتے ہو وہ تو تمہارے پکارنے سے محض بے خبر ہیں۔ وہ تمہاری پکار نہیں سنتے۔ تو جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ شیخ جیلانی رحؒ اور دوسرے بزرگ اور شہید پکار سنتے ہیں اور پھر انہیں مصائب میں پکارتا ہے تو کیا وہ قرآنی آیت کا جھٹلانے والا نہ ہوا ؟ یقیناً وہ قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔ وہ مشرک اور گمراہ ہے۔ مشرک اور گمراہ اس لئے ہے کہ وہ غیر اللہ میں خاصہ خداوندی مانتا ہے کہ خدا کی طرح بزرگ بھی دور و نزدیک سے سنتے ہیں۔ اور پکارنے والے ان کی نظر اور خبر میں ہیں۔

06966

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیب خاصۂ خداوندی ہے

غیب کا علم خاصہ خداوندی ہے۔ اس کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا

ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۔ (پ ۷ ع ۱۳)

اور اللہ ہی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں۔ اس کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔"

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔" (پ ۲۰ ع ۱)

تمام نبیوں، ولیوں، بزرگوں، شہیدوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی زبانی قرآن میں اقرار کرتے ہیں۔

وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ ۔ (پ ۱۱ ع ۲)

اور میں[1] غیب نہیں جانتا۔"

معلوم ہوا۔ غیب اللہ ہی کی صفت ہے۔ کوئی اس کی اس صفت میں شریک نہیں۔ پھر اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ رسولؐ خدا غیب جانتے ہیں۔ یا اولیاء اللہ کی نظر میں ہے سب کچھ۔ جب رسولؐ خدا کو یا بزرگوں، شہیدوں کو پکاریں تو ان کو علم ہو جاتا ہے۔ وہ سن لیتے ہیں۔

---

[1] یہ جو رسولؐ خدا نے غیب کی خبریں بتائیں قرآن کہتا ہے۔ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ (پ ۱۲ ع ۳) غیب کی خبریں ہم وحی کرتے ہیں طرف تیری، یعنی ہم بذریعہ وحی تجھے غیب کی خبریں بتلاتے ہیں۔ تو غیب نہیں جانتا۔ بس جو خدا کے بتانے سے غیب جانے وہ غیب جاننے والا نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے حسب ضرورت جتنا چاہا، اپنے رسول کو غیب کا علم بتایا۔ آپ نہ جانتے تھے۔ جبھی تو بتایا ارشاد ہوتا ہے۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (پ ۵ ع ۱۴) اور سکھایا تجھ کو جو نہ تھا تو جانتا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے جہان کے حالات ہر وقت اہل اللہ پر روشن رہتے ہیں تو ایسا عقیدہ رکھنے والا بلاشبہ مشرک ہے۔ کہ اس نے دوسروں کو اللہ کے خاصہ علمِ غیب میں شریک کر دیا۔

حضور کو عالم الغیب جاننا کفر ہے

بعض علماء رات دن وعظ ہی یہی کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے۔ جو کوئی حضورؐ کو غیب جاننے والا نہ مانے وہ بے ادب ہے۔ اور پھر یہ علماء خود کو حنفی المذہب کہتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ حنفی مذہب میں کہیں یہ تعلیم نہیں ہے کہ حضورؐ غیب جانتے تھے۔ بلکہ فقہائے احناف ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ حضرت ملّا علی قاری حنفی کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

ذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيْحًا بِالتَّكْفِيْرِ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ۔ (شرح فقہ اکبر)

تمام حنفی علماء نے کھلم کھلا اس شخص کو کافر کہا ہے جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے۔

وَ يَكْفُرُ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ۔

اور کافر ہو جاتا ہے۔ انسان اس عقیدے سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے۔

ثابت ہوا کہ حنفی مذہب بھی کافر قرار دیتا ہے اس شخص کو جو حضورؐ کو غیب جاننے والا مانے۔ جب حضورؐ کو عالم الغیب جاننا کفر ہوا تو یہ اعتقاد رکھنا بدرجہ اولیٰ کفر ہوا کہ حضرت شیخ جیلانیؒ حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ حضرت نظام الدین دہلویؒ۔ حضرت مولانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی ہجویریؒ اور دوسرے اولیارؒ ، شہدا، پکاروں کو سنتے اور پکارنے والوں کے آلام و مصائب کو جانتے ہیں۔ بزرگوں کو حاضر ناظر جاننا شرک ہے۔ صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہی ہر جگہ موجود اور حاضر ناظر ہے۔ عرش سے لے کر فرش تک ہر چیز۔ کل مخلوق اللہ تعالیٰ کی خبر اور نظر میں ہے۔ ایک ذرہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔ حاضر ناظر ہونے کی یہ صفت بھی اللہ کے سوا کسی میں نہیں پائی جاتی۔ اگر کوئی کہے کہ رسولِؐ خدا یا اور کوئی بزرگ حاضر ناظر ہیں۔ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے، سب ان کی نظر میں ہے، تو ایسا عقیدہ رکھنے والا مشرک ہے اس لئے کہ اس نے غیراللہ کو شریکِ خاصہ خداوندی کر دیا۔ یہ صرف اللہ ہی کا علم ہے جس سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اللہ کے سوا کسی میں یہ وصف ہیں کہ ارض و سما کی ہر چھوٹی بڑی چیز اسکے علم و نظر میں ہو۔ کیونکہ انبیار و اولیار کا علم محدود ہے۔ یعنی جس حد تک خدا نے چاہا ۔ دیا۔ اس سے آگے علم نہیں ہے۔

حاضر اکے معنی موجود۔ اور ناظر کے معنی دیکھنے والا۔ تو حاضر ناظر وہ ہوا جو ہر جگہ موجود ہو اور ہر چیز اس کی نظر میں ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کا علم ہر جگہ موجود ہے۔ اور ہر جگہ ہر ایک شے اس کی نظر میں ہے۔ یہ صفت جس کی طرف بھی سوائے خدا کے منسوب کرینگے۔ اس کو شریک خدا بناکر مشرک ہو جاینگے۔ اچھی طرح یاد رکھیں کہ بجز ذاتِ الٰہی کوئی حاضر ناظر نہیں۔ قرآن کہتا ہے۔

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ جہاں کہیں تم ہو۔ اور اللہ تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال کو دیکھنے والا ہے۔"

قرآن نے صاف فرما دیا کہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ جہاں بھی تم ہو۔ یہ ہے خدا کی وہ قدرت جس میں کوئی پیغمبر ولی شریک نہیں، کیا خدا کے سوا کوئی اور بھی ایسا ہے جو آپ کے ساتھ ہو، جہاں بھی آپ ہوں؟ ہرگز کوئی ایسا نہیں۔ بس اگر کوئی اس صفت اور قدرت کا نہیں ہے تو پھر کوئی بھی حاضر ناظر نہیں ہے بجز اس ذات کے جو ہر جگہ آپ کے ساتھ ہے۔ پھر قرآن نے یہ بھی کہا کہ اللہ تمہارے تمام دھپے اور ظاہر اعمال کو دیکھنے والا ہے۔ تمہارے ہر حال کی اس کو خبر ہے" یہ بھی صرف اللہ ہی کی صفت ہے۔ کیا اس کے سوا کوئی ایسا ہے جو آپ کے تمام اعمال کو دیکھنے والا ہو۔ جس کو آپ کے ہر حال کی خبر ہو؟ ہرگز کوئی ایسا نہیں ہے۔ پھر اگر کوئی اس صفت کا نہیں ہے تو یقیناً کوئی حاضر ناظر نہیں ہے سوائے اس ذات کے جو آپ کے شب و روز کے اعمال کی خبیر و بصیر ہے۔ جس پر آپ کی کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے۔ اب آپ انصاف سے کہیے کہ جو لوگ یہ وعظ کرتے تھکتے نہیں کہ حضورؐ حاضر ناظر ہیں۔ وہ کیتے جھوٹے ہیں؟ اور لوگوں کو اس مشرکانہ عقیدے کی تبلیغ سے گمراہ نہیں کر رہے ہیں؟ یہ بات قرآن میں، حدیث میں، فقہ میں، کہیں بھی لکھی ہوئی نہیں ہے کہ حضورؐ حاضر ناظر ہیں۔ یہ شرک کا "سکہ" خانگی ٹکسال سے ڈھالا گیا ہے اور اس پر حضورؐ کی فرضی محبت کا ملمع کر کے عوام میں رواج دے دیا ہے۔

حنفی مذہب کا فتویٰ

حنفی مذہب میں بھی بزرگوں، یا ان کی روحوں کو حاضر ناظر ماننا کفر لکھا ہے۔ معلوم نہیں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء خود کو حنفی کہہ کر حنفی مذہب کے برخلاف مشرکانہ عقیدوں کی کیوں تبلیغ کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے حنفی عقاید کے خلاف شرک اور بدعت کو رواج دینا ہے تو انہیں حنفی نہیں کہلانا چاہیئے۔ اور نہ اہل سنت بننا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے گھریلو عقیدے، اور ایجادی مسئلے کتاب و سنت اور فقہ کو چیلنج کرتے ہیں۔ دیکھیئے حنفی مذہب غیر اللہ کو حاضر ناظر ماننے پر کفر کا فتویٰ دیتا ہے۔

مَنْ قَالَ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ۔

جو یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ناظر ہیں اور وہ (لوگوں کے احوال) جانتی ہیں۔ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ بزازیہ)

مَنْ ظَنَّ أَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْأُمُوْرِ دُوْنَ اللهِ وَاعْتَقَدَ بِذَالِكَ كَفَرَ۔ (بحر الرائق)

جس نے یہ سمجھا اور عقیدہ رکھا کہ فوت شدہ بزرگ اور ولی، ہمارے کاموں میں تصرف (رد و بدل) کر سکتے ہیں، نفع نقصان پہنچا سکتے ہیں، وہ کافر ہو گیا۔

شاہ ولی اللہ کا فتویٰ

إِنَّهُمْ كَانُوْا يَسْتَعِيْنُوْنَ بِغَيْرِ اللهِ فِيْ حَوَائِجِهِمْ مِنْ شِفَاءِ الْمَرِيْضِ وَغِنَاءِ الْفَقِيْرِ وَيَنْذُرُوْنَ لَهُمْ وَيَتَوَقَّعُوْنَ إِنْجَاحَ مَقَاصِدِهِمْ بِتِلْكَ النَّذْرِ وَيَتْلُوْنَ أَسْمَاءَهُمْ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ شرک کے عقیدوں اور کاموں کی نشاندہی کرتے ہیں تاکہ مسلمان ان سے بچیں۔ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں ۔ یہ شرک کے کاموں میں سے ہے کہ مرض کی شفا اور افلاس سے رہائی اللہ کے سوا اوروں سے مانگنی ! اپنی حاجت روائی کے لئے اللہ کے سوا دوسروں کے نام کی نذر نیاز ماننا ؛ برکت حاصل کرنے کی خاطر غیر اللہ کے نام کے وظیفے پڑھنا ۔

چند امور شرک حضرت شاہ ولیؒ اللہ نے کتنی دیانتداری سے شرک کی باتوں کو ظاہر کیا ہے ۔ بیماری کی شفا اور فقر کی غنا صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ اور وہی براہِ راست عطا کرتا ہے ۔ جو سیدھا خدا سے شفا اور غنا مانگتا ہے وہ توحید کی راہ پر ہے ۔ اور جو مزاروں ، قبروں والوں سے یا ان کے ذریعے خدا سے مانگتا ہے ۔ وہ شرک[1] کے خارزار میں قدم رکھتا ہے ۔ ایسے ہی بزرگوں اور شہیدوں کے نام کی نذریں نیازیں ماننی کہ فلاں کام ہوگیا ۔ تو میں آپ کے نام کی یہ نذر نیاز دوں گا ، شرک ہے ۔ اور غیر اللہ کے ناموں کے ورد وظیفے پڑھنا کہ مال و دولت کی ریل پیل ہو جائے ۔ یا کاروبار میں ترقی ہو ۔ یہ بھی شرک ہے مسلمان بھائیو ! سوچو سمجھو ہم آپ کی دینی خیرخواہی کی خاطر آپ کو سمجھا رہے ہیں اور دلائل سے بتا رہے ہیں ۔ خدارا ان تمام شرکیہ کاموں سے توبہ کرو تاکہ حضرت رحمت للعالمینؐ کی شفاعت آپ کو نصیب ہو ۔ یاد رہے کہ حضور

---

[1] مثلاً یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ پڑھنا ۔ امداد کن امداد کن از بندِ غم آزاد کن ، در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا ، کا ورد کرنا ۔ اسی طرح اور بزرگوں کے ناموں کے وظیفے پڑھنا انہیں پکارنا شرک ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے شرک کرنیوالوں اور بدعتیوں کی شفاعت نہیں کرنی اور نہ خدا نے ان کے لئے اجازت ہی دی ہے۔

بیقرار کی فریاد کو پہنچنے والا

غیر اللہ کے ناموں کے وظیفے کو حضرت شاہ ولی اللہ نے شرک فرمایا ہے۔

افسوس مسلمان بھی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ پڑھتے ہیں جو شرک ہے۔ اسی طرح یا خواجہ معین الدین اجمیری یا خواجہ قطب، یا میراں دست گیر، یا علی، یا حسین، یا بہاول الحق وغیرہ وغیرہ سینکڑوں بزرگوں کو پکارتے ہیں جس کے شرک ہونے میں کوئی شک نہیں۔ خدا فرماتا ہے۔

فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ (پ ۱ ع ۳)

اللہ کے شریک نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے ہو کہ اللہ کی صفتیں کسی میں نہیں ہیں،

لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ (پ ۱۱ ع ۱۶)

اللہ کے سوا (مصائب و نوائب میں) کسی اور کو نہ پکارو۔ کوئی غیر اللہ تمہیں نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اور اگر تم نے ایسا کیا (یعنی غیر اللہ کو پکارا)، تو تم ظالم ہو گے۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ ۔ (پ ۲۰ ع ۱)

اللہ کے سوا کوئی بیقرار کی فریاد کو پہنچنے والا اور (اس کی) مصیبت کو ٹالنے والا نہیں ہے۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ (پ ۲۹ ع ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"خبردار! اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو"

رحمتِ عالم دافع بلا ہیں؟

اس سے غیر اللہ کی تمام ندائیں اور پکاریں منع ہوئیں۔ اہل قبور سے عرضیں کرنیوالے مسلمانو! سوچو! قرآن کیا حکم دے رہا ہے اور آپ کیا کر رہے ہیں۔ اللہ سے ڈرو اور توبہ کرو۔ غیر اللہ کی پکاریں چھوڑ دو۔ صرف اپنے اللہ کو پکارو۔ اسی سے لاچاریوں میں دعا کرو۔ وہی آپ کی مصیبتوں کو ٹالنے والا اور فضل و رحمت کی برکھا برسانیوالا ہے اللہ کے سوا کوئی آپ کی بیقراری کو پہنچنے والا نہیں اور مصائب ٹالنے والا نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی میں ایسا کرنیکی قدرت ہے اولیاً اور بزرگ تو ہے ایکطرف، تمام نبیوں کے سردار جناب رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا خطاب کرتا ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ط وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (پ ۷ ع)

(اے پیغمبر!) اگر خدا تجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے تو اللہ کے سوا کوئی اسے ٹالنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے"

مکرر ارشاد ہوتا ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ط وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ط (پ ۱۱ ع ۱)

(اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) اگر خدا تجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو خدا کے سوا کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر وہ تجھے کسی بھلائی کے پہنچانے کا ارادہ کرے تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں ہے۔"

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی خدا کا مقرب اور پیارا ہے ؟ کوئی نہیں۔ صرف حضورؐ ہی بعد از خدا بزرگ ہیں جب حضرت انورؐ کو خدا نے فرما دیا کہ اگر میری طرف سے تجھے کوئی تکلیف دکھ، ضرر، پہنچے۔ تو کوئی اسے ٹالنے والا نہیں۔ یعنی تو بھی اسے اپنی ذات سے ٹال نہیں سکتا۔ تیری ذات مشکلکشا، دافع البلاء نہیں ہے۔ پھر بتایئے۔ حضور کے سوا اور کون ہو سکتا ہے۔ جو آپ کی بیماریوں، مصیبتوں، دکھوں، ضرروں کو ٹالنے پر قادر ہے۔ مصیبت بھیجے خدا، اور ٹال دے اس کو بندہ! پھر بندہ خدا پر غالب آگیا نا ؟؟؟

مسلمان بھائیو! بزرگ اور اولیاء اپنا اپنا مقام رکھتے ہیں۔ ان کا مقام خدا کی بندگی اور غلامی ہی ہے۔ ان پر کبھی ایسا وقت نہیں آ سکتا کہ خدا کی کسی صفت میں شریک ہو جائیں۔ کبھی خدا والا کام کرنے لگ جائیں۔ کبھی انہیں خدا کا اختیار مل جائے۔ تصرف خداوندی حاصل ہو جائے۔ اس کے ارادوں میں دخل پائیں۔ یا معاذ اللہ کج کلاہی دکھلا کر اسے کہیں۔ یوں نہیں یوں کر!

براہِ راست خدا کو پکارو

جب اوپر ثابت ہو گیا کہ مصائب و نوائب اور ضرروں کو صرف خدا ہی ہٹانے اور دفع کرنیوالا ہے۔ حضرت ختم نبیاں صلے اللہ علیہ وسلم بھی کشفِ سُوء اور دفع بلا پر قادر نہیں۔ تو پھر سیدھا اللہ ہی کو پکارنا چاہیئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو حاجت روائی کے لئے شیخ عبدالقادر جیلانی کو پکارتے ہیں وہ بڑے نادان، جاہل اور احمق ہیں۔ جب حضرت انورؐ حاجت روا نہیں ہیں تو شیخ جیلانیؒ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ بلکہ کوئی بھی غیراللہ نہیں ہو سکتا۔

وظیفہ شیئاً للہ کفر ہے

جو لوگ حنفی کہلا کر ایسے وظیفے پڑھتے ہیں۔ جن میں غیراللہ کو پکارا جاتا ہے اور ان سے طلب حوائج کی جاتی ہے۔ افسوس یہ لوگ حنفی بھی نہیں ہیں۔ مقلد حنفی کی تعریف کتب فقہ میں یہ ہے۔

قَبُوْلُ قَوْلِ الْاِمَامِ بِلَا دَلِيْلٍ۔ اپنے امام کے قول کو بلا دلیل ماننا۔

پھر حنفیوں کو چاہیئے کہ وہ ایسے وظیفوں اور دوسرے شرکیہ و بدعیہ عقاید و اعمال کو امام ابوحنیفہؒ کے اقوالؒ سے ثابت کریں۔ جب امام صاحبؒ کے اقوال سے یہ چیزیں ثابت نہیں تو ان کے کرنے والے ہرگز حنفی نہ ہوئے۔ دیکھئے ــــ وظیفہ شیئاً للہ پڑھنے والے حنفی کہلاتے ہیں۔ لیکن یہ وظیفہ کتب فقہ میں بڑی سختی سے منع آیا ہے۔

مَنْ قَالَ شَيْئًا لِلّٰهِ عِنْدَ بَعْضٍ يُكَفَّرُ وَ يُخْشٰى عَلَيْهِ الْكُفْرُ عِنْدَ بَعْضٍ۔ (درمختار)

لہ حضورؐ کا غیب جاننا، حاضر ناظر ہونا، دافع مصائب و بلا ہونا، بشر نہ ہونا، مصائب میں غیراللہ کو پکارنا، غیراللہ کی نذر نیاز دینا، قبروں پر نذریں چڑھانا، چراغ جلانا، عرس کرنا۔ میلاد کی محفلوں میں حضورؐ کے لئے قیام کرنا کہ آپؐ تشریف لے آئے ہیں۔ میت کا تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی، روٹی وغیرہ کرنا۔ امام ابوحنیفہؒ کے اقوال ہرگز نہیں ہیں بلکہ فقہ میں یہ سب منع ہیں بعض ان میں سے شرک ہیں بعض کفر ہیں اور بعض بدعت۔ پھر ان باتوں کے معتقد اور عامل ہرگز حنفی نہ ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنا حنفی مذہب کے
ایک قول میں کفر ہے اور دوسرے قول میں خوفِ کفر ہے۔

یعنی بعض ائمہ احناف کے نزدیک اس وظیفہ کا پڑھنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک اس کے کافر ہو جانیکا خوف ہے۔ حنفی بھائیو! سوچو۔ کہ جو علماء ایسے وظیفے بتاتے ہیں، غیر اللہ کو پکارنے کے مسائل سناتے ہیں۔ وہ آپ کو قرآن اور حدیث کے علاوہ حنفی مذہب سے بھی بیگانہ کرتے ہیں اور صاف کفر اور شرک کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ اگر آپ کو قرآن اور حدیث کی توحید کی تعلیم نہیں دیتے تو کم از کم حنفی مذہب میں جو کچھ قرآن اور حدیث کی تائید میں ہے، وہ ہی آپ کو بتائیں۔ حنفی مذہب میں غیر اللہ کی پکار۔ وظیفہ شیئاً للہ کا پڑھنا کفر تو آپ معلوم کر چکے، یہاں تو خدا کے پکارنے اور دعا کے دوران میں بحق فلاں کہنا بھی منع آیا ہے۔ حنفی بھائیو! سنو:۔

یُکْرَہُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ دُعَآئِہٖ بِحَقِّ فُلَانٍ اَوْ بِحَقِّ اَنْبِیَآئِکَ وَ رُسُلِکَ۔ (ہدایہ)

خدا کی جناب میں دعا کرتے وقت الٰہی بحق فلاں کہنا حرام[1] ہے
یہانتک کہ بحق انبیاء اور بحق رسل کہنا بھی حرام ہے۔

بحق فلاں کی حرمت

یہ ہے حنفی مذہب کی تعلیم کہ اللہ احکم الحاکمین

[1] یکرہ میں تحریمی نہی ہے۔ [2] یہ تعلیم تو دراصل قرآن اور حدیث کی ہے۔ فقہ نے اس کی تبلیغ کی ہے۔ ہر وہ تبلیغ جو قرآن اور حدیث سے ماخوذ ہو۔ قرآن اور حدیث ہی کی تبلیغ ہے۔ پھر وہ فقہ کی سب باتیں مان لینی چاہئیں جو قرآن اور حدیث کیمطابق ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جناب میں دعا کرتے وقت کسی غیر اللہ کا واسطہ، وسیلہ، طفیل اور حق بھی نہیں کہنا چاہیئے کہ کسی کا خدا تعالیٰ پر کوئی حق نہیں۔ جس کے سبب خدا مجبور ہو کر مان لے۔ کسی شخص کا خدا پر اثر اور دباؤ نہیں کہ اس کی طفیل یا اس کے وسیلے سے خدا ماننے پر مجبور ہو جائے۔ کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ ہم بزرگوں کی کسر شان کر رہے ہیں۔ حاشا وکلا۔ بزرگوں کی شان اور مرتبہ جو خدا ہی کو معلوم ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ اس شان اور مرتبے کو اور بلند کرے۔ بزرگوں پر اپنی بیشمار رحمتیں نازل کرے۔ مسئلہ توحید بیان کرنے میں ہم نے قرآن کی تائید میں اوپر فقہ کا مسئلہ بیان کیا ہے کہ دعا کے وقت بحق فلاں وغیرہ کہنا بھی منع ہے کہ اللہ کی شان اتنی بلند ہے کہ قبولیت دعا میں وہ بحق فلاں۔ واسطوں، وسیلوں، اور طفیلوں سے قطعاً بے نیاز ہے۔ اس میں بزرگوں کی شان اور مرتبے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نہ خدا نے فرمایا ہے کہ میرے دربار میں دعا منظور کرانے کے لیے کسی نبی، ولی، بزرگ کو ہمراہ لاؤ۔ نہ اس کے سچے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا ہے کہ دعا کے وقت میری ذات کا وسیلہ یا واسطہ پیش کرو۔ بات قرآن اور حدیث پر ختم ہوگئی کہ خدا کے پاس دعا میں کسی واسطہ وسیلہ اور طفیل کی ضرورت ہی نہیں۔ اور نہ شریعت نے کہا ہے کہ ایسا کرو۔ اسکے علاوہ صحابہؓ جو بہترین مسلمان تھے اور امت کے تمام بزرگوں سے افضل بزرگ تھے۔ انہوں نے بھی نہیں کہا کہ دعا میں ہماری ذاتوں کو بطور وسیلہ واسطہ پیش کرنا۔ اور نہ ہمارے طفیلی بن کر دعا کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ واسطوں، وسیلوں، طفیلوں۔ اور بحق فلاں کا مسئلہ ان "دیناریوں" نے نکالا ہے جو بزعم خویش خدا کے آگے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اللہ کی راہ روک بیٹھے ہیں۔ اور دعا کرنے والوں کو کہتے ہیں کہ اگر تم اکیلے خدا کی جناب میں پیش ہوئے (تم نے براہ راست دعا کی) تو خدا تمہاری دعا قبول نہیں کریگا۔ جب تک ہمیں ساتھ نہ لوگے، نہیں مانے گا۔

خدائی منصب بندوں میں ماننا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قولی، بدنی، مالی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ افسوس! اس کلمہ توحید کو پڑھنے والے شرک میں اتنے بڑھ گئے ہیں کہ خدائی منصب خدا کے بندوں میں ماننے لگے ہیں۔ وظیفے ان کے نام کے پڑھتے ہیں۔ انہیں حاضر ناظر، عالم الغیب، نافع و ضار، امورِ خداوندی میں متصرف و مختار مانتے ہیں۔ صلوٰۃ الغوثیہ وغیرہ نمازیں ان کے نام کی پڑھتے ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے ان کے نام لیتے، ان کے ناموں کی قسمیں کھاتے ہیں۔ ان کے واسطے دیتے، ان سے برکتیں، شفائیں، روزیاں، اولادیں مانگتے۔ ان کے نام پر مال خرچ کرتے، ان کے نام کی نذریں، نیازیں دیتے ہیں۔ یہ سب کام عبادت کے ہیں جو اللہ کے لئے مخصوص ہیں۔ افسوس مسلمانوں نے ان کاموں پر غیروں کو شریک کر کے خدائے بزرگ و برتر کو بمثل، یگانہ اور احد نہیں سمجھا۔ ان کی جہالت اور نادانی کا کہاں تک رونا روئیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ قبروں پر قیام، طواف اور سجدے ہو رہے ہیں۔ مرادیں، حاجتیں مانگی جا رہی ہیں۔ انہیں دھو دھو کر پیا جا رہا ہے۔ ریشمی غلاف چڑھائے جا رہے ہیں۔ ان پر چراغاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو رہی ہے۔ منتیں مانی جا رہی ہیں۔ میلے اور عرس رچائے جا رہے ہیں۔ عورتوں، مردوں کے جمگھٹے ہیں۔ سب رو روکر اہل قبور کو دکھڑے سنا رہے ہیں۔ ان کے آگے چیختے چلاتے اور آہ وزاری کرتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ وہ ان کے نالہ وشیون کو سنتے اور حاجت روائی کر سکتے ہیں۔

مسلمانو! سوچو! غور کرو! کیا یہ کام کرتے ہوئے بھی آپ اہل توحید ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ کیا قرآن اور حدیث کی ایسی تعلیم ہے؟ سوا لاکھ صحابہؓ میں سے کسی نے ان کاموں کو کیا تھا؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر آپ مسلمان کہلاکر ان شرک اور بدعت کی باتوں سے کیوں اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں کہ مشرک اور بدعتی کا کوئی نیک عمل خدا قبول نہیں کرتا۔ اور نہ ہی اس کی شفاعت کی امید ہے۔

نذر لغیر اللہ حرام ہے

آپ تشہد میں پڑھتے ہیں۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ عبادت زبان کی عبادت بدن کی، اور عبادت مال کی، صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔ یعنی قولی، بدنی، مالی — تینوں قسم کی عبادتوں کا صرف اللہ ہی مالک ہے اس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ کسی غیر اللہ کے لئے یہ عبادتیں نہیں ہوسکتیں۔ جو باتیں، کلمے، جملے، اللہ کے لئے مخصوص ہیں۔ وہ کسی غیر اللہ کے لئے ادا نہیں کر سکتے۔ قیام، رکوع، سجدہ، طواف، اعتکاف اور سفر حج وغیرہ بدنی عبادتیں کسی نبی، ولی، شہید، درگاہ، مزار کے لئے روا نہیں۔ ان کا صرف اللہ ہی مالک ہے۔ ایسے ہی زکوٰۃ، صدقات، خیرات، نذر، نیاز بھی اللہ کی عبادت ہے۔ کس قدر افسوس ہے کہ مسلمان غیر اللہ کے نام کی نذریں نیازیں منتیں ملنتے اور دیتے ہیں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا غیراللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ غیراللہ کے نام کی نذریں نیازیں، منتیں، چڑھاوے دینے والے حنفیو! غور کرو کہ حنفی مذہب میں یہ کام حرام ہے۔ "دیناری" علماء، مجاور، گدی نشین، آپ کو حنفی مذہب بتاتے ہی نہیں ہیں۔ سنیئے فقہاء عظام کیا کہتے ہیں:۔

حنفی مذہب کا فتویٰ

وَاعْلَمْ اَنَّ النَّذْرَ الَّذِیْ یَقَعُ لِلْاَمْوَاتِ مِنْ اَکْثَرِ الْعَوَامِ وَمَا یُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّیْتِ وَنَحْوِهَا اِلٰی ضَرَائِحِ الْاَوْلِیَاءِ الْکِرَامِ تَقَرُّبًا اِلَیْهِمْ فَهُوَ بِالْاِجْمَاعِ بَاطِلٌ وَحَرَامٌ (رد المحتار جلد)

یاد رکھیں۔ کہ اکثر عوام جو مردوں کی نذر نیاز دیتے ہیں۔ نقدی سے یا تیل وغیرہ سے یہ نذر نیاز بالاجماع حرام ہے۔ حنفی مذہب کے تمام علماء کے نزدیک باطل ہے۔

نذر لغیر اللہ کے حرام ہونے کی وجہ

حنفی مذہب میں نذر لغیر اللہ حرام ہے اسکے حرام ہونیکی وجہ بھی بتائی گئی ہے

بِوُجُوْهٍ مِنْهَا اَنَّهٗ نَذْرٌ لِمَخْلُوْقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ لِاَنَّهٗ عِبَادَةٌ وَالْعِبَادَةُ لَا یَکُوْنُ لِلْمَخْلُوْقِ وَمِنْهَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَهٗ مَیِّتٌ وَالْمَیِّتُ لَا یَمْلِکُ وَمِنْهَا اَنَّهٗ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاعْتِقَادُهٗ ذٰلِکَ کُفْرٌ (رد المحتار جلد ۲)

نذر نیاز کے حرام ہونے کی وجوہ میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ یہ نذر مخلوق کے لئے ہے۔ اور مخلوق کے لئے نذر جائز نہیں۔ اسلئے کہ نذر عبادت ہے اور عبادت مخلوق کے لئے نہیں ہو سکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری وجہ حرام ہونے کی یہ ہے کہ جس کے لیے نذر کی گئی ہے وہ میت ہے اور میت کچھ اختیار نہیں رکھتی تیسری وجہ حرمت یہ ہے کہ نذر کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ میت نفع و نقصان پہنچا سکتی ہے۔ (یعنی جلب منفعت یا دفع مضرت پر قادر ہے۔) یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے؟

اَمَّا لَوْ نَذَرَ زَیْتًا لِاِیْقَادِ قِنْدِیْلٍ فَوْقَ ضَرِیْحِ الشَّیْخِ اَوْ فِی الْمَنَارَۃِ کَمَا یَفْعَلُ النِّسَآءُ مِنْ نَذْرِ الزَّیْتِ لِسَیِّدِیْ عَبْدِ الْقَادِرِ وَ یُوْقَدُ فِی الْمَنَارَۃِ جِھَۃَ الْمَشْرِقِ فَھُوَ بَاطِلٌ۔

جو لوگ کسی قبر پر نذر نیاز کا تیل چڑھاتے ہیں یا جیسے عورتیں سید عبدالقادر جیلانی رح کے نام کا تیل قطب کی طرف جلاتی ہیں یہ نذر نیاز بھی باطل اور حرام ہے۔ (ردالمختار جلد ۲)

وَ النَّذْرُ لِغَیْرِ اللّٰہِ حَرَامٌ وَ یَحْرُمُ الْمَنْذُوْرُ لِغَیْرِ اللّٰہِ۔

نذر بغیر اللہ حرام ہے۔ اور جو چیز غیراللہ کے نام پر نذر کی جائے وہ بھی حرام ہے۔ (مت کھاؤ)۔ (فتاویٰ عبدالحی)

قرآنی فیصلہ

قرآن میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ (پ ۲ ع ۵)

جو چیز اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر پکاری جائے، وہ حرام ہے۔"

اُھِلَّ۔ اہلال سے ہے۔ اہلال کے معنی ہیں آواز بلند کرنا، مشہور کرنا۔ ہر ماہ جو شیخ جیلانی کے نام کی گیارہویں دی جاتی ہے، کیا پکارا نہیں جاتا پیر کی گیارہویں۔ اور پیر کی گیارہویں مشہور نہیں ہے؟ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیاز پر آواز بھی بلند کی گئی اور اسے شہرت بھی دی گئی۔

نیاز حسینؓ! اس کھانے پر بھی نیاز حسین کہنے سے رفع صوت بھی ہوئی اور شہرت بھی۔

امام جعفرؓ کی نیاز کے کونڈے۔ حضرت عباس کے نام کی حاضری دکھانا، پیر کی نیاز کا بکرا۔ سب نذروں، نیازوں۔ منتوں، چڑھاووں پر اہلال یعنی آواز دپکار ہے۔ شہرت بھی ہے۔ پھر ایسے کھانوں کا کھانا کس طرح جائز ہوا؟ اور قبروں پر جو بزرگوں کے نام نذریں، چڑھتی ہیں۔ ان کے حرام ہونے میں کیا شک رہا؟

حنفی بھائیو! ایسے مولویوں اور پیروں سے بچو۔ جو آپ کو قرآن حدیث اور فقہ کے خلاف گھریلو مذہب کی تعلیم دیتے ہیں۔ شرک اور بدعت کے راستے پر چلاتے ہیں۔

مسئلہ شفاعت کی طرف عود اوپر ہم مسئلہ شفاعت بیان کر رہے تھے۔ اور اس کے متعلق دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ مشرک اور بدعتی کی حضورؐ شفاعت نہیں کرینگے اور نہ خدا ان کی شفاعت کے لئے اجازت ہی دیگا۔ اس سلسلہ میں ہم نے مختصر طور پر شرک اور بدعت کے عقاید و اعمال کی نشاندہی کر دی ہے۔ تاکہ مسلمان بھائی اور بہنیں شرک اور بدعت سے بچ جائیں۔ اور بچ کر رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہو جائیں۔ اب ہم پھر مسئلہ شفاعت کی طرف عود کرتے ہیں۔ آپ کو حضورؐ کی شفاعت کبریٰ کا حال سناتے ہیں۔

شفاعت صرف موحدین کی ہوگی حضرت عوف بن مالکؓ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا ط (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اور شفاعت (حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی) ثابت ہے اس کے لئے جو مرا ایسے حال میں کہ نہ شریک کیا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ شفاعت صرف موحدین[1] کے لئے ہوگی جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی قولی اور مالی عبادت میں کسی غیراللہ کو شریک کیا اس کے لئے ہرگز شفاعت نہیں ہے۔ قرآن اور حدیث میں جب شرک کی تردید اور مذمت آئے تو اس سے مراد صرف مکہ کے مشرک ہی نہ لیا کریں۔ بلکہ ؎

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

یعنی اپنے گریبان میں بھی منہ ڈال کر دیکھا کریں۔ اپنے اذہان و قلوب کے گوشہ گوشہ کو ٹٹولیں۔ اپنی نگاہ وخیال، وہم و گمان اور فکر و مراقبہ کی وسعتوں کا جائزہ لیں۔ ایمان و اعتقاد کی دنیاؤں میں گھومیں پھریں اور بصیرت کی نظر سے دیکھ کر بتائیں کہ کتنے ہزار مسل

---

[1] حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ۔ (بخاری) قیامت کے روز بہرہ مند لوگوں میں ساتھ میری شفاعت کے وہ شخص ہوگا جس نے تہ دل سے کہا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ یعنی قولی، بدنی۔ مالی عبادت کے لائق اللہ کے سوا کوئی نہیں مراد یہ ہے کہ حضورؐ کی شفاعت سے بہرمند صرف اہل توحید ہی ہوں گے۔ شرک کرنیوالوں کو شفاعت سے کوئی بہرہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعزّیٰ ان ظلمت کدوں میں آباد ہیں۔ کتنے ہزار ارباب رب متعال کے ایجنٹ اور کارندے ہیں اور زمین سے تا بہ ثریا کتنے جہان لات ومنات کے بس رہے ہیں ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جاکے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے، نہ ایمان جائے

اگر مشرکین مکہ کے ساتھ خدا کو عداوت ہے تو شرک کیوجہ سے ہے۔ کفر کے باعث ہے اور ان کی خانہ ساز شریعت کے سبب ہے ایسے ہی کلمہ گوؤں میں بھی اگر کفر و شرک کے عقائد و اعمال اور خانگی شریعت کے مسائل پائے جاتے ہیں تو خدا کی دشمنی اور ناراضی انکے لئے بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ـ لیبل کے مسلمان۔ نام کے مسلمان، مردم شماری کے مسلمان، خانہ شماری کے مسلمان اور محض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ایسا مسلمان نہیں دیکھنا چاہتا۔ بلکہ وہ مسلمان کو قرآنی معیار کا مسلمان دیکھنا چاہتا ہے۔ شمع توحید کا پروانہ، کردار وعمل کا مردِ مومن اس کے ہاں قطار و شمار میں ہے۔ پھر اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکے اعمال کے گلہائے رنگا رنگ اللہ کی نظر میں شرفِ قبول پائیں اور آپ کے مقدر کا ستارا شفاعتِ کبریٰ کے آسمان پر طلوع کرے تو اشراک و احداث کے خارزار سے دامن بچاکر چلیں۔ دوئی کا زہر ہلاہل پی کر ایمان کو دوزخ کی موت نہ ماریں۔ جس نظر سے اللہ رب العالمین کو دیکھنے کا حکم ہے۔ اُس نظر سے کسی غیر اللہ کو دیکھ کر مشرک ہو کر نہ مریں۔ جو مقام واحد القہار کے لئے مخصوص ہے، وہ لمحہ بھر کیلئے بھی کسی غیر کو دے کر روح کا مدفن نہ کھو دیں۔

شفاعت کیلئے حد بندی

اس میں کوئی شک نہیں کہ مشرکوں اور بدعتیوں کو چھوڑ کر جناب رحمت للعالمین خاتم النبیین، اکرم الاولین، اکرم الآخرین۔ افضل الخلائق۔ سید البشر امام الانبیاء والمرسلین۔ اوجہ الشفعاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے اذن کے بعد گنہگاروں کی شفاعت فرمائینگے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز مسلمان[۱] روکے جائینگے۔ (یعنی عرصہ محشر میں مارے خوف کے بےبس و حرکت سکتہ کے عالم میں ہونگے۔) پھر کہیں گے۔ کاش ہمارے پروردگار کے حضور کوئی ہماری شفاعت کرتا۔ اور خدا راحت دیتا ہم کو۔ چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آکر عرض کرینگے۔

(۱) صفحہ ۱۱۴ پر ملاحظہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے آدم! آپ باپ ہیں تمام لوگوں کے۔ خدا نے آپ کو اپنے ہاتھ سے (یعنی بلا واسطہ) پیدا کیا اور اپنے بہشت میں رکھا اور اپنے فرشتوں سے سجدہ کرایا اور ہر چیز کے نام سکھائے (اتنے فضائل ہیں آپ کے) پس شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس! تا راحت بخشے ہم کو ہمارے اس (سخت) مقام (محشر) سے! حضرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے۔ لَسْتُ هُنَاكُمْ۔ میرا یہ مقام نہیں ہے اور یاد کریں گے وہ اپنی خطا کو کہ خدا نے ایک درخت کے نزدیک جانے سے منع کیا تھا۔ اور وہ اس کا پھل کھا گئے (اس ایک نافرمانی سے خدا کے سامنے منہ نہ کر سکیں گے) اور کہیں گے۔ تم حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ! پھر مسلمان حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ وہ بھی یہی جواب دیں گے۔ لَسْتُ هُنَاكُمْ مجھے شفاعت کا مرتبہ حاصل نہیں اور یاد کریں گے اپنی خطا کو جو انہوں نے بغیر تحقیق کے (اپنے کافر بیٹے کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے) اللہ سے سوال کیا تھا۔ (جو نہیں کرنا چاہیئے تھا)۔ پھر کہیں گے تم حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔ وہ بھی

يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ روکے جائینگے مسلمان قیامت کے روز۔ غور کریں کہ یہاں مومنوں کا لفظ آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ شفاعت گنہگار مومنوں کی ہوگی مشرکوں اور بدعتیوں کی نہیں ہوگی۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ۔ (پ ۵ ع) اللہ تعالےٰ شرک کرنے والے کو ہرگز ہرگز نہیں بخشے گا۔ اور مسلم کی حدیث میں سُحْقًا سُحْقًا کے الفاظ آتے ہیں یعنی حضورؐ بدعتیوں کو کہیں گے کہ دور ہو جاؤ۔ دور ہو جاؤ"۔ پس مشرک اور بدعتی دونوں راندۂ درگاہ شفاعت ہیں۔

(مندرجہ بالا نوٹ ص۱۱۴ کا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں گے۔ اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاکُمْ۔ میرا یہ مقام نہیں ہے۔ پھر کہیں گے۔ تم حضرت موسٰے علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت موسٰے علیہ السلام کے پاس حاضر ہوکر شفاعت کے لیے عرض کرینگے۔ وہ بھی کہیں گے کہ مجھے شفاعت کا مقام حاصل نہیں۔ تم حضرت عیسٰےؑ علیہ السلام کے پاس پہنچو۔ وہ حضرت عیسٰےؑ کے پاس حاضر ہوکر عرض کریں گے۔ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ۔ حضرت عیسٰےؑ کہیں گے۔ میں شفاعت کا رتبہ نہیں رکھتا۔ لیکن تم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کہ وہ ایک بندہ ہے کہ بخش دی ہیں خدا نے اس کی اگلی پچھلی خطائیں[1]۔ حضرت انورؐ فرماتے ہیں۔

فَیَاْتُوْنِیْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ (پھر) لوگ میرے پاس آئینگے۔ میں اپنے پروردگار کے پاس اس کے گھر (بہشت) میں آنے کا اذن طلب کروں گا۔ (بہشت میں مقامِ[2] محمود پر کھڑا ہونے کی اجازت چاہوں گا)۔ پھر مجھے اللہ

---

[1] تمام انبیاء کے لیے عصمت ثابت ہے۔ رحمتِ عالمؐ کبھی ہر قسم کے گناہ سے پاک اور معصوم ہیں یہاں جو کہا گیا ہے کہ حضورؐ کی اگلی پچھلی خطائیں خدا نے بخش دیں، یہ حضورؐ پر نور کی ذاتِ اقدس و معصوم کے لیے خدائے برتر کی طرف سے بزرگی کا کلمہ ہے، مالک اور بندے کے فرق کا وہ حسین منظر ہے جہاں آقا کی طرف سے بندے کو سندِ غلامی ملتی ہے۔ رب الارباب اپنے غلام پر انتہائی خوشی کے پھول برساتا ہے۔ حفظِ مراتب کے اسی فردوس میں غلامی رضائے خداوندی کے تسنیم کی موجوں میں نہاتی ہے ترکِ اولیٰ کا احرام یہیں کھلتا ہے۔ عبدیت اب ہلال ہوتی ہے۔ ([2] صفحہ ۱۱۴ پر ملاحظہ ہو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حضور آنے کا اذن دیا جائے گا۔ (مجھے بہشت کا بلند درجہ وسیلہ مل جائے گا۔ میں مقامِ محمود میں داخل ہو جاؤنگا) پس میں دیکھوں گا اللہ تعالیٰ کو اور (اس کی ہیبت وجلال کے سبب) سجدہ میں گر جاؤں گا اور خدا جب تک چاہیگا مجھے سجدہ میں پڑا رہنے دیگا۔ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَ قُلْ تُسْمَعْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ وَ سَلْ تُعْطَهْ۔ پھر فرمائے گا اللہ تعالےٰ۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم! اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤ۔ عرض کرو۔ قبول کئے جاؤگے۔ سفارش کرو۔ تمہاری سفارش (ذوالنون خداوندی کے ماتحت) منظور کی جائے گی۔ اور مانگو۔ دیئے جاؤگے! حضورؐ فرماتے ہیں۔ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ پھر میں اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤں گا۔ (اور سفارش سے قبل) فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَآءٍ وَّ تَحْمِیْدٍ یُّعَلِّمُنِیْهِ۔ تعریف کرونگا میں اپنے پروردگار کی' وہ تعریف اور حمد جو سکھائیگا اللہ تعالےٰ مجھ کو (اس وقت)

لہ (حاشیہ صفحہ ۱۱۳) مقامِ محمود مقامِ شفاعت کا نام ہے۔ جب حضورؐ خدا کے اذن سے اس مقام محمود پر کھڑے ہوں گے تو تمام نبیوں اور ساری خلق کی زبان پر حضرت سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد اور ستائش ہو گی، اس لئے اسے مقامِ محمود کہتے ہیں۔ یہ مقام بہشت میں ہے۔ اس مقام کو وسیلہ کہا جاتا ہے۔ صحیح مسلم میں حضورؐ فرماتے ہیں۔ تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہے بہشت میں جو بندگانِ خدا میں سے صرف ایک ہی بندے کے لائق ہے۔ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ۔ اور امید رکھتا ہوں میں کہ ہوں میں وہ بندہ۔ پھر جس نے مانگا (خدا سے) میرے لئے وسیلہ (بہشت کا درجہ' مقامِ محمود' بذریعہ دعائے اذان)، واجب ہوئی اس کے لئے شفاعت میری۔ دعائے اذان میں ہے۔ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ۔ عطا کر محمدؐ کو وسیلہ (بہشت کا بلند درجہ، مقام محمود) یعنی ہم اللہ سے حضورؐ کے لئے وسیلہ (مقامِ محمود) بہشت کا بلند درجہ جہاں آپؐ نے کھڑے ہو کر شفاعت کرنی ہے، مانگتے ہیں۔ خدا ہمیں حضورؐ کی شفاعت نصیب کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف (یعنی شفاعت سے قبل جو تعریف اور حمد میں نے خدا کی کرنی ہے۔ اِس وقت مجھ کو معلوم نہیں۔ اس وقت خدا آپ ہی مجھے وہ کلمات سکھائے گا جن کے ساتھ میں نے اللہ کو شفاعت کے لیئے راضی کرنا ہے) ثُمَّ اَشْفَعُ پھر میں خدا کی خاص حمد کے بعد) شفاعت کرونگا۔ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا۔ پھر میرے لیئے (شفاعت کی) ایک حد[1] مقرر کی جائیگی۔ (یعنی خدا تعالیٰ شفاعت کی حدود متعین کر کے مجھے اذن دیگا) فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ۔ پھر میں (اُس حد کے اندر اندر جو قابل مغفرت ہونگے) ان کو جنت میں داخل کرونگا۔ (بخاری مسلم)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ ط اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ فِيْهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ ط

---

[1] قرآن کی آیت کیسا تھ اس حدیث کی مطابقت ٹھیک ثابت ہوگئی کہ شفاعت کے لیئے حد مقرر کی جائے گی۔ اس حد کے اندر اندر حضور شفاعت فرمائینگے۔ قرآن میں بھی ایسا ہی ہے۔ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ (پ ۲۲ ع ۹) شفاعت اسی کے لیئے ہوگی جس کے لیئے خدا اجازت دے گا جب اجازت دیئے گئے لوگوں کی شفاعت ہوئی تو حد کا تعین ہوگیا۔ خداوندا! ہمیں حضور کی شفاعت نصیب کر۔ ہمیں ماذون فیہ خوش بختوں میں داخل فرما!

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد و آلہٖ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاعتِ سرورِ رسولاں برحق ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت امت کے موحد گنہگاروں کے لئے برحق ہے۔ اور شفاعت کے منکر گمراہ ہیں۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو ان نیک اعمال کی توفیق دے جو ہم کو شفاعت کا اہل بنا دیں۔ شرک، اور بدعت اور دوسرے مانع شفاعت کرتوں سے بچائے اور ہمیں حضرت شفیع المذنبین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب کرے۔ آمین!

شفاعت کے نااہل

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ حشر میں ہمیں ایسے اعمالِ بد کا ذخیرہ ساتھ نہیں لے جانا چاہیئے جسے دیکھ کر خدا بھی دھتکار دے۔ اور حضورؐ بھی سُحقًا سُحقًا۔ دور ہو جاؤ۔ فرما دیں۔ اسی لئے حضورؐ نے فرمایا۔

کہ میں حوض کوثر پر تمہارا میر سامان ہوں گا۔ اور اپنی امت کی کثرت پر تمام امتوں کے درمیان فخر کرونگا (میرے امتیو!) فَلَا تُسَوِّدُوْا وَجْهِيْ۔ تم (خدا کے سامنے) مجھے رسوا نہ کر دینا۔ . . (ابن ماجہ)

یعنی اپنے ذہن، اعتقاد، قول اور فعل میں ہزاروں خداؤں اور ربّوں کی پرستش، میری مکمل شریعت میں صدہا بدعات کی مسئلہ سازی کرکے اور بندگانِ خدا پر ظلم وستم ڈھاکر حشر میں مجھے شرمسار نہ کرنا۔ اور ہاں ہاں ـــ شفاعت کے لئے مجھے وہاں تلاش نہ کرنا۔ کیونکہ تم شفاعت کی اہلیت گنوا دوگے۔ تم شفاعت کی حدیں توڑ دوگے۔ تم اپنے لئے میرا اختیارِ شفاعت رکوا دوگے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ ط لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ ط لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ ط لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ ط لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ ط لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا

أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ ط (بخاری ومسلم)

جناب رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ (نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو کہ آئے قیامت کے روز اس حال میں کہ اس کی گردن پر (خیانت کا) اونٹ بلبلا رہا ہو وہ کہے گا۔ اے اللہ کے رسولؐ! فریاد رسی (شفاعت) کرو میری! (اللہ سے چھڑاؤ مجھ کو)، میں کہونگا۔ نہیں اختیار رکھتا میں تیرے لئے کسی چیز کا۔ (یعنی میں تجھے اللہ سے نہیں چھڑا سکتا)، تحقیق میں نے تجھے (دنیا میں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے احکام پہنچا دیئے تھے۔"

"نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو کہ آئے قیامت کے روز اس حال میں کہ اس کی گردن پر (خیانت کا) گھوڑا ہنہنا رہا ہو۔ وہ کہے گا۔ اے اللہ کے رسولؐ! فریاد رسی (شفاعت) کرو میری! (خدا کی گرفت سے چھڑاؤ مجھ کو) میں کہوں گا۔ نہیں اختیار رکھتا میں تیرے لیے کسی چیز کا (تجھے خدا کی گرفت سے نہیں چھڑا سکتا) تحقیق میں نے تجھے خدا کے احکام پہنچا دیئے تھے۔

"نہ پاؤں میں تم میں کسی کو کہ آئے قیامت کے روز اس حال میں کہ اس کی گردن پر (خیانت کی) بکری ممیا رہی ہو۔ وہ کہے گا۔ اے اللہ کے رسولؐ! فریاد رسی (شفاعت) کرو میری (اللہ کے عذاب سے مجھے بچاؤ) میں کہونگا۔ نہیں اختیار رکھتا میں تیرے لئے کسی چیز کا۔ (میں تجھے اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا) تحقیق میں نے تجھے خدا کے احکام پہنچا دیئے تھے۔

"نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو کہ آئے قیامت کے روز اس حال میں کہ اس کی گردن پر (خیانت کا) بردہ چیخ رہا ہو۔ وہ کہے گا۔ اے اللہ کے رسولؐ! فریاد رسی (شفاعت) کرو میری! (مجھے اللہ کی پکڑ سے چھڑا لو) میں کہونگا۔ نہیں اختیار رکھتا میں تیرے لئے کسی چیز کا (میں تجھے اللہ کی پکڑ سے نہیں چھڑا سکتا) تحقیق میں نے تجھے خدا کے احکام پہنچا دیئے تھے۔

"نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو کہ آئے قیامت کے روز اس حال میں کہ اس کی گردن پر (خیانت کے) کپڑے ملتے ہوں۔ وہ کہیگا اے اللہ کے رسولؐ! فریاد رسی (شفاعت) کرو میری (اللہ کو کہیئے مجھے چھوڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے) میں کہوں گا۔ نہیں اختیار رکھتا میں تیرے لئے کسی چیز کا (تیری شفاعت کی مجھے اجازت نہیں ہے) تحقیق میں نے تجھے خدا کے احکام پہنچا دیئے تھے۔"

نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو کہ آئے قیامت کے روز اس حال میں کہ اس کی گردن پر (خیانت کا) سونا چاندی ہو۔ وہ کہیگا کہ اے اللہ کے رسولؐ! فریاد رسی (شفاعت) کرو میری۔ (مجھے بچالیں)، میں کہوں گا نہیں اختیار رکھتا میں تیرے لئے کسی چیز کا۔ (تجھے نہیں بچا سکتا) تحقیق میں نے تجھے (دنیا میں) خدا کے احکام پہنچا دیئے تھے۔"

میدان محشر کا مفلس

حضرت ابی ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ۔ (صحابہؓ) جانتے ہو تم کہ مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ۔ (حضورؐ) مفلس ہم میں وہ ہے کہ جس کے پاس نہ روپیہ[1] پیسہ ہو۔ نہ اسباب! حضورؐ نے فرمایا۔ (سنو!)

اَلْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّ صِیَامٍ وَّ زَکٰوةٍ وَّ یَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَ قَذَفَ ھٰذَا وَ اَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَ سَفَکَ دَمَ ھٰذَا وَضَرَبَ ھٰذَا فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَ ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ (صحیح مسلم)

---

[1] صحابہؓ نے عرف اہل دنیا کے مطابق جواب دیا۔ کہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ مفلس وہ ہوتا ہے جس کے پاس نہ نقدی ہو نہ جنس وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق مفلس میری امت سے (حقیقت میں) وہ ہے کہ آئے گا قیامت کے روز نماز۔ روزے۔ زکوٰۃ (اور دیگر عبادات کے مقبول ذخیرے) کے ساتھ، اور (یہ نیکوکار) آئے گا (اس حال میں) کہ گالی دی ہوگی کسی کو اور بہتان لگایا ہوگا کسی پر۔ اور کھایا ہوگا مال کسی کا (ناحق)، اور خون کیا ہوگا کسی کا (ناحق) اور مارا ہوگا کسی کو (بلا استحقاق)، پھر مظلوم اس کی نیکیوں سے (بقدر حق)، دیا جائیگا۔ پھر (اور) مظلوم اس کی نیکیوں سے (بقدر حق) دیا جائے گا۔ (یعنی مظلوموں کو ان کے حق کے عوض اس کی نیکیاں دی جائیں گی)، پھر اگر اس کی تمام نیکیاں ختم ہوگئیں۔ اور مظلوموں کے حق ابھی اس پر باقی رہے تو مظلوموں کے گناہ اس پر ڈال کر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

(صحیح مسلم)

حقوق العباد کے گنہگار

پیچھے آپ پڑھ آئے ہیں کہ مشرکوں اور بدعتیوں کے لئے شفاعت نہیں ہے۔ اور اوپر کی حدیثوں میں یہ بات بھی واضح ہوگئی ہے کہ حقوق العباد کے گنہگار بھی شفاعت سے محروم رہینگے۔ شرک اور بدعت کے عقاید و اعمال پر پیچھے ہم مختصر طور پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ انہیں پڑھ کر آپ آج ہی توبہ کریں۔ اور فوراً ترک کرکے موحد اہلسنت بن جائیں۔ کوئی عقیدہ اور عمل قرآن اور حدیث کی دلیل کے بغیر قبول نہ کریں اور بندگانِ خدا پر ظلم وستم نہ کریں۔ انہیں ہاتھ اور زبان سے ایذائیں نہ دیں۔ ان کی جان، مال، عزت کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائیں۔ ان کے حق نہ ماریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق العباد کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

ریاکاری کا شرک

شفاعت اور نجات کے لیئے ہر قسم کے شرک سے بچنا ضروری ہے۔ خواہ شرک جلی ہو خواہ خفی۔ یاد رکھیں کہ عبادات اور نیک اعمال کو ریاء و نمود سے پاک رکھیں۔ اگر خدا کے سوا اوروں کو دکھانے سنانے کی نیت سے کوئی عبادت کی۔ کوئی نیک کام کیا تو اس کا کوئی اجر اور ثواب نہیں ملے گا۔ قیامت کو خدا کہے گا۔ جن کو دکھانے، سنانے کیلیے تو نے نماز پڑھی تھی، زکوٰۃ دی تھی۔ حج کیا تھا۔ روزہ رکھا تھا۔ خیرات و صدقات کیئے تھے۔ درس دیئے وعظ سناتے اور جمعے پڑھاتے تھے۔ جاؤ آج ان سے اجر اور ثواب کا مطالبہ کرو۔ انہیں سے مزدوری مانگو۔ میرے نزدیک تمہاری عبادت برباد، صدقات و خیرات غارت۔ اور نیکیاں ناپید ہیں۔ عبادت جبکہ صرف میرا ہی حق تھا۔ مجھے ہی دکھانا سنانا تھا تو پھر تم نے دکھانے سنانے میں ریا سے کام لے کر کیوں دوسروں کو شریک کیا۔

شرک اصغر

محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّیَاءُ (احمد)

مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف (اے امت) چھوٹے شرک کا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ حضورؐ! چھوٹا شرک کیا ہے؟ فرمایا۔ وہ ریاء ہے۔"

امام بیہقیؒ شعب الایمان میں حضورؐ کے یہ الفاظ بھی لاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُولُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً أَوْ خَيْرًا۔

جس دن خدا تعالیٰ بندوں کو ان کے اعمال کی جزا دیگا۔ ریاکاروں کو کہے گا۔ جاؤ ان لوگوں کی طرف ،جن کو دکھانے کے لئے تم کرتے تھے عمل دنیا میں۔ دیکھو آیا پاتے ہو انکے ہاں جزا یا بھلائی؟

قارئینِ کرام! عقیدۂ توحید پر جم کر سنت کیمطابق عمل کرنے آپکو مبارک ہوں۔ لیکن اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ نیت میں ریا و سمعہ نہ ہو۔ خلق کو دکھانے اور ان کے نزدیک طلبِ جاہ و منزلت کی غرض نہ ہو۔ ہر عمل میں اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو۔ اللہ ہی کی رضا ، اسی کو ہی دکھانے اور اسی سے ہی اجر پانے کی نیت سے ہر عمل کریں تاکہ بارآور ہو۔ خداوندا! تو ہمیں اپنی پسند کا ایمان عطا فرما۔ اپنی مرضی کا مسلمان بنا اور ایسے خلوص بھرے عملوں کی توفیق دے جن سے تو خوش ہو جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ کا بیان

مشائخِ نفس اور دیناری علماء نے سادہ لوحانِ امت کو یہ مسئلہ بتایا ہوا ہے کہ خدا کا قرب پانے کے لئے کسی بزرگ کی ذات کو وسیلہ پکڑنا ضروری ہے۔ شخصی توسل کے بغیر مشکلکشائی، حاجت براری، اجابتِ دعا، قبولِ عبادت اور خدا رسی ناممکن ہے۔ اس پر قرآنی آیت کا ایک حصہ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔ پڑھ کر سند لائی جاتی ہے۔ پھر حکم ہوتا ہے۔ کسی بزرگ کی بیعت کرو۔ پیر پکڑو۔ اس کی ذات تمہارے اور خدا کے درمیان قرب کا وسیلہ ہوگی۔ پیری، مریدی کی "دکانوں" مقبروں، روضوں اور درگاہوں کے "ریستورانوں" کا یہی آیت "سائن بورڈ" ہے۔ "کماؤ تصوف" کی منڈی کی رونق "مشائخ لمیٹڈ" کی پرائس لسٹ (PRICE LIST) اور "بزرگوں" کا ذریعہ معاش ہے۔ اس آیت کی بدولت "بزرگی" نے بڑی ترقی کی ہے۔ متوسلین کے گاڑھے پسینے کی کمائی سے زمینیں، مربعے بڑی بڑی جائیدادیں اور مال و دولت کی فراوانی پائی ہے۔

صحابہؓ وسیلہ نہ بنے ہم حیران ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس آیت کی رو سے کیوں خود کو وسیلہ نہ بنایا؟ کیوں پیری مریدی نہ کی؟ ان میں سے کوئی بھی "صاحبزادہ" "مجاور" "گدی نشین" نہ ہوا۔ کسی نے بھی کسی بزرگ کے مزار پر عرس نہیں کیا۔ کسی کا نام یا لقب غوث، قطب، قلندر، پیرانِ پیر، دستگیر، مشکلکشا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داتا سننے میں نہیں آیا۔ آخر وجہ؟ ؎

آتشکدہ ہے سینہ مرا رازِ نہاں سے
اے وائے اگر معرضِ اظہار میں آوے

رحمتِ عالم کے وسیلہ کا مفہوم

بندے نہیں جانتے کہ خدا کن باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کن باتوں سے ناراض۔ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے؟ حق کیا بات ہے، اور باطل کیا۔ ہدایت اور ضلالت، رشد اور غیّ میں کیا فرق ہے۔ کون سے کام جہنم میں لے جانے والے ہیں اور کونسے کام بہشت میں پہنچانیوالے ہیں۔ خدا کو کس طرح پہچان سکتے ہیں۔ اسکی صفات کیا کیا ہیں۔ اس کو کیسے پکارنا چاہیئے۔ اس کو ایک ماننے کا کیا مطلب ہے۔ شرک کیا چیز ہے۔ اس کا قرب کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ اسکی دوستی اور ولایت کا کیا طریقہ ہے۔ امر کیا ہے۔ نہی کیا ہے۔

جب بندے ان باتوں کو نہیں جانتے اور نہ جان سکتے ہیں، تو خدا تعالےٰ ان ہی بندوں میں سے ایک بندے کو ان باتوں کی پیغام رسانی کے لیے چن لیتا ہے۔ اس کو اپنا رسول بنا لیتا ہے اس رسول پر وحی نازل کرتا ہے، اپنے احکام اتارتا ہے۔ پھر وہ رسول احکامِ خداوندی بندگانِ خدا کو پہنچاتا ہے۔ جیسے قرآنِ مجید جو خدا

؎ وجہ یہی ہے کہ وہ خدا کے نیک بندے "دکاندار" نہ تھے۔ درویشی کے تاجر نہ تھے۔ وہ شب و روز سنت کے مطابق عمل کرتے تھے۔ اور ان اعمال کو وسیلہ قربت و نجات جانتے تھے۔ اور یہاں "دکانداری" بلکہ "ٹھیکیداری" ہے۔ وسیلے خدا کی "ایجنسیاں" ہیں۔ یہاں سے "کشتِ پیر" "مال" ملتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اوامر و نواہی کا مجموعہ ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور حضورؐ نے اسے لوگوں کو پہنچا دیا۔ پس حضرت انورؐ کی ذات خدا اور اس کے بندوں کے درمیان خدا کے امر و نہی کی تبلیغ کا وسیلہ ہوئی۔ اس وسیلہ کو رسالت کہتے ہیں۔ جو کوئی حضورؐ کو احکامِ الٰہی کے پہنچانے کا وسیلہ نہ مانے وہ کافر ہے۔ منکرِ رسالت ہے۔

قربِ خداوندی کا وسیلہ

خدا نے اپنے احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائے اور حضورؐ نے ان پر عمل کرکے لوگوں کو بتا دیا کہ خدا رسی کا یہ طریقہ ہے۔ یعنی خدا کے حکموں پر اس طرح عمل کرو۔ جب میرے طریقے پر (جو خدا کا ہی بتایا ہوا ہے) عمل کروگے تو خدا کا قرب پالوگے۔ خدا کے دوست بن جاؤگے۔ وہ تم پر راضی ہو جائیگا۔ تمہیں اپنے انعامات سے نوازے گا۔ اور تمہاری نجات ہو جائیگی۔

اس سے ثابت ہوا۔ کہ خدا کا قرب پانے کا وسیلہ متابعتِ رسولؐ ہے۔ حضورؐ کا اتباع اور فرمان برداری ہے۔ حدیث اور سنت پر عمل کرنا ہے۔ انہیں معنوں میں خدا نے فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (پ ۶ ع ۱۰)

ل اس آیت میں جہاں خدا نے یہ فرمایا ہے کہ اس کے تقرب کا وسیلہ تلاش کرو، وہاں ایک بڑا وسیلہ بھی بتا دیا کہ اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم نجات پاجاؤ۔ دیکھ لیا وسیلہ عمل صالح ہی ہوا نا۔ اگر میدانِ جنگ میں لڑنا ہے تو جہاد بڑا بھاری عمل ہے اور عمل ہوکر وسیلہ قربِ الٰہی ہوا۔ اور اگر مجاہدہ اور ریاضت ہو تو بھی عمل ہوا۔ اور عمل ہوکر وسیلہ ہوا۔ شخصیت پرستی کو وسیلہ قرار دینے والے ساری آیت نہیں پڑھتے۔ صرف وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ہی ان کا وردِ زبان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور اس تک (پہنچنے) کے ذریعے کی جستجو
کرتے رہو اور اسکے راستے پر جان لڑا دو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

اس آیت میں پہلے خدا نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ جب تک اللہ سے نہ ڈرا جائے اسوقت تک آدمی عمل نہیں کرتا۔ خدا کا خوف ہی عمل پر آمادہ کرتا ہے۔ امتثالِ اوامر اور اجتنابِ نواہی کا سارا دار ومدار خشیتِ ایزدی پر ہے۔ اسلئے پہلے خدا نے اپنی احکم الحاکمینی سے ڈرایا ہے۔ واحد القہار نے اپنی ہیبت سے لرزایا ہے۔ اتقوا اللہ اللہ سے ڈرو!

جب بندہ اللہ سے ڈرتا ہے تو پھر اس کے حکموں پر چلتا ہے۔ خدا کی خوشی کے کام کرتا اور اس کی ناراضی اور غضب کے کاموں سے بچتا ہے۔ ڈر کے بعد انسان تعمیل کے لئے مستعد ہو جاتا ہے۔ خدا نے اپنے خوف سے بندوں کو ڈرا کر پھر فرمایا۔

وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔ اور خدا تک رسائی حاصل کرنے کیلئے وسیلے، ذریعے کی جستجو کرو۔ یعنی اللہ احکم الحاکمین کے قانون پر عمل کرو۔ اسکے احکام بجالاؤ۔ جوں جوں زیادہ مستعدی زیادہ کوشش اور زیادہ خضوع وخشوع سے خدا کے حکموں کو عملی جامہ پہناؤ گے، توں توں زیادہ خدا کا قرب پاؤ گے۔ تو اس آیت میں وسیلہ کے معنی عمل کے ہیں۔ یعنی اعمالِ صالح کے وسیلے خدا کا قرب حاصل کرو۔

چونکہ قرآنِ مجید میں احکام ہیں۔ ان احکام پر عمل کرنیکا طریقہ مذکور نہیں ہے۔ اسلئے قرآن نے فرما دیا۔ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ (پ ۲۸ ع ۴) اور جو احکامِ خداوندی پر عمل کرنے کا طریقہ دے تم کو رسولؐ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس پکڑ لو اس کو، یعنی قرآن پر طریقۂ رسولؐ کے مطابق عمل کرو۔ چنانچہ احکامِ الٰہی پر عمل کرنے کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو بتایا ہے۔ اس کو اتباعِ رسولؐ کہتے ہیں تو یہ اتباعِ رسول، عمل بالسنۃ، خدا رسی کا وسیلہ ہوا۔ قربِ خداوندی کا ذریعہ ٹھہرا۔

وسیلہ اتباع رسولؐ ہے

تمام صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، محدثینؒ، فقہاءؒ اور اولیاءؒ اللہ کا اس بات پر اجماع ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے بغیر کوئی شخص خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ کوئی خدا رسیدہ نہیں بن سکتا۔ خدا کے دوستوں میں شمار نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ حضورؐ کی اطاعت امت پر فرض ہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی آپکے اتباع سے کسی کو مفر نہیں۔ اولیاءؒ اللہ اسی وقت تک اولیاءؒ اللہ ہیں جب تک اطاعتِ رسولؐ کا جوا ان کی گردن پر ہے۔ جونہی یہ جوا گردن سے اترا، ولایت کا نام ونشان نہ رہا۔ مقربین اسی ساعت تک قربِ الٰہی کے نورانی خلعت سے سرفراز ہیں جب تک اسوۂ رسولؐ کی روشنی میں گام فرسا ہیں۔ جب بھی اس روشنی سے بے نیاز ہوتے، قرب کا نورانی لباس چھن گیا اور وہ صاف عریاں ہوکر رہ گئے۔ ولایت اور قرب الٰہی تو دور کی چیزیں ہیں، ہم کسی شخص کو نیک آدمی نہیں کہہ سکتے، جب تک وہ اپنی نیکی پر سنتِ حضرت خیرالوریٰؐ کو شاہد نہ لائے پس آپ اچھی طرح یاد رکھیں کہ آیت مذکور میں جو خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ کے قرب کے لئے وسیلہ تلاش کرو۔ یہ وسیلہ اتباعِ رسولؐ ہی ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔ اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تم کو خدا کا قرب حاصل ہوگا۔ اس کی تائید میں اور آیت ملاحظہ فرمائیں:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (پ ۳ ع ۱۲)

کہہ (اے پیغمبرؐ ان لوگوں کو) اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو پیروی کرو میری۔ چاہے گا اللہ تم کو، اور بخش دیگا گناہ تمہارے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"

کسی کو چاہنا۔ اس سے محبت کرنا ہے۔ خدا نے فرمایا اگر تم اللہ کو چاہتے ہو۔ اس سے دوستی اور محبت رکھتے ہو۔ یعنی اس کو اپنا دوست بنانا چاہتے ہو تو اس کا طریقہ تم نہیں جانتے۔ نہ تمہارے مقرر کردہ کسی طریقے سے میں تمہارا دوست بن سکتا ہوں۔ سنو! میں ہی تمہیں اپنی دوستی اور اپنے قرب کا راستہ دکھاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ تم میرے سچے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ جب تم ان کی پیروی۔ تابعداری اور اتباع کروگے تم میں تم کو چاہونگا تم سے محبت کرونگا۔ تمہیں اپنا دوست بنالوں گا۔ تم کو اپنا قرب عطا کروں گا۔ قارئین کرام غور فرمائیں کہ اس آیت میں خدا نے صاف فرما دیا ہے کہ اللہ کی دوستی۔ اس کی محبت اور اس کے قرب کا ذریعہ، واسطہ اور وسیلہ صرف اتباعِ رسولؐ ہی ہے۔

پھر فرمایا کہ جب تم اتباع رسولؐ کروگے، حضورؐ کی پیروی کروگے تو اللہ تعالیٰ تم کو اپنا دوست اور مقرب بنا لیگا۔ پھر جب تم اللہ کے دوست اور مقرب ہوجاؤ گے تو خدا تمہارے پچھلے تمام گناہ معاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیگا۔ کیونکہ جب کوئی کسی کو دوست بناتا ہے۔ اس سے محبت کرتا ہے تو اس کی لغزشیں معاف کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے بڑھ کر نہ کوئی دوست ہو سکتا ہے نہ خیر خواہ، نہ محبت کرنیوالا۔ پھر جب خدا تعالےٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنیوالے کو اپنا دوست بنا لیا۔ تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کو دوست بنا کر اس سے محبت کرتے ہوئے اس کی خطائیں معاف نہ کرے۔ یقیناً اپنے دوست اور ولی کے گناہ معاف کر دیتا ہے کہ وہ غفور اور رحیم ہے۔ اپنے دوستوں کو معاف کرنیوالا مہربان ہے۔ اس ساری آیت میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے جو اس آیہ کی روحِ رواں ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ صرف اتباعِ رسولؐ کی شرط پر کسی کو دوست، نبی اور مقرب بناتا ہے۔ اسکے قرب، ولایت، اور دوستی کا وسیلہ صرف اطاعتِ رسولؐ ہی ہے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ (پ۵ع۸)

جو اطاعت کرتا ہے رسول کی، پس تحقیق حکم مانا اس نے اللہ کا۔ اور جو کوئی پھر جائے (اطاعتِ رسول سے) پس نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو ان پر پاسبان (بنا کر)

یاد رکھیں! کہ اصل مطاع صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جسکا حکم ماننا نبیوں اور امتیوں پر فرض ہے۔ لیکن خدا کے حکم پر عمل کرنا خدا کی وحی سے رسولؐ سکھاتا ہے۔ پھر جو شخص رسولؐ کی پیروی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔ وہ دراصل خدا کے حکم پر عمل کرتا ہے۔ کیونکہ رسولؐ کا فعل خدا کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ آیۃ مذکورہ میں خدا فرماتا ہے کہ اطاعت رسولؐ میں خدا کی حکم براری ہے۔ یعنی جو شخص یہ چاہے کہ خدا کا حکم بجا لائے وہ رسولؐ کی پیروی کرے۔ رسولؐ کی پیروی کرنے والے کے سر سے خدا کے حکم کی تعمیل کا بوجھ اُتر گیا۔

یہ ظاہر ہے کہ خدا اس کو ہی اپنا دوست، ولی اور مقرب بناتا ہے جو اس کا حکم بجا لاتا ہے اور اس کا حکم وہ بجا لاتا ہے جو پیرویٔ رسولؐ کرتا ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور پیروی کرنا خدا کے قرب اور اس کی ولایت کا وسیلہ ثابت ہوا حدیث پر خلوص سے عمل کرنے والے اولیاء اللہ ہیں۔ سنت پر جان دینے والے خدا کے مقرب ہیں۔

آیۃ مذکور میں آگے ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَنْ تَوَلّٰی۔ اور جو کوئی پھر جائے۔ یعنی اطاعت اور اتباعِ رسولؐ سے پھر جائے۔ خدا کا حکم بجا لانے میں پیرویٔ رسولؐ سے بے نیاز ہو جائے۔ فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا۔ اے رسولؐ! ہم نے تجھ کو ایسے لوگوں پر پاسبان بناکر نہیں بھیجا۔ یعنی اگر وہ تیری پیروی سے منہ موڑنے کے باعث دوزخ گئے تو تجھے ان سے متعلق کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ کیونکہ تیرا فرض سنا دینا اور سمجھا دینا تھا۔ معلوم ہوا کہ رسولؐ خدا کی پیروی کے ذریعے خدا کا حکم نہ ماننے والا دوزخ میں جائے گا۔

رسولوں کی تابعداری

قیامت کے روز وہ لوگ جنہوں نے رسولوں کی تابعداری نہیں کی، کفِ افسوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں گے۔ ان کے لئے کوئی سفارش، کوئی شفاعت اور کوئی وسیلہ کارگر نہیں ہوگا۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

وَ اَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ط (پ ۱۳ ع ۱۹)

اور (اے پیغمبرؐ) ڈرا لوگوں کو اس دن سے کہ آئے گا ان پر عذاب، پھر کہیں گے وہ لوگ جو ظلم کرتے تھے۔ اے ہمارے پروردگار، ہم کو تھوڑی سی مدت کی مہلت دے کہ قبول کریں ہم تیرا فرمانا، اور تابعداری کریں ہم پیغمبروں کی"

دنیا میں جن لوگوں نے خدا کا کہا نہیں مانا اور پیغمبروں کی تابعداری نہیں کی۔ وہ قیامت کے روز عذاب دیکھ کر، دوزخ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے سامنے خدا سے عرض کریں گے۔ پروردگارا! ہمیں ایک بار پھر دنیا میں بھیج۔ اب ہم تیرا فرمان قبول کرینگے۔ اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری بجا لائینگے۔

غور کریں کہ قیامت کو واویلا کرنے والے، دوزخ میں جانے والے کس جرم میں سزا پائینگے؟ اسی جرم میں کہ خدا کا حکم نہیں مانا اور پیغمبروں کی تابعداری نہیں کی۔ اس سے ایک بات تو یہ ثابت ہوئی کہ دین عبارت ہے خدا کے حکم یعنی قرآن اور پیغمبر کی تابعداری یعنی حدیث سے! نُجِبْ دَعْوَتَكَ۔ سے خدا کا حکم، خدا کی وحی یعنی قرآن مجید اور نَتَّبِعِ الرُّسُلَ سے اطاعت رسولؐ یعنی حدیث اور سنت ہی تو مراد ہے۔ لیجئے قرآن کی نص صریح سے ثابت ہو گیا کہ دین نام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن اور حدیث کا ! کتاب اور سنت کا ! یہاں سے فرقہ بندی کا خاتمہ ہوگیا اور مذہبی گروہ بندیاں مٹ گئیں۔

مشرکین کا توسّل

جنہوں نے دنیا میں خدا کی دعوت (وحی) اور پیغمبرؐ کی تابعداری سے منہ موڑا۔ آیت میں ان کو ظالم کہا گیا ہے۔ یہ ظالم (خواہ کسی امت کے ہوں) اگر خدا کا کہا رسولوں کی تابعداری کے ذریعے مانتے، رسولوں کی سنت پر چل کر عملِ صالح کرتے تو نجات پا جاتے۔ ثابت ہوا کہ وسیلہ نیک اعمال ہی ہیں جو سنت کے مطابق کئے جائیں۔ پھر سنیں نَتَّبِعِ الرُّسُلَ کے الفاظ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہی قربِ خداوندی اور نجات اُخروی کا وسیلہ ہے۔ پھر آیت وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (اللہ کے تقرب کا وسیلہ اختیار کرو) سے مراد اعمالِ صالح بہ اتباع رسولؐ ہی ہے اور کچھ نہیں۔ جو لوگ اس سے شخصی وسیلے مراد لیتے ہیں، یعنی محض کسی ذات کو خدا کے آگے پیش کرکے اس کا قرب، ولایت یا حاجت روائی چاہتے ہیں۔ ان کے پاس اس بارے میں کتاب وسنت سے کوئی دلیل نہیں ہے۔ وہ شریعت کے مقابلہ میں سینہ زوری کرتے ہیں۔ اور توسّل بالاشخاص کے عقیدے سے لوگوں میں گمراہی پھیلاتے ہیں۔ شخصی توسل کا عقیدہ مشرکین مکہ کا تھا جو کہتے تھے۔ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط (پ۲۳ ع۱۵) ہم تو اِن (خدا کے مقرب پیاروں) کی عبادت (نذر نیاز کی صورت میں) صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خدا کا مقرب بنا دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اپنے نیک اعمال کے توسل کی بجائے وہ بزرگوں کی ذات کا وسیلہ اللہ کے آگے پیش کر کے اس کا قرب اور حاجت روائی چاہتے تھے مسلمان بھائیو! آپ ایسے مشرکانہ توسل کا عقیدہ ترک کر دو۔ اور عمل کی فکر کرو ۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی :
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

توسّل بالاشخاص کی ممانعت

شخصی توسل کی قرآن میں سخت ممانعت آئی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝ (پ ۱۵ ع ۶)

(اے پیغمبرؐ!) ان لوگوں سے، کہو کہ خدا کے سوا جن لوگوں کو تم (مصائب میں حاجت روا) سمجھتے ہو، ان کو پکار دیکھو پس نہ تو وہ تم سے تکلیف دور کرنیکا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اس کو بدل ڈالنے کا۔ یہ لوگ جن کو مشرکین (حاجت روا سمجھ کر) پکارتے ہیں، ان میں سے جو دوسروں کی نسبت مقرب ہیں وہ (بھی) اپنے پروردگار کی طرف (زیادہ قرب حاصل کرنے کا) وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔ اور اس کی رحمت کی امید رکھتے

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں (اور) بیشک تیرے
رب کا عذاب ڈرنے کے لائق ہے۔"

اس آیت نے توسل بالاشخاص کے عقیدے کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا ہے۔ خدا کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ مصائب و حوائج میں اللہ کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو، انہیں بلا دیکھو۔ پکارو۔ سنو! ان میں سے کوئی بھی تمہاری مصیبت دور نہیں کر سکتا۔ اور نہ وہ مصیبت کو بدل سکتا ہے۔ کوئی جن، فرشتہ، نبی، ولی، شہید، تمہارا دستگیر ہے نہ حاجت روا مشکلکشا ہے نہ دافع بلا۔ یاد رکھو۔ لاچاریوں بیقراریوں۔ دکھوں، مصیبتوں، بیماریوں میں تم جن خدا کے پیاروں اور مقربوں کو خدا کی جناب میں وسیلہ مشکلکشائی بناتے ہو۔ ان کی ذات کی طفیل، ذریعے اور وسیلے خدا سے مرادیں مانگتے ہو۔ تمہارا ایسا کرنا سراسر نادانی اور جہالت ہے۔ تمہارے ان ذریعوں اور وسیلوں میں جو بہت خدا کے مقرب ہیں۔ ان کا اپنا یہ حال ہے کہ وہ اپنے پروردگار کیطرف آپ وسیلہ ڈھونڈتے ہیں عبادت کرنے سے۔ یعنی جو خود عبادت اور بندگی کے وسیلے خدا کا قرب تلاش کرتے ہیں، ان کی ذات کس طرح تمہارا وسیلہ بن سکتی ہے؟ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ اور وہ آپ خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ۔ اور خدا کے عذاب سے ڈرتے، کانپتے، لرزتے ہیں۔ نادانو! پھر تم خدا کے ایسے عاجز، ضعیف، کمزور، خائف، لرزاں، ترساں، بندوں کو۔ اسکے خوف سے تھرتھر کانپنے والے غلاموں کو، اس کے جلال و جبروت کے حضور وسیلہ بناتے ہو۔ ان کی شخصیتوں کے اثر سے خدا سے حاجت روائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہو؟

نادانو! سنو! تمام انبیاءؑ نے عبادت کے وسیلے قرب پایا۔ ساری عمریں ان کی اللہ کے حضور عاجزی کرتے، روتے، گڑگڑاتے۔ سجدے کرتے اور دعائیں مانگتے گزر گئیں۔ وہ بندگی کے وسیلے مقرب بنے۔ اولیاء اللہ بھی انبیاء کے نقشِ قدم پر چل کر عبادت کی سیڑھی سے خدا کے نزدیک پہنچے۔ فرشتوں اور جنوں نے بھی اللہ کے خوف سے کانپتے لرزتے، سجدوں میں تسبیحوں کے نالے بلند کرتے اس کی نزدیکی چاہی۔ تم بھی خدا کو راضی کرنے، اس کی جناب سے حاجتیں مانگنے، اسکا قرب چاہنے کیلئے وہی کام کرو جو نبیوں، ولیوں، بزرگوں، فرشتوں اور نیک جنوں نے کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ۔ مسنون اعمال کے توسّل سے قرب و ولایت کی بلندیوں پر پہنچو!

بس تمہارے اعمال تمہیں خدا تک پہنچا سکتے ہیں۔ زکوٰۃ کے حسن، صدقات کی رونق، روزوں کی بہار، حج کی سعی، نماز کا خشوع، تہجد کے نالے، دعاؤں کے نغمے، اخلاق کے چراغ، حقوق العباد کے لمعات .... یہ ہیں اعمال جن کی روشنی میں ۔ دوست نقاب الٹتا ہے اور اپنے حضور قرب بخشتا ہے۔

توسّل بالاعمال آپ پڑھ چکے ہیں کہ رحمت للعالمین صلی اللہ

لہ کئی مولوی حضرات کہتے ہیں کہ یہ آیتیں بتوں کے متعلق ہیں۔ گزارش ہے کہ کیا پتھر کے بت بھی اللہ کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے ڈرتے کانپتے ہیں؟ افسوس! برہمنیت اپنا بت بچانے جاتی ہے، اور آیتوں کی زد میں لات ومنات کو کھڑا کرتی ہے۔ یدعون من دون اللہ کی زد خود پر نہیں پڑنے دیتی۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم کا اتباع یعنی اعمال صالح ہی خدا کے قرب کا وسیلہ ہو سکتے ہیں۔ اس کے استدلال میں ہم ایک حدیث بیان کرتے ہیں "تاکہ آپ توسل کا صحیح مفہوم خوب اچھی طرح جان لیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (بذریعہ وحی) فرماتے ہیں کہ پہلے زمانے میں تین شخص کہیں سفر میں جا رہے تھے۔ رات کے وقت بارش کا زور ہو گیا۔ ان تینوں مسلمانوں نے ایک پہاڑ کی غار میں پناہ لے لی۔ اتنے میں پہاڑ کی چوٹی سے ایک چٹان جو لڑھکی تو بالکل غار کے منہ کے آگے آکر رک گئی۔ (راستہ بالکل بند ہو گیا) اب ان کے لئے سوائے خدا کے کوئی نجات کا ذریعہ نہ تھا۔ اس نازک حالت میں انہوں نے آپس میں کہا کہ ہمارے لئے اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ ہم اپنے سچے اور پُرخلوص اعمال خدا کے سامنے پیش کر کے دعا کریں کہ وہ ہم کو نجات دے۔ لیکن وہ اعمال اس قابل ہوں کہ ان کو وسیلہ بنایا جا سکے۔ سب نے اس رائے سے اتفاق کیا اور باری باری دعا کی۔

پہلے شخص کی دعا

اللہ! تو جانتا ہے کہ میرا ذریعہ معاش بکریوں پر تھا۔ بکریاں چرا کر انکے دودھ سے بال بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ میرے والدین بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ میں (تیری رضا کے لئے) جب تک ان کو دودھ نہ پلا لیتا تھا کسی اور کو گھر میں نہیں پلاتا تھا۔ ایک روز درختوں کے پتے لے کر میں گھر دیر سے آیا تو میرے ماں باپ سو چکے تھے۔ میں نے دودھ دوہا اور حسب دستور بغیر گھر کے کسی فرد کو پلائے ماں باپ کی خدمت میں دودھ لے کر حاضر ہوا۔ وہ سو رہے تھے۔ ادب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب ان کو جگانا مناسب نہ جانا۔ اور دودھ کا پیالہ ہاتھ میں پکڑے کھڑا رہا۔ حتےٰ کہ صبح ہوگئی۔ بچے مارے بھوک کے بلبلاتے رہے۔ لیکن میں نے کچھ پروا نہ کی۔ کسی کو دودھ نہ پلایا۔ اور نہ خود پیا۔ والدین نے بیدار ہوکر جب پی لیا، تب دوسروں کو دیا۔ اے اللہ (عالم الغیب) اگر یہ کام میں نے صرف تیری خوشی کے لئے کیا تھا تو آج اس چٹان کو دور کر دے۔ وہ چٹان فوراً اتنی ہٹ گئی کہ نکلنے کا راستہ پورا نہ ہوا۔

دوسرے شخص کی دعا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے اپنے چچا کی لڑکی سے محبت ہوگئی تھی اور محبت از حد بڑھ گئی تھی۔ ہر چند میں نے اسے حاصل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ میرے قابو میں نہ آئی۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ سخت قحط پڑ گیا۔ وہ بہت مجبوری کی حالت میں (بھوک کی ماری) میرے پاس آگئی۔ میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ میری خواہش پوری کر دے۔ وہ رضامند ہوگئی اور اس نے خود کو میرے تصرف میں دے دیا۔ جب میں ہر طرح اس پر قابو پاچکا اور منہ کالا کرنے کیلئے تیار ہوگیا تو وہ بولی۔ (آہ!) میں تیرے لئے اس مُہر کا توڑنا کیسے حلال کردوں؟ (ڈر اللہ سے!) ان الفاظ سے متأثر ہوکر باوجود بہت محبت کے میں نے اس گناہ سے کنارا کرلیا اور جو روپے اسکو دیئے تھے، (للہ) چھوڑ دیئے۔ اے اللہ! اگر صرف تیری رضا کے لئے میں اس گناہ سے دست کش ہوا تھا تو اس چٹان کو ہم سے دور کر دے وہ چٹان فی الفور اتنی ہٹ گئی کہ ابھی راستہ نکلنے کے قابل نہ ہوا۔

تیسرے شخص کی دعا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ایک دفعہ میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزدوروں سے کچھ کام لیا تھا۔ میں نے سب کو مزدوری دیدی۔ لیکن ایک مزدور بغیر اپنا حق لئے چلا گیا۔ اس کی مزدوری سے غلّہ لے کر میں نے کھیت میں بو دیا۔ جو پیداوار ہوئی اس سے پھر کھیتی کرائی۔ یہاں تک کہ اس کی آمدن سے میں نے (کچھ عرصہ کے بعد) گائے بیل اونٹ، بھیڑ، بکریاں اور خدام خرید لئے۔ مدت مدید کے بعد وہ شخص آگیا اور کہنے لگا کہ بھائی میری مزدوری (جو رہ گئی تھی) دیدو۔ میں نے (اشارہ کرکے) کہا کہ یہ جانور اور خدام وغیرہ سب تمہارے ہی ہیں۔ لے جائیے! اس نے کہا۔ بندۂ خدا! مجھ سے کیوں مذاق کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ مذاق نہیں کر رہا ہوں، در اصل یہ سب مال تمہارا ہی ہے۔ (میں نے تمہاری مزدوری سے اسطرح بڑھایا ہے) پھر وہ شخص سب مال لے گیا۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا جوئی کے لئے کیا تھا تو آج ہم سے یہ چٹان دور کر دے۔ وہ چٹان بالکل ہٹ گئی اور یہ تینوں شخص نکل کر چل دیئے۔" (ترغیب و ترہیب)

دعا کے توسّل سے نجات

حدیث شریف میں حضورؐ نے فرمایا ہے۔ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (حصن حصین)۔ دعا تو عبادت ہی ہے۔ متذکرۃ الصدر تینوں شخصوں نے دعا کی اور دعا میں اپنے گزشتہ نیک اعمال کو (جو بالکل خلوص اور خشیت سے لبریز تھے) وسیلہ بنایا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ان کو "موت" کے منہ سے چھڑا لیا۔ "قبر" سے باہر نکال کھڑا کر دیا! بڑی مصیبت سے نجات دیدی!

توسّل بردار دعائیں

آپ نے غور فرمایا کہ یہاں عمل ہی وسیلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنے۔ ان موحدوں نے کوئی شخصی وسیلہ خدا کے آگے پیش نہ کیا۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ صرف خدا کو خوش کرنیکی خاطر خلوص بھرے اعمال کی شجرکاری کریں اور ان درختوں سے مراد کے پھل خدا کے ہاتھوں کھائیں!۔ دعاؤں کی مستجابیوں، مشکل کشائیوں، اور حاجت براریوں کے لئے اللہ کے حضور کارکردگی پیش کرو اور پھر مانگو! یہی وسیلہ ہے۔ "پدرم سلطان بود" کہنے والے نالائق کو تو انسان بھی منہ نہیں لگاتے۔ ایسا "نالائق" بڑوں کی "سلطانی" کا اثر (INFLUENCE) خدا پر کس طرح ڈال سکتا ہے؟ اور وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے جو حضرت لوطؑ کی پیغمبری کے وسیلے اس کی بدعمل بیوی کو عذاب نہ کرے۔ اور حضرت نوحؑ کی شخصیت کے طفیل اس کے ناخلف بیٹے کو ڈبو نہ دے۔ یاد رہے کہ اس کے حضور کام آنے والی چیز "فعال زندگی" ہے۔ کردار کی قدر و قیمت ہے۔ توبہ و استغفار سے گناہوں کے سمندر بخش دیتا ہے۔ دعاؤں سے بلاؤں کے پہاڑ ٹال دیتا ہے۔ لیکن بحق فلاں، طفیلِ فلاں، صدقۂ فلاں، وسیلہ فلاں کا دامن تھامنے والی دعاؤں کی دھاک سے بے نیاز ہے۔

قرب و بخشش کے وسیلے

کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ ہم لوگوں کو خدا کی رحمت اور بخشش سے ناامید کرنا چاہتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم قرآن اور حدیث کی تعلیم کیمطابق لوگوں کو صحیح راہ دکھاتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ وہ غلط فہمیوں یا خوش فہمیوں کا شکار ہوں۔ انبیاء کے سوا تمام مسلمان گنہگار ہیں۔ انہیں اپنی زندگی خدا کی اطاعت میں طریقۂ رسولؐ کیمطابق گزارنی چاہیئے۔ پھر اگر کسی کے اتنے گناہ ہوں کہ ان سے آسمان اور زمین کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلا بھر جائے۔ ان کے سامنے سمندر قطرہ اور پہاڑ ذرہ دکھائی دیں۔ اتنا بڑا گنہگار اگر اللہ سے ڈر کر توبہ کرے خلوص دل سے سجدہ ریز ہو کر خدا سے معافی مانگ لے تو اس کے تمام گناہ خدا بخش دیتا ہے۔ نہ صرف وہ گناہ ہی بخش دیتا ہے بلکہ ان تمام گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور اسے یہ سرٹیفکیٹ عطا کر دیتا ہے:۔

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا۔ فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ٥ (پ ۱۹ ع ۴)

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور کام کئے اچھے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

یعنی خلوص دل سے جو کوئی شرک، کفر، بدعت اور دوسرے اکبر کبائر پر نادم ہوکر توبہ کرتا ہے کہ آئندہ اصرار نہیں کرونگا۔ اور زندگی کا رُخ کتاب وسنت کی طرف موڑ کر نیک بن جاتا ہے تو خدا اس کی توبہ قبول کر کے اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ اور اپنے فضل سے انہیں حسنات میں تبدیل کر دیتا ہے اور پھر فرائض کی بجا آوری ہمیشہ بدیوں کو مٹاتی رہتی ہے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا:۔

اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ط (پ ۱۲ ع ۱۰)

بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہر نماز کے بعد سُبۡحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار، اَللّٰهُ اَكۡبَرُ ۳۴ بار اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَ لَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ط ایک بار پڑھتا ہے تو خدا اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ اگرچہ ہوں (کثرت میں) دریا کی جھاگ کے مانند (صحیح مسلم)

پھر حج، روزے صدقات وخیرات، استغفار اور دیگر مسنون اوراد و وظائف وغیرہ خدا کی مغفرت اور بخشش کا بڑا سامان ہے۔ اس کے علاوہ حاجت روائیوں، مشکل کشائیوں اور تقرب باللہ کے لئے دعائیں بڑا کامیاب وسیلہ ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔ (پ۲ ع)

جب پکارنے والا مجھ کو پکارتا ہے۔ تو میں اس کی پکار (دعا) کا جواب دیتا ہوں؛

تمام حاجتوں اور ضرورتوں اور خدا کو خوش کرنے کیلئے قرآن اور حدیث میں بے شمار دعائیں ہیں۔ ان دعاؤں کے ساتھ اللہ کو پکاریں۔ وہ براہ راست سنتا اور قبول کرتا ہے۔ خود آپ دعائیں کریں۔ دوسرے مخلص نیک زندہ بزرگوں، عالموں اور دوستوں کو کہیں۔ وہ آپ کے لئے دعا کریں۔ دعا کے علاوہ خدا کے نام پر صدقات وخیرات بھی کر سکتے ہیں۔ جلبِ منفعت اور دفعِ مضرت کے لئے خدا کے درِ اجابت کو دستک دینے کی یہی مسنون صورت ہے۔ جس پر سوا لاکھ سے زاید صحابہؓ اور لاکھوں تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کاربند رہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط (پ۲۴ ع۱۱)

اور (لوگو!) تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ ہم سے دعائیں کرتے رہو۔ ہم تمہاری (دعائیں) قبول کریں گے؛

اس آیت میں براہِ راست۔ بغیر کسی وسیلے، واسطے، طفیل اور بحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فلاں کے خدا سے دعا مانگنے کا حکم آیا ہے۔ غور فرمائیں :-

وَقَالَ رَبُّكُمُ ۔ اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے۔ یعنی خدا اپنے بندوں کو اپنی جناب سے بیماریوں، دکھوں، دردوں، لاچاریوں، بیقراریوں میں دعا مانگنے کا طریقہ بتاتا ہے، حاجت رواییوں اور مشکلکشائیوں کے لیے پکارنے کی ہدایت کرتا ہے۔

اُدْعُوْنِیْ ۔ پکارو مجھ کو یعنی دعا کرو میری جناب میں بالراست سیدھے، بغیر واسطے وسیلے کے؛

اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔ قبول کرونگا دعائیں تمہاری۔ یعنی بغیر وسیلے واسطے اور سفارش کے قبول کرونگا۔ براہِ راست میرے آگے دعا کرو۔ براہِ راست تمہاری دعا قبول کرونگا۔ سارے قرآن میں کہیں بھی یہ حکم نہیں آیا کہ خدا کی عبادتوں، اس کے در کی گدائیوں اور اس کی جناب میں دعاؤں، پکاروں، نواؤں، صداؤں کے لیے کوئی وسیلہ پکڑو کسی کے ذریعے انہیں خدا کے پاس پہنچاؤ۔ ان ناؤں کی رسائی کے واسطے تمہارے اور خدا کے درمیان کوئی دلال (GO - BETWEEN) ہونا چاہیئے۔ ہرگز کہیں یہ حکم نہیں آیا۔ یہ تو برہمنیت اور پاپائیت نے دنیا کی انسانی کچہریوں کی مانند اللہ رب العزت کی کچہری کا تصور گھڑکر وہاں بھی "وکیل" "منشی" "سرشتہ دار" "ریڈر" "عرضی نویس" "دلائل" "وچولے" "چپڑاسی" "پیادے" "دربان" ٹھیرا لئے ہیں۔ اور بھولے سادہ دل مسلمانوں کو بتا رکھا ہے کہ خدا کے ہاں ـــ دعاؤں کی رسائی کے متعلق طریق کار (PROCEDURE) یہ ہے کہ نمبروار آؤ ـــ بحقِ فلاں، بطفیل فلاں، بصدقہ فلاں، بوسیلہ فلاں، بدرگاہِ فلاں، بہ روضۂ فلاں، بہ عرس فلاں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ عَلَمِ فلاں ، بہ پنجۂ فلاں ، بہ قدمِ فلاں ! ادھر آذری کرنیوالے سادہ لوحانِ امت کو دربارِ خداوندی کے وسیلوں ، وچولوں ، ذریعوں کی شناخت کراتے ہیں اور اپنی عرضیں ، دعائیں ان کے ہاتھ میں تھمانے کے سلیقے بتلاتے ہیں۔ ادھر اللہ ربّ العرشِ العظیم فرماتا ہے۔

يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ط (پ ۱۵ ع ۶)

حق تعالیٰ کے نزدیک ترین مقرب اپنے پروردگار کے نزدیک آپ وسیلہ ڈھونڈتے ہیں اور اس کی رحمت کے امیدوار ہیں۔

اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

یعنی جن مقربوں کی ذات کو وسیلۂ دعا و بخشش بتلاتے ہو وہ آپ خدا کے قرب کا وسیلہ دعا اور بندگی سے تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ دعا اور بندگی کو وسیلہ قرب بناتے ہیں۔ ان کی ذات محض وسیلہ نہیں۔ پھر توسّل یتوسّلُ کے "صرفی" کیونکر دعا و بندگی کی بجائے مقربانِ الٰہی کی ذات کو قرب ، بخشش اور اجابتِ دعا کا وسیلہ بنا سکتے ہیں؟ جو غلام صرف خدا کے رحم و کرم پر ہوں اور اس کے ڈر سے ہر وقت کانپتے ہوں ، ان کی ذات کی آڑ لے کر خدا کے باغی اور سرکش کس طرح عذاب سے بچ سکتے ہیں اور ان کے نام کا واسطہ دے کر کس طرح خدا کا قرب پا سکتے ہیں ؟ ہاں جس طرح مقربانِ بارگاہِ ایزدی نے خدا کی اطاعت ، بندگی ، استغفار اور دعا کے وسیلے اس کا قرب پایا۔ یہ بھی ان کے مسنون طریقے کی پیروی کر کے خدا کی عبادت و استغفار کے وسیلے اللہ کے نیک بندے بن سکتے ہیں ! شخصیت پرستی کے اصنام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں گنجائش نہیں ہے۔

جہاد کا وسیلہ

اور اگر کوئی آپ کے سامنے بار بار وَابْتَغُوٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ پیش کرکے آپ کو شخصی توسّل کی مے پلائے تو آپ اُسے کہیں کہ یہ پوری آیت نہیں ہے۔ آگے بھی پڑھیئے۔ اگر وہ نہ پڑھے تو آپ پڑھ دیں وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ" یہ ہے وسیلہ خدا کے قرب کا۔ جہاد خدا کی بہت بڑی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ یہی اطاعت اور فرمانبرداری خدا کے قرب و وصال کا وسیلہ ہے۔ پیرو! مولویو! درویشو! گدی نشینو! خدا سے ڈر جاؤ۔ آیت مذکورہ میں اپنی ذاتوں کو قربِ الٰہی کا وسیلہ بتانے کی بجائے لوگوں کے سامنے جہاد فی سبیل اللہ کا وسیلہ پیش کرو جو صحیح مطلب ہے۔ ثابت ہوگیا کہ اس آیت میں وسیلہ سے مراد نیک عمل ہیں۔ اطاعتِ الٰہی ہے۔ اتباعِ رسولؐ ہے جس میں ایک چیز جہاد بھی ہے ؎

دل و دیں نقد لا ساقی سے گر سودا کیا چاہے
کہ اس بازار میں ساغر متاعِ دست گرداں ہے

وسیلہ بہشت کا ایک درجہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم مؤذن کی اذان سنو تو تم بھی اس کی مانند[1] کہتے جاؤ۔ پھر (اذان ختم ہونے پر) مجھ

[1] یعنی جو کلمات مؤذن کہے تم بھی وہی کلمات جواب میں کہتے جاؤ۔ ہاں جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو اس کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہیئے۔ (صحیح مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر درود بھیجو۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا خدا اس پر دس رحمتیں نازل کریگا۔ پھر میرے لئے اللہ تعالےٰ سے وسیلہ مانگو پس وسیلہ بہشت میں ایک درجہ ہے جو خدا کے بندوں میں سے صرف ایک ہی بندہ کے لئے ہے۔ وَ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ پھر جس نے مانگا خدا سے وسیلہ میرے لئے، میری شفاعت اس کے لئے واجب ہوگئی۔ (صحیح مسلم)

"وسیلہ" بہشت کی دُعا

اس ارشاد نبویؐ سے ثابت ہوا کہ بہشت میں ایک درجہ ہے۔ اس درجے کا نام وسیلہ ہے۔ اور وہ درجہ صرف ایک ہی بندے کو ملنا ہے اور وہ بندے جناب رحمت للعالمین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ حضورؐ امت کو فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے بہشت کے اس درجہ (جس کا نام وسیلہ ہے) کے لئے دعا کیا کرو۔ جو شخص میرے لئے اس درجہ بہشت کی دعا کیا کرے گا میری شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی۔ پھر وہ دعا بھی حضورؐ نے بتا دی ہے جس میں آپ کے لئے وسیلہ (درجہ بہشت) مانگا گیا ہے۔ اذان کے بعد درود شریف (تشہد والا) پڑھیں اور پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ[1] ط۔ اے اس دعوت تامہ (اذان) اور نماز

---

[1] بیہقی میں وَعَدْتَّہٗ کے بعد اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بھی آیا ہے۔ اوپر کی دعا کے آخر میں یہ بھی ملا کر پڑھ لیا کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(قیامت تک) قائم رہنے والی کے پروردگار، عطا کر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو (بلند درجہ بہشت کا) وسیلہ اور بزرگی (اذنِ شفاعت) اور پہنچا ان کو مقامِ محمود (مقامِ شفاعت) میں کہ وعدہ کیا ہے تو نے اس کا۔" (بخاری)

یہاں بھی قبولیتِ دعا، اور شفاعتِ حضرت خیرالوریٰ کے لئے حضورؐ کی ذات کا توسل نہیں بتایا گیا ہے۔ بلکہ درود شریف (جو خدا کی جناب میں ایک دعا ہے) پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ درود شریف میں خدا سے دعا کی جاتی ہے کہ اے اللہ! حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمت نازل کر۔ یہ بڑا نیک کام ہے۔ اپنے محسنِ اعظم کے لئے خدا سے رحمتوں کی دعا مانگنی۔ خدا اس دعا سے اتنا خوش ہوتا ہے کہ ایک بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہنے والے پر دس بار خود آپ صلوٰۃ (رحمت) بھیجتا ہے۔ پھر درود کتنا بڑا وسیلہ ہے خدا کی رضامندی، بخشش اور اس کے قرب کا۔

طفیل بن ابی بن کعبؓ کے والد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں آپ پر بکثرت درود پڑھنا چاہتا ہوں۔ پھر کس قدر پڑھوں؟ آپ نے فرمایا۔ جتنا تو چاہے۔ اس نے کہا۔ میں چوتھا حصہ (وظیفے کا) درود (مقرر) کر لوں؟ ارشاد ہوا۔ جس قدر چاہے! اگر زیادہ کریگا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ اس نے کہا۔ نصف کر لوں؟ آپ نے فرمایا۔ جس قدر چاہے۔ اگر زیادہ کریگا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ اس نے کہا دو تہائی کر لوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ جس قدر چاہے۔ اگر زیادہ کریگا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ اس نے عرض کیا۔ میں تمام (وظیفہ اپنا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود ہی کر لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ پھر تو تمہارے تمام غموں اور اندوہوں کو کفایت کریگا۔ (ترمذی)

غور فرمائیں۔ یہاں بھی حضورؐ نے اپنی ذات کا توسل نہیں بتایا۔ نیک عمل بتایا۔ درود شریف جو دعا ہے۔

شفاعت کا واجب ہونا

اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر پھر ایک دعا پڑھنی چاہیئے۔ جو اوپر مذکور ہے جس میں حضورؐ کے لیئے درجہ وسیلہ مانگا گیا ہے۔ جس کے مانگنے والے (موحد) کو حضورؐ نے اپنی شفاعت کی خوشخبری دی ہے۔ یہاں بھی حضورؐ کی ذات محض وسیلہ شفاعت نہیں ہے۔ بلکہ باریتعالیٰ کی جناب میں دعا ہی ہے۔

ایک شخص نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! موذن لوگ ہم پر فضیلت لے گئے۔ حضورؐ نے فرمایا (تم بھی یوں فضیلت لے جاؤ کہ) جس طرح موذن کہیں تم بھی اسی طرح کہتے جاؤ۔ جب اذان ختم ہو سَلْ تُعْطَہٗ۔ تو دعا کرو قبول کیجائیگی۔ (ابوداوٗد)

حاجت روائی کیلیئے ذاتِ اقدس وسیلہ نہ ہوئی، بلکہ اذان کے جواب میں کلماتِ اذان کہہ کر دعا کرنا ہی وسیلہ مشکلکشائی[1] بنا۔ یہ ہم بتا چکے ہیں کہ خدا کی جناب میں کسی کی ذات محض وسیلہ

---

[1] اگر کوئی کہے کہ حضورؐ حاجت رواِئیوں، مشکلکشائیوں اور خدا کی بخششوں کے وظیفے تو بتاتے تھے لہٰذا ذات وسیلہ ہوئی۔ نہیں بھائی۔ سوچو کہ ذات اقدس (کہ خدا کا ان پہ بارش کے قطروں درختوں کے پتوں، آسمان کے ستاروں، ریت کے ذروں سے کروڑوں گنا زیادہ درود وسلام ہو) احکام الٰہی کی تبلیغ کا وسیلہ ہے۔ ہمارے ماں باپ قربان آپ سارا دین اسلام پہنچانے کا وسیلہ ہیں نہ کہ جلب منفعت اور دفع مضرت کا وسیلہ۔ یہ سمجھنے کی بات ہے۔ غور کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں حضورؐ کی دُعا کا توسّل

نہیں ہو سکتی اور نہ شخصی توسّل کی شرعًا اجازت ہی ہے۔ حضورؐ نبی رحمت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کی دعا حاجتمندوں کیلئے ضرور وسیلہ تھی۔ آپ کی دعا کے توسّل سے بہتیرے مراد کو پہنچے بعض اپنی ذاتوں، موتیٰ اور اہل قبور وغیرہ کے توسّل کے جواز کے لئے حدیثِ اعمٰی پیش کرتے ہیں جو درست نہیں۔

حدیثِ اعمٰی میں دعا سے توسّل

عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ ادع اللہ ان یعافینی حضورؐ! اللہ سے دعا کیجئے کہ خدا مجھے بینا کر دے۔ آپ نے فرمایا ان شئت دعوت وان شئت صبرت فھو خیرلک۔ اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا۔ حضورؐ! دعا ہی فرماؤ۔ پھر آپ نے اس کو سنوار کر وضو کرنیکا[1] حکم دیا۔ اور یہ دعا مانگنے کو فرمایا۔

اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا رسول اللہ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم فشفعہ فی ـــ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اور تیرے حضور تیرا نبی محمد، نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی (بصورت دعا)

---

[1] اور ایک روایت۔ ان یصلی رکعتین ۔ بھی آیا ہے یعنی وضو اور دو رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ (مسند امام احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیلے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ تاکہ میری یہ حاجت پوری کی جائے۔

اے اللہ! حضورؐ جو سفارش (دعا) کر رہے ہیں۔ وہ قبول فرما۔ (ترمذی)

آیت وَابْتَغُوْا إِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کی طرح یہ حدیث بھی زبردستی شخصی توسل، مردوں کے توسل، شہیدوں کے توسل قبروں کے توسل وغیرہ پر چسپاں کر لی گئی ہے۔ ہمیں جائز توسل پر کوئی اعتراض نہیں۔ بزرگوں کی بزرگی پر نزول باراں رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ البتہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ دین میں تغیر و تبدل نہ ہو جائے۔ شرک اور بدعت کا دروازہ نہ کھل جائے اور لوگ گمراہ نہ ہو جائیں۔ اس لئے چاہتے ہیں کہ دین کی صحیح صحیح چیز بغیر آمیزش اور کھوٹ کے مسلمانوں تک پہنچ جائے۔ مذکورہ حدیث سے جو یہ مغالطہ دیا جاتا ہے کہ حضورؐ کی محض ذات کا توسل کیا گیا ہے، غلط ہے۔ بلکہ اس حدیث سے حضورؐ کی زندگی[1] پاک میں آپ کی دعا کے ساتھ توسل ثابت ہے۔ غور کریں کہ نابینا نے کیا عرض کیا۔ یہی ناکہ ۔

ادع اللہ ان یعافینی ۔ حضورؐ! اللہ سے میری عافیت کی دعا کرو! حضورؐ سے دعا کرانا ثابت ہو گیا۔

پھر حضورؐ نے فرمایا۔ اگر تو چاہے تو میں دعا کروں۔ اور اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ ان شئت دعوت سے بھی حضورؐ کا دعا کرنا ثابت ہوا۔ پھر اس شخص نے یہی عرض کیا۔ بل ادع اللہ ۔ حضورؐ! اللہ سے دعا ہی کرو۔ یہاں بھی حضورؐ کا دعا کرنا ہی ثابت ہوا۔ پھر حضورؐ کا اس شخص کو چند کلمات سکھانا بھی دعا ہی

---

[1] حضورؐ کی وفات کے بعد اب آپ کی دعا کے ساتھ توسل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ زندگی میں نابینا نے ... حضورؐ سے دعا کرا کر توسل کیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یعنی اس نے دعا ہی مانگی۔ اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ خود بھی کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دجو زندہ موجود ہیں، تیرے حضور بطور وسیلہ پیش کرتا ہوں کہ میری حاجت پوری کی جائے۔ اب یہاں وسیلہ کے معنی سمجھیے۔

اوپر کے الفاظ اور جملوں پر غور کیجیے کہ سائل بار بار حضورؐ کو دعا کے لئے کہہ رہا ہے۔ اور حضورؐ بھی دعا کرنے کو ہی فرما رہے ہیں۔ آخر اس کی عرض منظور فرما کر حضورؐ نے دعا کرنا قبول کر لیا۔ لہذا آپؐ نے دعا فرمائی۔ حضورؐ کے اس دعا فرمانے کو سائل خدا کی جناب میں وسیلہ پیش کر رہا ہے۔ پھر اخیر میں سائل کے الفاظ وسیلہ کا مفہوم اور واضح کر رہے ہیں اللّٰھم فشفعه فی۔ اے اللہ! حضورؐ جو (میری شفا کے لئے) سفارش (دعا) کر رہے ہیں وہ قبول فرما۔ روز روشن سے بڑھ کر روشن ہوگیا کہ وسیلہ سے مراد حضورؐ کی دعا ہی ہے، ذات پاک نہیں ہے۔

رحمت عالم کی ذات کی تقدیس

کوئی کج بین، منظفر، منصور، مبشر جماعت اہلحدیث (کثر اللہ سوادھم) کے متعلق یہ کہہ کر عوام کو بدظن نہ کرے کہ یہ لوگ حضورؐ کی ذات یا شخصیت کو (معاذ اللہ) بزرگ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ان کی ذات یا شخصیت کو وسیلہ قرب نہیں مانتے۔ ہم اس مردود پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اسے ابوجہل کا ساتھی جہنمی مانتے ہیں جو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات یا شخصیت کی بزرگی پر شک کرے۔ آپ کے وجود اطہر پر تمام آدم کی اولاد، ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں (صلوٰۃ اللہ علیہم) تمام بزرگوں، شہیدوں، ولیوں، تمام فرشتوں کی بزرگی قربان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حورانِ خلد کی عصمت نچھاور۔ جسمِ اقدس کے ایک قطرۂ خون کی قیمت میں دونوں جہان ہیچ۔ ہماری جانیں اور ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ۔ بڑے مرتبے کے ہیں حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم۔ حضورؐ کا سارا سراپا طیب و طاہر، رواں رواں اور بال بال پاک۔ آپؐ امت کے غمخوار، رسولوں کے سردار، حشر میں انبیاء کے قائد، شافع محشر، ساقیٔ کوثر، پہلے شافع اور پہلے مشفع ہیں۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

یاد رہے کہ یہاں مسئلہ توسل زیرِبحث ہے، نہ کہ حضورؐ کی بزرگی یا شخصیت کی تقدیس۔ شریعت یہ بتا رہی ہے کہ دربار خداوندی کے قانون میں کسی کی محض ذات کسی کا وسیلۂ قرب نہیں ہوسکتی۔ کسی نبی، ولی، بزرگ کی شخصیت سے توسّل کی اجازت نہیں۔ اور بس۔ اس سے کسی کی بزرگی پہ کیا حرف؟ اور شان میں کیا فرق؟

حضرت انورؐ کی لامثال شان اپنی جگہ برحق۔ لیکن آپ کو قانونِ الہٰی کہتا ہے کہ کسی مشرک کے حق میں ہرگز دعائے بخشش[1] نہ کریں۔ کہیے اس سے شان میں کیا کمی آئی؟

دینِ اسلام میں اپنی طرف سے کمی بیشی حرام اور باعثِ عذاب ہے۔ قانونِ الٰہی کہتا ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۙ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۙ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۞ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ ۔ (پ ۲۹ ع ۷)

اور اگر پیغمبرؐ کوئی بات (خود گھڑکر) ہمارے سر چپکاتا تو ہم لے

---

[1] مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ۔۔۔۔۔ (پ ۱۱ ع ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(خونیوں کی طرح)، اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اس کی گردن اڑا دی ہوتی اور تم میں سے کوئی بھی ہم کو اس سے روک نہ سکتا!

کہیئے! قانونِ خداوندی کے اس اعلان سے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی پر کیا حرف آیا؟ ہرگز کوئی حرف نہیں آیا۔ شانِ رسالتؐ کا آفتاب اسی طرح ضیا بار رہا!۔ اور امت کو لرزا دیا گیا۔

ایسے ہی یہ بھی قانونِ الٰہی ہے کہ اس کی جناب میں نجات قرب اجابتِ دعا، اور حاجت روائی کے لئے کسی کی ذات یا شخصیت کے توسل کی اجازت نہیں! سوائے مسنون اعمال کے توسل کے! فرمایئے۔ اس سے شانِ رسالت پر کیا حرف آیا؟ کوئی نہیں! پھر آپ یقین کریں کہ شخصی توسل کی ممانعت قانونِ الٰہی میں ہے۔ یہ کسی جماعت کا اپنا گھڑا ہوا عقیدہ نہیں ہے۔

حضرت عباسؓ کی دعا کا توسل

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قحط پڑ گیا۔ تمام صحابہؓ، مہاجرین اور انصار موجود تھے۔ سب نے مسنون طریق کے مطابق جنگل میں جا کر نماز استسقاء ادا کی۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے طلبِ باراں کے لئے دعا کرائی چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔

اِنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قُحِطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا۔ (بخاری شریف)

قحط سالی کے دوران میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبدالمطلب سے طلب باراں کراتے اور اپنی دعا میں کہتے۔

خداوندا! ہم تجھ سے طلب باراں اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کراتے تھے۔ پس تو مینہ برساتا تھا۔ (اب چونکہ حضورؐ کی وفات ہوچکی ہوئی ہے اس لئے) ہم اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کے ذریعہ طلب باراں کرتے ہیں۔ پس تو بارانِ رحمت نازل کر"

بیشک یہاں یہ الفاظ موجود ہیں۔ كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا ہم (طلبِ باراں کے لئے) اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے توسل کرتے تھے، یہ توسل بہ دعا تھا۔" حضورؐ نے ایک دفعہ ایک شخص کے عرض کرنے پر منبر پر جمعہ میں بارش کی دعا کی تو بارش شروع ہوئی۔ پورا ہفتہ بارش ہوتی رہی (مشکوٰۃ) پھر حضورؐ نے قحط سالی کے وقت نماز استسقاء پڑھائی اور بارش کے لئے دعا فرمائی تو بارانِ رحمت ہوئی۔ حضرت عمرؓ یہی کہہ رہے ہیں کہ اے اللہ! ہم اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے طلب باراں کے لئے توسل کرتے تھے۔ یعنی ان سے دعا کراتے تھے۔ ان سے نماز استسقاء پڑھواتے تھے۔ تو، توُ ہم پر بارانِ رحمت نازل فرماتا تھا۔ حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ط (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب تعریف اللہ کو ہے جو پروردگار ہے سب جہانوں کا۔ رحم کرنیوالا نہایت مہربان۔ مالک ہے روزِ جزا کا۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اے اللہ تو ہے معبود۔ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ تُو بے پرواہ ہے اور ہم فقیر ہیں۔ نازل کر ہم پر مینہہ، اتار دے تو اس سے ہم پر قوت اور فائدہ دے ایک مدت تک۔"

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ ط اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ اَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ط اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنَا سَحَابًا كَثِيْفًا قَصِيْفًا دَلُوْقًا ضَحُوْكًا تُمْطِرُنَا مِنْهُ رَذَاذًا قِطْقِطًا سَجْلًا يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط (ابوداؤد)

یا الٰہی پلا ہم کو، یا الٰہی پلا ہم کو، یا الٰہی پلا ہم کو۔ اے ہمارے اللہ ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو ہماری تشنگی بجھاوے۔ ہلکی پھواریں۔ غلّہ اگانے والی ہوں، نفع دینے والی، نہ نقصان پہنچانیوالی، جلد آنیوالی۔ خداوندا! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے مردہ شہروں کو زندہ کر دے۔ اے اللہ! ڈھانپ لے ہم پر بادل جو گاڑھا ہو کڑکتا ہو۔ پانی بہاتا۔ چمکتی بجلی والا۔ کہ مینہہ برسائے تو اس سے ہم پر نرم بوندی کا۔ چھوٹی بوندی کا بہت پانی والا۔ اے صاحب بزرگی اور عزت کے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے صحابہؓ کا حضورؐ سے طلب باراں کے لئے توسّل! اسی چیز کو حضرت عمرؓ کہہ رہے ہیں کہ اے اللہ! ہم اپنے نبیؐ کے ساتھ تیری طرف توسّل کرتے تھے۔ یعنی حضورؐ کی دعا کا توسّل کرتے تھے۔ یہ توسّل بہ دعا تو حضورؐ کی زندگی میں ہی تھا۔ جب حضورؐ کی وفات شریف ہوگئی تو پھر ایک مرتبہ قحط پڑا۔ اب حضرت عباسؓ کو حضرت عمرؓ اور دوسرے صحابہؓ نے دعا کے لئے کہا۔ وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا۔۔۔ اور (اے اللہ!) ہم وسیلہ لاتے ہیں طرف تیری اپنے نبیؐ کے چچا کو؛ یعنی حضورؐ کی زندگی میں ان کی دعا کا توسّل کرتے تھے۔ اب جبکہ حضورؐ ہم میں نہیں ہیں اس لئے ہم ان کے چچا کو تیری طرف (بذریعہ دعا) وسیلہ لاتے ہیں۔ ہم پر مینہ برسا! چنانچہ حضرت عباسؓ کی جس دعا کے توسّل سے بارش نازل ہوئی وہ حسب ذیل ہے:۔

اَللّٰهُمَّ لَمْ يُنْزَلْ بَلَاءٌ اِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمْ يُكْشَفْ اِلَّا بِتَوْبَةٍ۔ وَ هٰذِهٖ اَيْدِيْنَا اِلَيْكَ بِالذُّنُوْبِ وَ نَوَاصِيْنَا اِلَيْكَ بِالتَّوْبَةِ۔ فَاسْقِنَا الْغَيْثَ ط

خداوندا! بلائیں گناہوں کے سبب نازل کی جاتی ہیں اور توبہ کے سوا وہ نہیں ہٹائی جاتیں۔ پس ہمارے یہ گنہگار ہاتھ تیری رحمت کی طلب میں تیری طرف اٹھے ہوئے ہیں۔ اور یہ ہیں ہماری خطاکار پیشانیاں جو توبہ کی طلب میں تیرے آگے جھکی ہوئی ہیں۔ پس تو ہمارے گناہ معاف کر! اور ہم پر اپنی رحمت اور بخشش کی بارش نازل فرما۔"

پس حضورؐ کا اور حضرت عباسؓ کا یہ توسّل، توسّل بدعا تھا، شخصی توسّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تھا۔

موتیٰ کے ساتھ توسّل

اگر شخصی توسّل جائز ہوتا تو طلب باراں کے لئے حضرت عمرؓ، اور تمام صحابہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے توسّل کرتے۔ یوں کہتے۔ اے اللہ! اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے، طفیل، صدقے، واسطے بارش نازل کر۔ لیکن نہیں کہا۔ سوا لاکھ صحابہؓ میں سے کبھی کسی نے کسی کام کیلئے حضورؐ کی ذات کا توسّل نہیں پکڑا۔ حضرت عمرؓ اور تمام صحابہؓ نے حضرت عباسؓ کا توسّل اختیار کیا۔ اور حضرت عباسؓ کا توسّل بھی شخصی یا ذاتی نہ تھا اگر شخصی یا ذاتی توسّل ہو سکتا ہوتا تو رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کا توسل کرتے۔ جب حضورؐ کا نہیں کیا تو یقیناً حضرت عباسؓ کا بھی ذاتی نہیں کیا۔ حضورؐ کا بھی دعا سے توسّل کیا اور حضرت عباسؓ کا بھی دعا ہی سے کیا! خوب یاد رکھیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ موتیٰ کا توسّل بھی مشروع نہیں۔ کیونکہ اگر جائز اور مشروع ہوتا تو حضرت عمرؓ اور تمام مہاجرین اور انصار طلب باراں کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے کرتے۔ لیکن نہیں کیا۔ ثابت ہوا کہ موتیٰ کا توسل ہرگز جائز نہیں۔ پھر جو لوگ فوت شدہ بزرگوں، ولیوں، شہیدوں کا نام لے لے کر اپنی دعائیں وسیلہ پکڑتے ہیں، وہ غلط راستے پر چلتے ہیں۔ ان کے لئے ایسا کرنا سراسر ناجائز ہے ؎

بجھے بجھے سے اُجالے، گھٹی گھٹی سی فضا
کہاں ہو تم کہ اندھیرا ہے اور سائے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں کیساتھ توسّل

اگر کسی بزرگ ولی کی قبر کے وسیلے دعا کرنی جائز ہوتی تو صحابہؓ ضرور حضرت انورؐ کی قبرِ اقدس کے وسیلے بارش کے لیئے دعا کرتے، یا اور حاجتوں، مشکلوں مصیبتوں میں حضورؐ کے روضۂ مقدس پر حاضر ہو کر آپ سے عرض کرتے کہ حاجت پوری کر دیا خدا سے کروا دو۔ یا حضورؐ کی قبرِ اطہر کے توسل سے خدا سے دعائیں مانگتے۔ لیکن خلفائے راشدین اور تمام صحابہؓ میں سے کسی نے ایسا نہیں کیا۔ ثابت ہوا کہ قبر کا توسّل بھی ناجائز ہے اور اہل قبر سے عرضیں کرنی اور حاجتیں چاہنی سراسر شرک ہے۔

صحابہؓ نے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی شریعت کو تمام امت سے بہتر اور زیادہ جاننے والے اور ساری امت سے بڑھ کر عمل کرنیوالے جائز ناجائز، حلال حرام، مشروع غیرمشروع کے پورے پورے واقف۔ قحط کی مصیبت کے وقت رحمتؐ للعالمین کا وسیلہ چھوڑ کر حضرت عباسؓ کا وسیلہ اختیار کیا۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ توسل کا مطلب زندگی میں دعا کرانا ہی ہے اور یہی مشروع اور مسنون ہے۔ تمام مسلمان حضورؐ سے آپ کی حیاتِ مبارک میں دعا کراتے رہے۔ لیکن حضورؐ کی وفات کے بعد آپ کی قبر اطہر سے کسی نے توسل نہیں کیا۔

پھر جو لوگ قبروں کو وسیلہ بناتے، اہل قبور سے عرضیں کرتے ان کے آگے روتے، گڑگڑاتے، طواف اور سجدے کرتے، ان کے نام کے خدا کو واسطے دیتے، وہاں نذریں نیازیں چڑھاتے۔ یہ لوگ بڑے ظالم ہیں۔ جب یہ کام حضورؐ کے روضے پر صحابہؓ نے نہیں کیئے تو اوروں کے روضوں پر کیوں کیئے جائیں؟ خبردار! یہ تمام شرک کے کام ہیں مسلمانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ان سے توبہ کرنی چاہیئے ؎

یہ دھندلکا ، یہ کہرا اور یہ شب رنگ افق

اے طباشیرِ سحر! اور نکھر اور نکھرا (ماہر القادری)

خداتعالے کا بندوں پر حق

تمام انسان خدا تعالیٰ کی عاجز مخلوق ہیں ۔ اس مخلوق کا وہ خالق ، مالک رازق اور رب ہے ۔ جب تمام انسان ۔ کل پیغمبر ، اولیا ، بزرگ ، شہید شاہ وگدا اور ہر ادنیٰ و اعلےٰ اس کے مملوک ، مرزوق اور مربوب ہوئے تو ہر وقت اس کے سخت محتاج ہوئے ۔ اپنی مرضی سے اس نے انسانوں کو پیدا کیا ۔ پھر خلق کے بعد وہ معًا ان کی ربوبیت کرنے لگا اگر وہ ربوبیت نہ کرے تو کوئی ایک لمحہ کے لئے بھی زندہ نہ رہ سکے ۔ اگر پانی خشک کر دے ، ہوا بند کر دے ، زمین سے رزق نہ اگلے تو سب آنِ واحد میں ہلاک ہو جائیں ۔ وہ خالق اور مالک ہے ۔ ہم اس کے عاجز بندے اور غلام ہیں ۔ اپنے بندوں کی تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے ۔ زندگی کے تمام تقاضے بر لاتا ہے ۔ جب کہ ہم شکمِ مادر میں پانی کی بوند تھے ۔ اس وقت سے لے کر جتنی جتنی عمر کے ہم ہو گئے ہیں ۔ زندگی کے قائم ، بحال اور رواں دواں رہنے کے لئے حالاً فحالاً ۔ درجہ بدرجہ ، منزل بہ منزل جس جس چیز کی حاجت ہے ، سب پوری کرتا اور بہم پہنچاتا ہے ۔ کسی چیز کے بنانے کے بعد اگر اس کی حفاظت نہ کیجائے تو وہ ضائع ہو جاتی ہے ۔ اپنے غلاموں کو پیدا کرنے کے بعد وہ ان کی پوری پوری نگرانی ، حفاظت کرتا ہے ۔ اپنی پناہ میں رکھتا ہے ۔ اسکی مشیت کے ماتحت اگر تکلیفیں ، مصیبتیں اور بیماریاں آتی ہیں تو اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحم، کرم اور فضل سے نجات دیتا اور شفا بخشتا ہے۔ پھر کسقدر محتاج ہیں سب انسان اس کے اور کتنے احسان ہیں اس کے بندوں پر! یہی وجہ ہے کہ وہ اکیلا حقدار ہے عبادت کا۔ ہر قسم کی عبادت کا۔ ارشاد ہوتا ہے

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا - ق - وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تمہارے (نفع) کے لئے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔ یعنی دنیا و مافیہا ساری کی ساری انسان کی خدمت (SERVICE) کیلئے پیدا فرمائی۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ج وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ہ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ج وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ہ وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ط وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ط (پ ۱۳ ع ۱۷)۔ اللہ (عبادت کے لائق) وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور اتارا آسمان سے پانی۔ پھر نکالا ساتھ اس کے پھلوں سے رزق تمہارے لئے اور مسخر کیں تمہارے لئے کشتیاں۔ تاکہ (تمہارے فائدے کے لئے) چلتی رہیں دریا میں اس کے حکم سے اور مسخر کیا تمہارے لئے نہروں کو) اور مسخر کیا تمہارے لئے سورج اور چاند کو ہمیشہ (خدمت میں) پھرنیوالے۔ اور مسخر کیا تمہارے لئے رات اور دن کو، اور دیا تم کو ہر اس چیز سے جو مانگا تم نے اور اگر گنو تم اللہ کی نعمتیں، نہ پورا گن سکو ان کو!

معلوم ہوا کہ تمام کائنات ارضی اور سماوی انسان کی خدمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نفع رسانی کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے۔ اس نے اپنے غلاموں کی خاطر ہی تخلیق فرمائی ہے۔ اس سلسلے کلام کا حاصل یہ ہے کہ ان بیشمار نعمتوں، بخششوں کے سبب خدا کا بندوں پر حق ہے اور وہ حق یہ ہے کہ بندے اس کی خالص عبادت کریں۔ بلا شرکتِ غیرے' اس کی بندگی بجا لائیں۔ جیسا کہ اس نے خود فرمایا۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔" (پ ۲۷ ع)

بندوں کا خدا تعالیٰ پر کوئی حق نہیں

خدا تعالیٰ تو بندوں کا خالق، مالک رازق، رب ہوکر اس بات کا حقدار ہوا کہ بندے اس کی خالص عبادت کریں۔ اسکے برعکس' خدا بندوں کا محتاج نہیں ہے۔ اس پر کبھی ایسا وقت نہیں آسکتا کہ وہ بندوں کا نیاز مند ہو۔ جیساکہ اس نے خود فرمایا۔

وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ۔

(پ ۱۵ ع) اور نہیں ہے اس کا کوئی شریک بادشاہی میں اور نہ اس سبب سے کہ کمزور ہے۔ کوئی اس کا مددگار ہے۔

یعنی اس کی بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ شریک ہو کس طرح کہ سب ہی اسکے محتاج ہیں عاجز غلام ہیں۔ غلاموں کا کیا حق اور مقدور کہ اس کی بادشاہی میں کسی قسم کا دخل دے سکیں۔ اسکی محتاجی کی زنجیروں میں کسے ہوتے بندے اس کے آگے دم مار سکیں۔ ہر سانس میں ربوبیت کا جام پی کر زندہ رہنے والے حاجتمند، انبیاء، اولیا اور ساری ذریت آدم اس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی میں۔ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارادے، اختیار، مرضی، منشا اور قدرت میں دخیل و شریک ہوں؟ رزق، پانی، صحت، سلامتی کے فقیر اس کی ردائے جلال و جبروت کو چھوئیں؟؟

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۔ اور کمزوری، غریبی، ناچاری کی وجہ سے اسکا کوئی مددگار نہیں۔ یعنی وہ کسی وقت کسی کا محتاج نہیں۔ اس پر کبھی ایسا وقت نہیں آتا کہ اسے مددگار کی احتیاج ہو۔ پھر ازل سے ابد تک جو خلق سے بے نیاز اور بے محتاج ہو اس پر خلق کا کیا حق ہو سکتا ہے؟ انسان تمام کے تمام ہر وقت، ہر گھڑی اور ہر لمحہ اسکے محتاج اور وہ کسی وقت بھی انسان کا محتاج نہیں۔ پھر اس کا حقِ بندگی عقیدہ توحید کے ساتھ بندوں پر ثابت اور بندوں کا کوئی حق اللہ پر ثابت نہیں۔

حق میں غلبہ پایا جاتا ہے

بندوں کے آپس میں ایک دوسرے پر حق ہیں۔ والدین کے اولاد پر، اولاد کے والدین پر، دوستوں کے، ہمسایوں کے، استادوں اور شاگردوں کے، بھائیوں اور بہنوں کے، بادشاہ اور رعایا کے آپس میں ایک کے ایک پر حق ہیں جو سب کو بجا لانے چاہئیں۔ جب کہا جاتا ہے کہ میرا تجھ پر یہ حق ہے تو دوسرا (اگر بیخوف نہیں ہے) تو اسے اپنا فرض سمجھ کر بجا لاتا ہے اور اسے ضرور بجا لانا چاہیئے۔ اگر ثابت شدہ حق کو پورا نہیں کرتا تو وہ پوچھا جائے گا۔

www.KitaboSunnat.com

پرویز اور سلیم دو حقیقی بھائی ہیں۔ پرویز باپ کی تمام جائیداد پر قبضہ کر بیٹھتا ہے۔ اور سلیم کو اس کا حق نہیں دیتا۔ سلیم عدالت میں اپنا حق لینے کے لئے بھائی پر دعویٰ کرتا ہے اور ثابت کر دیتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ باپ کی نصف جائیداد میں وہ شریک ہے۔ اس پر عدالت بزور ڈنڈے سے اس کو حق دلوا دیتی ہے۔ یہ ڈنڈا کوئی عدالت کا ڈنڈا نہیں ہے بلکہ دراصل یہ حق کا ڈنڈا ہے جو غالب آیا ہے۔ حق کے غلبے اور اثر سے دوسرا شخص دب کر ماننے پر مجبور ہوگیا ہے۔ قیامت کے دن بھی خدا تعالےٰ بندوں کے حقوق کا فیصلہ کریگا۔ جنہوں نے دوسروں کے حق مارے ہوتے ہونگے، اللہ بزور انہیں دلوائیگا۔ ایسے ہی خدا تعالےٰ کا بھی بندوں پر یہ زبردست حق ہے کہ بندے اللہ کی بغیر شرک کے خالص عبادت کریں۔ جو خالص عبادت نہیں کریگا، غیراللہ کو خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات میں شریک کریگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ۔ اللہ تعالیٰ اس مشرک کو ہرگز نہیں بخشے گا، اسے ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جھونک دیگا۔ کیوں؟ اس لئے کہ مشرک نے اللہ کی خالص عبادت نہیں کی۔ اس نے اللہ کا حق عبادت چھین کر غیروں کو دیدیا۔ یہ حق تلفی (شرک) ہی آگ بن جائیگی۔ جس میں "غاصب" جلتا رہیگا۔ اس سے آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ حق اپنے اندر غلبہ، دباؤ، اور اثر رکھتا ہے۔

بحق بی بی فاطمہؓ پھر جو شخص یہ کہتا ہے۔ "الٰہی بحق بی بی فاطمہ"۔ خداوند حضرات امام حسنؓ اور امام حسینؓ کا جو تجھ پر حق ہے، میں اس حق کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری حاجت پوری کردے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرات حسنینؓ کا خدائے بزرگ و برتر پر وہ کونسا حق ہے؟ جو خدا کو جتاکر اپنی مراد مانگتا ہے جس کا اللہ پر اثر ڈال کر مشکلکشائی چاہتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ مطلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ سائل خدا کو کہتا ہے کہ حضرات حسنین رضؓ کا حق جو تو نے ادا کرنا ہے جس حق کا (معاذ اللہ) تو حسنینؓ کا قرضدار ہے۔ اس حق کے بدلے، عوض واسطے اور وسیلے میری مراد بَر لا۔ یعنی حضرات بنی فاطمہؓ کے فرضی حق کے غلبے اور اثر سے خدا سے حاجت چاہتا ہے۔ آہ! ؎

قدم قدم پہ جلاتی ہے خانہ ساز چراغ
بھٹک رہی ہے ابھی آدمی کی دانائی (دگل صدیقی)

اگر بنی فاطمہؓ ۔ یعنی حضرات حسنینؓ کے حق کیواسطے سے مشکلکشائی ہو سکتی ہے تو ان دونوں جنتی بھائیوں (خدا کی ان پر بیشمار رحمتیں نازل ہوں) پر جو مصائب کے پہاڑ گرے تھے، اور ان کے اہل و عیال (خدا کا ان سب پر درود و سلام ہو) پر جو کربلاؤں پر کربلائیں گزری تھیں، کیوں نہ بحق بنی فاطمہؓ سب ٹل گئیں؟ انکے حق کا قرض کیوں نہ خدا نے کشفِ سوء کیصورت میں چکا دیا؟

آلِ رسولؐ پر خدا کا درود و سلام ہو۔ ان کی ارواحِ قدس پر تا نورِ نیریں رحمتوں کی برکھا برسے۔ وہ خدا کی رضا کے آگے سرِ تسلیم خم کر گئے۔ "مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ" کے چشمۂ حیات سے پیاس بجھا کر ہمیشہ کی زندگی پا گئے۔ انہوں نے ہرگز نہیں کہا تھا کہ ہمارا خدا تعالیٰ پر کوئی حق ہے جو خدا کو جتا کر ہم ضرور ضرور اس کے اثر سے خدا کو منا سکتے ہیں یا دوسرے مسلمان ہمارے حق کے اثر سے خدا سے مراد حاصل کریں۔ یہ یار لوگوں کی اختراع فی الدین ہے جو بزرگوں کے حق کے زور سے خدا سے مرادیں چاہتے ہیں۔ کتنی بے ادبی ہے حضرت حق تعالیٰ کی جناب میں۔

جنابِ حضرتِ حق را دوئی نیست!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دراں حضرت من و ماؤ توئی نیست (گلشن راز)

پس مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ مسنون طریق کے مطابق براہ راست اللہ سے دعا کریں۔ شروع میں شہنشاہِ لازوال کی حمد ہو۔ پھر حاجت طلبی اور مشکلکشائی کے لئے لمبی لمبی صدائیں اور عجز بھری نوائیں ہوں۔ جب جی بھر کے مانگ لیں تو آخر میں درود شریف پر دعا ختم کر دیں۔

خالص عبادت کا صلہ

اللہ غفور و رحیم ہے۔ اس کو بخشش بڑی پسند ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ط (پ ۷ ع)۔ اللہ نے (از خود لوگوں پر) رحمت کرنا اپنے اوپر لازم کر لیا ہے!

یعنی خدا کا اپنے اوپر رحمت کا لازم کرنا اپنے فضل سے ہے۔ کسی کے حق سے نہیں۔

حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥ (پ ۱۱ ع ۱۵)۔ "نجات دینا مسلمانوں کو، ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے"

یعنی محض اپنے فضل سے مسلمانوں، مومنوں، موحدوں کو نجات دینا اللہ تعالےٰ نے اپنی ذات پر ثابت کر لیا ہے۔ از خود نہ کہ مخلوق کے حق سے! چنانچہ صحاح میں حدیث ہے کہ کوئی شخص اپنے اعمال کے سبب بہشت میں نہیں جا سکے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ کس طرح جائیگا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے بہشت میں جائیگا۔ ہاں اعمالِ صالح خدا کے فضل کا ذریعہ ہونگے۔" معلوم ہوا کہ ہمارے اعمال اور عبادات اس درجہ کی نہیں ہونگی کہ ہمیں بہشت کے لائق بنا دیں۔ پھر خدا کے فضل[لہ] (GRACE MARKS)

(لہ ۱۶۵ ...)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہی بہشت ملیگا۔

صحاح کی مشہور حدیث ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ حقه علیهم ان یعبدوه ولا یشرکوا به شیئًا۔ خدا کا بندوں پر حق ہے کہ وہ اسکی خالص عبادت کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ لائیں۔ اذا فعلوا ذالك۔ جب بندے اس طرح (بغیر شرک کے، خالص عبادت کریں تو پھر حقهم علیه ان لا یعذبهم۔ بندوں (موحد عابدوں) کا خدا پر حق ہے کہ وہ (خالص عبادت کے بدلے) ان کو عذاب نہ کرے

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا بندوں پر (خالق، مالک، رب اور رازق ہونے کی وجہ سے) حق ہے کہ وہ اس کی شرک سے پاک خالص عبادت کریں۔ جب بندے موحد مومن بن کر خالص عبادت کرینگے تو پھر خدا اپنے فضل سے ان کو عذاب نہ کرنا اور بخش دینا اپنے اوپر لازم کر لیگا۔ اس حدیث کا مضمون قرآن کی اس آیت کے مطابق ہی ہو گیا۔ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۔ لکھ لی ثابت کر لی (ازخود) اپنی ذات پر (موحدوں کی) بخشش! (ازخود) حقدار قرار دے لیا اپنے اوپر بندوں پر مہربانی کرنا۔ ان کو عذاب سے نجات دینا اور ثواب عطا کرنا۔ سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم۔

رسولِ خدا کی مشکل کشائی

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ ط اور

اگر تجھ کو اللہ (اے پیغمبرؐ) ضرر پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس (ضرر) کو دور کرنیوالا نہیں ہے۔ (پ ۶ ع ۲)

وله۔ حاشیہ ۱۶۲ (شفاعت رحمت عالم بھی اسی کو نصیب ہوگی جس پر خدا کا فضل ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکل کشائی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ خدا کی بھیجی ہوئی تکلیفوں، مصیبتوں، دکھوں اور ضرروں کو حضورؐ بھی اپنی ذات سے دور نہیں کر سکتے۔ پھر وہ لوگ کتنے ظالم ہیں جو بزرگوں اور ولیوں کو مشکلکشا اور حاجت روا مانتے ہیں۔ جو کام حضورؐ نہیں کر سکتے، وہ بزرگ کرتے ہیں۔ اللہ تکلیف نازل کرے اور بزرگ اسے ٹال دے۔ بزرگ اللہ سے طاقتور ہوا نا۔ یہ عقیدے ہیں آجکل کے مسلمانوں کے۔ توبہ کرو بھائیو ایسے عقیدوں سے۔ اور ایمان لاؤ اس بات پر کہ خدا کی طرف سے آئی بلا کو سوائے خدا کے کوئی دور کرنیوالا نہیں ہے۔ ایسی حالت میں رو رو کر دعا کرو۔ عاجزی سے اس کے آگے گڑگڑاؤ۔ صدقات اور خیرات کرو۔ وہ ذات قبول کرنیوالی، دکھ درد دور کرنے والی ہے۔

کیا غیراللہ کو پکارو گے؟

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ (پ ۷ ع ۱۰)

(اے پیغمبرؐ! ان سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی۔ اگر خدا کا عذاب تمہارے سامنے آموجود ہو یا (بالفرض یکدم) تمہارے سامنے قیامت آکھڑی ہو۔ تو اگر تم (اپنے دعویٰ شرک میں) سچے ہو تو کیا (اس وقت بھی) خدا کے سوا (دوسرے مشکل کشاؤں کو) پکارو گے؟ (ہرگز نہیں) بلکہ اسی وحدہٗ لاشریک)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پکارو گے۔ پھر اگر چاہیگا تو دور کر دیگا اس (آفت) کو جس کے لئے اس کو پکارو گے اور جن (مشکلکشاؤں) کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو (اسوقت سب) کو) بھول جاؤگے۔"

اس آیت میں خدا نے اپنی وحدانیت کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ آفتوں، مصیبتوں میں مشکلکشائی کے لئے نبیوں، ولیوں، شہیدوں، بزرگوں، جنوں، فرشتوں یا لات و عزیٰ۔ کسی غیراللہ کو پکارتے ہیں۔ ان کو خدا پوچھتا ہے کہ اگر تم پر خدا کا عذاب آ نازل ہو، زلزلہ آجائے، سیلاب آجائے، یا قحط یا وبا رونما ہوں تو ایسے آڑے اور نازک وقت میں بھی تم اللہ کے سوا کسی کو پکارو گے؟ مطلب یہ ہے کہ ہرگز کسی کو نہیں پکارنا چاہیئے۔ کوئی بھی تمہاری دست گیری نہیں کر سکے گا۔ بلکہ ایسی ناامیدی اور مایوسی کی حالت میں تم اللہ ہی کو پکارو گے۔ سب آسروں، تکیوں، دستگیروں، اور مشکلکشاؤں کو بھول کر اسی کے آگے روؤگے۔ اس کے آگے گڑگڑانے کے سوا تمہارے لئے کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔ پھر اگر اللہ کی مرضی[1] ہوئی تو تم سے مصیبت دور کر دیگا۔ کئی دنوں کی بارش ختم جائے گی۔ سیلاب اتر جائے گا۔ تمہاری گلیوں، کوچوں، بازاروں، سڑکوں، ریلوے لائنوں سے پانی کے ریلے غائب ہو جائینگے۔ اگر وبا یا قحط کا عذاب تم پر مسلط ہوا ہوگا تو خدا اسے صحت، تندرستی اور خوشحالی سے بدل دیگا۔ پھر پکارو اللہ

---

[1] اِنْ شَآءَ۔ اگر اللہ کی مرضی ہوئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کسی کی دعا ماننے پر مجبور نہیں ہے۔ اس پر کسی کی مرضی چل نہیں سکتی۔ بندوں، غلاموں کا کام مانگنا ہے۔ سجدہ ریزی اور ناصیہ فرسائی ہے۔ آگے اسکی مرضی۔ وہ مالک جو ہوا۔ پس ہمیں مانگنا۔ مانگنا۔ مانگنا ہی چاہیئے "نیقر" ہردم درِ مولا کا سوالی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کو مصیبتوں میں ہیں۔ اس کے سوا کوئی مصائب کو دور کرنیوالا نہیں ہے۔

قبر پر سجدے اور پکار

اوپر آپ پڑھ چکے ہیں کہ قرآن نے مصائب میں غیر اللہ کی پکار کو شرک بتایا اور بہ سختی تمام منع کیا ہے۔ نامعلوم قرآن کے ماننے والے مسلمان پھر قرآن کےخلاف کیوں اہل قبور کو پکارتے اور ان سے حاجتیں مانگتے ہیں۔ خواجہ معین الدین اجمیری کو حاجت روائی کے لئے یوں پکارا گیا ہے۔

در خواجہ پہ اے زاہد جھکا دے اپنی پیشانی
کہ ارضِ ہند کا یہ کعبۂ مشکل کشائی ہے!

در حضرت سے میں مایوس جاؤں غیر ممکن ہے
کہ منہ مانگی مراد اس در پہ ہر سائل نے پائی ہے

عبادت جانتا ہوں درگہِ اقدس کے سجدوں کو
شفاعت کے لئے یہ بے بہا دولت کمائی ہے

مرے مرشد مرے داتا، مرے آقا مرے خواجہ
مری بگڑی بنا دو تم نے لاکھوں کی بنائی ہے

(منادی فروری ۱۹۵۷ء)

خدا کتنا حلیم ہے کہ شرک کے اس بدترین کھلم کھلا مظاہرے کو دیکھ کر فوراً نہیں پکڑ لیتا بلکہ توبہ کیلئے مہلت دیتا ہے۔ خواجہ اجمیریؒ کی قبر پر پیشانی جھکانا، پھر اسے کعبۂ مشکل کشائی کہنا، خدا کی مشکلکشائی کو چیلنج ہے۔ "منہ مانگی مراد پانا" درگاہ کے سجدوں کو عبادت جاننا، کتنی بڑی بغاوتِ الٰہی ہے۔ قبر پر سجدہ کرنا اور پھر اسے عبادت جاننا بالکل اللہ کی مانند عبادت ہوئی۔ کہیئے شرک جلی میں کونسی کسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہ گئی ہے؟ پھر صاحب قبر کو کہنا "مری بگڑی بنا دو" توحید ایزدی کا صاف انکار ہے۔ افسوس! یہ ہے وہ شرک بھری تعلیم جو آجکل کے مشائخ عوام کو دے رہے ہیں۔ اور غیر اللہ کی پرستش جن کے سوتے، خانقاہوں، درگاہوں اور پیرخانوں سے پھوٹ رہے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ (پ۲۹ ع۱۲)

پس مت پکارو ساتھ اللہ کے کسی کو؟

لیکن خدا کے اس حکم کو ٹھکرا کر لاکھوں خواجہ اجمیریؒ کو پکار رہے ہیں اور ایک خواجہ اجمیریؒ پر تھوڑا موقوف ہے بلکہ ہر ہر شہر، قصبے اور گاؤں میں اہل قبور کو پکارا جا رہا ہے۔ مسلمان بھائیو! توبہ کرو ایسی پکاروں سے۔ باز آجاؤ اس شرک سے! آپ کی خیر خواہی کے لئے ہم آپ کو دلائل سے سمجھا رہے ہیں۔ سنئے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ
وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ (پ۹ ع۱۴)

اور جن کو تم سوائے خدا کے پکارتے ہو۔ نہیں کر سکتے مدد تمہاری اور نہ اپنی جانوں کو مدد دیتے ہیں۔"

خدا نے صاف فرما دیا۔ کہ جن کو بھی تم اللہ کے سوا (حاجتوں، مشکلوں میں) پکارتے ہو۔ وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے۔ اب آپ ایمانداری سے بتائیں کہ خدا نے جو کہا ہے، سچ کہا ہے یا (معاذ اللہ) جھوٹ؟ سچ ہی فرمایا ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کوئی سچی بات کرنے والا نہیں ہے۔ پس جب اللہ نے سچ فرما دیا کہ جن کو تم سوا خدا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارتے ہو، وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے تو پھر جو خدا کی اس سچی بات کو رد کر کے کہتا ہے۔ "خواجہ میری بگڑی بنا دو تم نے لاکھوں کی بنائی ہے" وہ کتنا جھوٹا اور کتنا بڑا مشرک ہے؛ پھر آپ ایسے جھوٹے اور مشرک کے کہنے پر عمل کر کے اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

کون بگڑی بنانے والا؟

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ط قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ہ (پ۲ع)

بھلا کون ہے کہ جب کوئی شخص (بے قرار ہو کر) اس سے فریاد کرے تو وہ اس بیقرار کی فریاد کو پہنچے، اور (اسکی) مصیبت کو ٹال دے۔ اور (کون ہے) جو زمین میں تم کو (اپنا) نائب بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود بھی ہے۔ (جو ایسا کر سکتا ہو؟ نہیں!) پھر تھوڑے ہیں وہ لوگ جو (توحید کی) نصیحت مانتے ہیں"

اس آیت پر انصاف سے غور کریں۔ خدا پوچھتا ہے:۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ۔ بتاؤ کون ہے جو بیقرار کی فریاد کو پہنچتا ہے؟ کوئی مکہ کا مشرک بھی نہیں بولا۔ کہ خدا کے سوا کوئی[1] فریاد رس ہے۔ جب ہے ہی کوئی نہیں تو کس کا نام لیا جائے۔ پھر ارشاد ہوا۔

---

[1] لیکن مسلمان شیخ عبدالقادر جیلانی کو غوث اعظم کہتے ہیں۔ غوث کے معنی فریاد کو پہنچنے والا اور اعظم کے معنی سب سے بڑا۔ پھر ان کو مصائب میں پکارتے ہیں۔ ان سے اور دوسرے بزرگوں سے فریاد بھی کرتے ہیں۔ گویا "مسلمانوں" نے خدا کو جواب دیا کہ ہاں تیرے سوا بھی فریاد کو پہنچنے والے ہیں۔ امت رسولؐ کے "سپوتوں" نے شرک کا ریکارڈ توڑ دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ - بتاؤ - کون مصیبت کو ٹالتا ہے؟ کون بگڑی بنانیوالا ہے؟ کسی[1] نے جواب نہ دیا کہ کوئی غیراللہ بگڑی بنانیوالا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سوائے خدا کے کوئی فریاد رس نہیں ہے اور نہ کوئی مصیبت ٹالنے اور بگڑی بنانے والا ہے! پھر ارشاد ہوتا ہے۔

وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ - اور کون تم کو زمین کی خلافت دیتا ہے؟ تخت وتاج کس کے ہاتھ میں ہے؟ جواب یہی ہے کہ اللہ ہی شاہی بخشتا ہے۔ ان خاص اختیارات کا مالک اور قابض۔ پھر سوال کرتا ہے :-

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ - کیا (مذکورہ اختیارات رکھنے والا) اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ یہاں معبود کس کو کہا؟ جو بیقرار کی فریاد کو پہنچے۔ جو بگڑی بنائے۔ مصیبت ٹالے۔ حاجت روائی کرے۔ مشکلکشائی کرے۔ تخت وتاج عطا کرے۔ ثابت ہوا کہ جو عقیدہ یہ رکھتے ہیں، کہ اللہ کے سوا اولیاء اللہ، شہید، بزرگ، اہل قبور، بیقراروں اور لاچاروں کی فریاد کو پہنچتے ہیں اور مصیبتیں ٹالتے ہیں۔ وہ ان بندگان خدا کو اللہ کے ساتھ معبود (شریک) بناتے ہیں۔ پورے پورے مشرک بنتے ہیں۔ یہ فتوٰے ہمارا نہیں ہے۔ قرآن مجید کی آیت آپ کے سامنے ہے۔ خدا صاف کہہ رہا ہے۔ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ۔ کیا (مذکورہ صفات والا) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ جو

---

[1] مشرکین مکہ تک تو کسی غیراللہ کا نام نہ لے سکے کہ کوئی بگڑی بنانے والا ہے۔ لیکن کلمہ گوؤں نے کہہ دیا (خواجہ سے)

"مری بگڑی بنا دو ۔۔ تم نے لاکھوں کی بنائی ہے"

مسلمان کہلانیوالو! غور کرو۔ سوچو کہ قرآنی تعلیم سے آپ کتنی دور ہوگئے ہیں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہے۔ اللہ کے سوا کوئی فریاد رس نہیں۔ کوئی مصیبت ٹالنے والا نہیں وہ ضرور ضرور موحد مسلمان ہے۔ اور جو کہے ؎

امداد کن امداد کن از بندِ غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا
بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

ایسا کہنے والا ضرور ضرور اللہ کے ساتھ اوروں کو معبود بنانیوالا مشرک ہے۔ اور مشرک کے لئے خدا کا فیصلہ یہ ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ط (پ ۶ ع ۱۴) بحقیق بات یہ ہے کہ جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے (کسی کو) پس تحقیق حرام کر دی اللہ نے اس پر بہشت اور جگہ اس کی آگ ہے۔"

اولیاء اللہ پکار سے بےخبر ہیں

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ (پ ۲۶ ع ۱) اور کون شخص بہت گمراہ ہے اس شخص سے کہ پکارتا ہے سوائے اللہ کے اس شخص کو کہ نہ جواب دیگا اس کو قیامت کے دن تک اور وہ ان کے پکارنے سے بیخبر ہیں۔

جو لوگ مصائب و حوائج میں غیر اللہ کو پکارتے ہیں، انہیں اس آیت پر تعصب کو چھوڑ کر انصاف سے غور کرنا چاہیئے کہ غیر اللہ کی پکار بڑی گمراہی ہے۔ اور پھر جن کو مصائب و حوائج میں پکارا جاتے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ پکارنے والوں کی پکار اور آہ و زاری سے بیخبر ہیں۔ قیامت تک انہیں جواب نہیں دیں گے۔ جب خدا کہتا ہے کہ پکارے گئے نہ پکار سنتے ہیں اور نہ جواب دیتے ہیں۔ پھر پکار کا فائدہ؟ کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ انہیں اللہ کے ساتھ شریک بنانا ہے جس کی سزا آگ ہے۔ یاد رہے کہ اس آیت میں پکار سے صرف بتوں کی پکار ہی مراد نہیں بلکہ تمام من دون اللہ۔ جو بھی خدا کے سوا ہیں سب کی پکاریں شامل ہیں۔ پیغمبر فرشتے، جن، شہید، بزرگ، اہل قبور، اولیاء اللہ۔ کوئی بھی نہ پکار سنتا ہے اور نہ جواب دیتا ہے۔ بس ایک آیت نے ہی یاخواجہ یامعین، یا بہاول الحق، یا پیر، یا دستگیر، یاعلی، یاحسین، یا سلیمان، یا جبرائیل ... وغیرہ، ہر پکار کو گمراہی کہہ کر مٹا دیا ہے۔

وَ مَنْ اَضَلُّ۔ غیر اللہ کو پکارنیوالے سے بڑھ کر کوئی گمراہ نہیں ہے۔

لَا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ پکارے گئے پکارنے والوں کو قیامت تک جواب نہیں دیں گے۔

ھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ۔ وہ ان کی پکار سے بیخبر ہیں۔

شق ہوگیا ہے سینہ خوشا لذتِ فراق
تکلیفِ پردہ داریٔ زخمِ جگر گئی

خدا کے شریک مقرر نہ کرو

جس شخص کو پوچھو کہ کیا خدا تعالیٰ ایک ہے؟ وہ کہے گا کہ ہاں بیشک ایک ہے۔ خدا دو نہیں ہیں! پھر پوچھو۔ کیا خدا کا کوئی شریک ہے؟ ہر مسلمان یہی کہے گا کہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ وحدہٗ لاشریک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے لیکن اس زبانی اقرار کا جب جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ خدا کو ایک، اور وحدہٗ لاشریک کہنے والے اپنے ذہن، اعتقاد اور قول و فعل میں بہت سے خدا بہت سے رب اور سینکڑوں اسکے شریک رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ (پ۱۳ ع۶)

اور اکثر لوگ خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور شرک بھی کرتے ہیں۔

گویا مومن مشرک ہیں۔ کلمہ بھی پڑھتے ہیں اور شرک بھی کرتے ہیں۔ خالقیت میں، الوہیت میں، ربوبیت میں، خدا کے حصے دار مقرر کرتے ہیں۔ خدا نے دوزخ کی شعلہ زن آگ سے بچنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً وَّأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَّأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۱ ع۳)

اے لوگو! عبادت کرو رب اپنے کی جس نے پیدا کیا تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو، تاکہ تم (دوزخ) کی آگ سے) بچو۔ (اس کی عبادت کرو) جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کا فرش اور آسمان کی چھت اور اتارا آسمان سے پانی۔ پھر نکالا اس سے تمہارے لئے پھلوں سے رزق۔ پس مت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کرو ساتھ اللہ کے شریک، اور تم جانتے ہو۔"

عبادت کے معنی

لغت میں عبادت کے معنی ذلت اور پستی کے ہیں۔ چنانچہ طریق معبد اس راہ کو کہتے ہیں جو لوگوں کی آمد و رفت کی کثرت سے ذلیل اور پست ہو اور بعیرِ معبد اس اونٹ کو بولتے ہیں جو مالک کے ہاتھ میں مسخر، مطیع، ذلیل، نہایت سدھا ہوا ہو۔ اہل لغت تعبید کو تذلیل کہتے ہیں۔ غرض عبادت انتہائی ذلت اور پستی کی حالت کا نام ہے۔

شریعت میں عبادت اس اطاعت کو کہتے ہیں جس میں خدا کی جناب میں بندے کی طرف سے انتہائی تذلل، پستی اور عاجزی پائی جائے۔

جب عبادت عبارت ہے اَقْصٰی غَایَۃِ الْخُضُوْعِ وَالتَّذَلُّلِ۔ انتہا درجہ کی ذلت اور عاجزی سے۔ تو پھر یہ صرف خدا ہی کے لئے مخصوص ہوگئی۔ کیونکہ خود کو حد درجہ عاجز، پست اور ذلیل کرنا اللہ کے سوا ہر غیر اللہ کے آگے حرام ہے۔ بندے کا اللہ کے حضور تذلل اور عجز اس کی جناب میں بڑی عزت پانا ہے۔ اور غیر اللہ کے آگے ایسا کرنا (مثل قیام۔ رکوع۔ سجدہ، طواف، نذر نیاز وغیرہ) عند اللہ مردود ہونا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا ہے۔

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ۔

(مسلم شریف) بندہ اپنے رب سے بہت نزدیک اس حال میں ہوتا ہے کہ وہ سجدے میں ہوتا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ سجدہ انتہائی عاجزی، پستی اور ذلت کی حالت ہے کہ وہ ناک جس پر انسان مکھی نہیں بیٹھنے دیتا، اسے زمین پر اللہ کے آگے رگڑتا ہے۔ سر، جو تمام جسم میں بڑی عزت کی چیز ہے، خدا کے سامنے خاک و دھول پر رکھ دیتا ہے۔ اپنی تمام عزت، آبرو اتار کر خالق برتر کی جناب میں ناصیہ فرسائی کرتا ہے۔ چونکہ سجدہ کی حالت باقی تمام قسم کی عبادتوں کی حالتوں سے ازحد عاجزانہ ہے۔ بڑی پستی اور ذلت کی صورت ہے اس لئے بندہ اس حالت میں خدا سے بہت نزدیک ہوتا ہے۔ یہ حالت جس قدر انتہائی ذلت اور پستی کی ہے، اسی قدر خدا کے انتہائی قرب و عزت کی ہے۔ عبد جوں جوں خود کو خدائے لایزال کے سامنے مسنون عبادت کی صورت میں زیادہ عاجز، زیادہ پست بناتا جائیگا، توں توں یزداں کے نزدیک زیادہ مقرب اور زیادہ عزت والا ہوتا جائے گا۔ انبیاء سب سے بڑھ کر خدا کے عاجز اور پست بندے ہوتے ہیں اس لئے سب سے بڑھ کر اسکے ہاں عزت، قرب، مرتبہ، شان اور بزرگی پاتے ہیں۔

عبادت کا بلند مقام

یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت بہت اونچا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو تا دم واپسیں عبادت کے لئے مکلف بنا دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ (پ۱۴ ع۲)

اور (اے پیغمبرؐ!) وفات تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہ۔"

اس کی وجہ یہ ہے کہ بندہ عبادت ہی سے خدا کا بزرگ بنتا ہے۔ اور اسے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے۔ بندے کے لئے صرف عبادت ہی شرف کا مقام ہے۔ خدا تعالیٰ اشرف مقامات میں اپنے رسولؐ رحمت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ عبد سے ہی پکارتا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا (پ۱۵ ع)

پاک ہے اللہ جس نے سیر (معراج) کرائی اپنے بندے کو۔

معراج کس قدر اونچا مقام ہے۔ اتنے اونچے مقام پر رسائی حاصل کرنیوالا عبد ہی ہے۔ اگر زمین پر عبد ہے تو ساتوں آسمانوں سے اوپر سدرۃ المنتہٰی سے بہت — بہت دور پہنچ کر — ہنوز عبداست! ؎

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفٰی سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں (اقبالؒ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ (پ۱۵ ع۱۳)

سب تعریف اس اللہ کے لائق ہے جس نے اپنے عبد پر کتاب نازل کی۔

وحی جہاں نازل ہو' وہ مقام کتنا بزرگ اور اشرف ہوسکتا ہے؟ بیحد! پھر وہ بے حد اشرف اور بزرگ مقام جہاں وحی نازل ہوئی، کونسا ہے؟ وہ مقامِ عبد ہی تو ہے اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ۔ عبد پر کتاب اتری۔

قرآن کہتا ہے کہ عیسٰے علیہ السلام نے مہد دماں کی گود، میں کہا۔ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ۔ میں اللہ کا عبد ہوں" اللہ کے حضور اپنے "تذلل کا اقرار کتنے بڑے فخر اور عزت کی چیز ہے؟ خود حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم (بصد فخر و عزت) فرماتے ہیں:۔

اِنَّمَآ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَ رَسُوْلُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ۔

(مشکوٰۃ) — سوائے اس کے نہیں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا رسول ہوں۔ پھر تم (اے امت) مجھ کو عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
۔ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول[۲] ہی کہنا۔

تم اوروں کی مانند دھوکا نہ کھانا
کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا
مری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا
بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا

سب انساں ہیں واں جس طرح سرفگندہ[۱]
اسی طرح ہیں بھی ہوں اک اس کا بندہ

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم

مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی[۲] بھی

ثابت ہوا کہ بندوں کے لئے اللہ کی عبادت سے بڑھ کر کوئی شرف کا مقام نہیں ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس عبادت۔پستی۔ عاجزی، ذلت گڑگڑاہٹ، خضوع و خشوع اور خوف و دہشت کا مستحق صرف اللہ ہی کیوں ہے؟ اس میں کوئی دوسرا کیوں شریک نہیں؟ اور اگر کوئی غیراللہ کو شریکِ عبادت کرے تو وہ کیوں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے

---

[۱] یہی سرنگندگی ہی عبادت ہے۔ [۲] حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنمی ہو جاتا ہے؟ اس سوال کا جواب خدا کی زبانی سنیں گذشتہ آیت میں ارشاد ہوتا ہے:۔

اے لوگو! عبادت کرو رب اپنے کی (پ۱ ع۳)

خدا تعالیٰ کی ربوبیت

یعنی اپنے رب کی ہی خالص عبادت کرو اس لئے کہ وہی تمہارا اکیلا پروردگار (CHERISHER) ہے۔ جب وہ تنہا تمہارا پالنے والا ہے، تمہاری زندگی کی ضرورتوں اور تقاضوں کو صرف آپ ہی پورا کرتا ہے تو پھر وہ ضرور تنہا عبادت کا حقدار ہے۔ تمہاری ربوبیت کرنے میں کوئی اس کا معاون نہیں۔ اس لئے کوئی اس کا شریک عبادت نہیں اور نہ ہو سکتا ہے! صرف ربوبیت کرنیوالا ہی اپنے مربوبوں سے الحاح و زاری، خوف و خشیت، خضوع و خشوع، پستی و عاجزی کے شکرانے نذرانے وصول کر سکتا ہے۔ دوزخ کا ایندھن ہے وہ — جو یہ شکرانے نذرانے اپنے لئے چاہے یا کسی غیر اللہ کے آگے پیش کرے۔

انسان ماں کے رحم میں نطفہ کی صورت میں پہلے حمل قرار پاتا ہے۔ خدا تعالیٰ تنہا اس نطفے کی ربوبیت فرماتا ہے۔ اسکی نشو و نما کے تمام تقاضے پورے کرتا ہے۔ چار ماہ کے بعد اسے اپنے حکم کُن سے جان بخشتا ہے۔ پھر ہوا، پانی، رزق وغیرہ سے زندگی کی ضرورتیں پوری کرتے کرتے نو ماہ کے بعد اس پانی کی ایک بوند کا چاند سا بچہ بنا کر اپنی خالقیت اور ربوبیت کی شہادت کے لئے گاہ میں بھیج دیتا ہے۔ پھر عالم رضاعت سے لے کر بڑھاپے تک خدا کی ربوبیت ہر حین و آن اس کے شامل حال رہتی ہے۔ عمر کے ہر سال، ہر ماہ، ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفتے، ہر دن، ہر گھنٹے اور ہر منٹ و سیکنڈ کی ہر طرح کی زندگی کی ضرورتیں اور ہر قسم کے تقاضے پورے کرتی ہے۔ ہے کوئی شریک اسکی ربوبیت میں؟ کوئی نہیں! پھر کیوں ہو کوئی شریک اسکی عبادت میں؟

بیشمار عالموں کا رب

پیدائش سے موت تک اللہ تعالیٰ صرف انسان ہی کی ربوبیت نہیں کرتا بلکہ وہ بے شمار جہانوں کا پالنے والا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ۱ ع۱)۔ "سب تعریف اللہ سب جہانوں کے پالنے والے کے لئے ہے"

عالمین عالم کی جمع ہے۔ عالم ایک جہان کو کہتے ہیں۔ عالمین بہت سے جہانوں کو بولتے ہیں۔ انسانوں کا ایک عالم ہے۔ ملائکہ بھی ایک عالم ہے۔ جن بھی عالم ہے۔ اسی طرح ہر ذی روح کی علیحدہ علیحدہ جنس ایک ایک عالم[2] کہلاتی ہے۔ اس لحاظ سے مشہور ہے کہ عالم اٹھارہ ہزار ہیں، بعض اسی ہزار بتاتے ہیں۔ لیکن خدا فرماتا ہے۔

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۝ (پ۲۹ ع۱۵)

"پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا"

ثابت ہوا کہ خالق تعالیٰ ہی اپنی مخلوق، اپنے لشکروں، عالموں، اور جہانوں کو جانتا ہے کہ ان کی تعداد کتنی ہے؟ اس کے سوا کوئی تعداد

---

[1] (حاشیہ ۱۷۹) یہ دنیا اللہ تعالیٰ کی توحید کی شہادت گاہ ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ (پ۵ ع۱۷) تم (دنیا میں) اللہ تعالیٰ (کی توحید اور اسکے سچے (دین) کے شاہد ہو۔ [2] عالم علامت سے مشتق ہے۔ علامت کے معانی نشانی۔ زمین و آسمان کی کل مخلوق اپنے خالق پر نشان اور اس کے ایک ہونے پہ دلیل ہے بس کل ماسوی اللہ عالم ہے ہر شے اللہ رب العالمین کی مربوب۔ محتاج۔ مقہور۔ متصرف فیہ۔ اور وہ وحدہٗ لاشریک سب سے بے نیاز، غنی، صمد اور بے احتیاج ہے (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جانتا۔ تو وہ رب لایزال بے شمار عالموں کا پالنے والا ہوا۔ انسانوں فرشتوں، جنوں کی ربوبیت کے علاوہ چارپایوں کے سینکڑوں جہانوں وحوش و طیور، کیڑوں، مکوڑوں، زمینی، دریائی اور سمندری جانوروں کے لاکھوں عالموں کی جدا جدا سب کی ضرورتوں کے مطابق پرورش کرتا ہے۔ بغیر کسی کی مدد کے پالتا ہے۔ اس لئے اکیلا ہی خالص عبادت کا حقدار ہے۔ چنانچہ مکلفین پر اس نے عبادت فرض کر دی ہے اور ان کے علاوہ بے شمار عالم بھی اس کی تسبیح پکارتے رہتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی ہے سب ہی اسے پاک یاد کرتے ہوئے حق ربوبیت ادا کرتے ہیں۔ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[1]

رزق اللہ کے ذمہ ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ (پ ۱۲ ع)

اور جتنے (جاندار) زمین پر چلتے پھرتے ہیں، ان (سب) کا رزق ہمارے ذمہ ہے۔"

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر جاندار کے رزق کا اللہ ذمہ دار ہے۔ خلق کا رزق اللہ رب العالمین پر ہے۔ وہی رازق اور رزاق ہے۔ جو براہِ راست روزی دیتا ہے۔ وہ ظالم و جاہل ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا بزرگوں کے ہاتھوں رزق دیتا ہے۔ بلکہ ایک حدیث کو یوں غلط بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ مُعْطِیْ۔ "میں (محمدؐ) رزق تقسیم کرتا ہوں اور اللہ عطا کرتا ہے۔" پس رزق محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے طلب کرو۔ خدا نے رزق تقسیم کرنے کا اختیار حضورؐ کو دے دیا ہے۔

---

[1] تمام آسمانوں اور زمین والے (صرف) اللہ پاک کو ہی یاد کرتے ہیں۔ (پ ۲۸ ع ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث مکمل نہیں ہے۔ ساری حدیث اس طرح ہے۔

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَ اِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ وَّ اللّٰہُ یُعْطِیْ ط (مشکوٰۃ کتاب العلم)

جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں (دین) تقسیم کرنیوالا ہوں۔ اور (دین کی سمجھ اور اس پر عمل کی (توفیق) اللہ عطا کرتا ہے"

علمائے سُوء کا فریب

کتنی واضح، صاف اور ایمان افروز حدیث ہے کہ جس بندے کے ساتھ خدا کا ارادۂ خیر ہوتا ہے، جس سے وہ بھلائی کرنا چاہتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ پھر وہ توحید اور شرک، سنت اور بدعت، کفر اور اسلام کے فرق کو خوب جان لیتا ہے۔ فرقہ بندیوں کی غاروں اور تقلیدی ظلمتوں سے نکل کر کتاب و سنت کی شاہراہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوا وہ بڑا خوش بخت شخص ہے جس کو اللہ دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ آگے حضورؐ فرماتے ہیں کہ اَنَا قَاسِمٌ۔ میں قاسم ہوں۔ دین کا تقسیم کرنیوالا ہوں۔ خدا کی وحی اور احکام رب العالمین کا مبلغ ہوں۔ وَ اللّٰہُ یُعْطِیْ اور دین کی سمجھ اللہ عطا کرتا ہے۔ یعنی میں دین پہنچانے والا ہوں اور اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق اللہ عطا کرتا ہے۔ یہ ہے حدیث کا صحیح مطلب! اور پھر یہ حدیث کتب حدیث میں کتاب العلم میں آئی ہے جس سے مقصود دین کا علم — قرآن اور حدیث ہے۔ ثابت ہوا کہ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم دینِ اسلام کے قاسم ہیں۔ اور جن میں دین تقسیم کرتے ہیں۔ ان کو دینی بصیرت اور عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی توفیق خدا دیتا ہے۔

پھر وہ عالم کتنے ظالم اور خائن ہیں جو پوری حدیث بیان نہیں کرتے۔ اور جتنی کرتے ہیں وہ بھی غلط بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگاتے ہیں کہ آپ قاسمِ رزق ہیں۔ حالانکہ حدیث میں رزق کا کوئی مطلب و مفہوم نہیں ہے۔

خدا کے سوا کارساز

قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلۡ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ لَا يَمۡلِكُوۡنَ لِاَنۡفُسِهِمۡ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَالۡبَصِيۡرُ ۙ اَمۡ هَلۡ تَسۡتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوۡرُ ۚ اَمۡ جَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوۡا كَخَلۡقِهٖ فَتَشَابَهَ الۡخَلۡقُ عَلَيۡهِمۡ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ۝ (پ ۱۳ ع ۷)

(اے پیغمبر! مشرکوں سے پوچھو) کہ کون ہے پروردگار آسمانوں اور زمین کا؟ کہو۔ اللہ! کہو کیا پکڑے ہیں تم نے اللہ کے سوا کارساز (وسیلے) جو نہیں اختیار رکھتے اپنی جانوں کے نفع و نقصان کا۔ کہو! کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور آنکھوں والا؟ کیا برابر ہوتا ہے اندھیرا اور اجالا؟ کیا انہوں نے اللہ کے لیے شریک ٹھہرا رکھے ہیں کہ اس کی سی مخلوق انہوں نے بھی پیدا کی ہے؟ اور اب ان کو مخلوقات کے بارے میں شبہ واقع ہوگیا ہے (کہ کس کی پیدا کی ہوئی ہے)۔ کہو (اے پیغمبر! ان سے) کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے۔

لہ موضح القرآن از شاہ عبدالقادر دہلوی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اکیلا ہے بڑا زبردست ! (کوئی اس کا شریک نہیں)

مربوبوں کا فرض

اس آیت میں یہ بات واضح ہے کہ آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق کا پالنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ہر کوئی اس کا مربوب ہے۔ پھر تمام مربوبوں پر اپنے رب لایزال کی خالص عبادت اور شکر واجب ہے۔ افسوس انسان اللہ کی ربوبیت میں بہت سے "مشکل کشاؤں" "حاجت رواؤں" اور "داتوں" کو شریک کرتا ہے۔ اس نے اللہ کے ساتھ سینکڑوں ارباب مقرر کر رکھے ہیں۔ لیکن اس "نمک حرام" انسان کے سوا خدا کی بیشمار مخلوق ــ وحوش وطیور، بہائم و انعام ــ کل جمادات، نباتات اور حیوانات اپنے پالنے والے کی خالص عبادت[۱] اور شکر کرتے ہیں۔ کوئی شریک نہیں کرتا۔

ہر چیز خدا کو پاک یاد کرتی ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِيْحَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۔ (پ ۱۸ ع ۱۲) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے (سب) اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور پرند (بھی جو) پَر کھولے (اڑتے پھرتے ہیں) سب کو اپنی (اپنی) نماز اور اپنی (اپنی) تسبیح (کا طریقہ) معلوم ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ (یہ) کرتے ہیں۔"

اس سے ثابت ہوا کہ خدا کی تمام مخلوق نباتات، جمادات اور حیوانات

---

[۱] ہر شے اللہ کی تسبیح، یاد، ذکر، اور فکر میں ہے۔ اس کے ساتھ نہ کسی کو شریک کرتی ہے، اور نہ اس کی یاد سے غافل ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی اپنی علیحدہ علیحدہ نماز اور نیاز ہے جو خدا نے ان کو بتا رکھی ہے۔ پھر سب خدا کے حکم کے مطابق نماز بھی پڑھتے ہیں اور اس کو ہر وقت پاک یاد کرتے ہیں۔ اور اس طرح ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت دے رہا ہے۔ ونعم ما قیل ؎

وَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَّهٗ اٰیَةٌ[1]

تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ وَاحِدٌ

پاک یاد کرنے کا مطلب

اوپر ثابت ہوا کہ تمام مخلوق خدا تعالیٰ کو پاک یاد کرتی ہے۔ پاک یاد کرنے کے یہ معنی ہیں کہ شرک سے پاک یاد کرتی ہے۔ سورج، چاند، ستارے، آسمان اور آسمان کی تمام مخلوق، بادل، ہوا، پہاڑ، دریا، سمندر، جنگل، باغ، درخت، پھل، پھول، زمین کی روئیدگی، خشکی اور تری کی بیشمار مخلوق، خوردبین سے نظر آنے والے جراثیم سے لے کر ہاتھی تک کی مخلوق — وحوش وطیور، ساری پیدائش کائناتِ ارضی اور سماوی کا ذرہ ذرہ — ان میں سے کوئی بھی خدا تعالےٰ کے ساتھ شریک نہیں لاتا۔ کوئی غیر اللہ کو نہیں پکارتا۔ غیر اللہ کے آگے نہیں جھکتا۔ نہ غیر کی نماز پڑھتا ہے اور نہ غیر کی نیاز دیتا ہے۔ سب کے رگ و ریشہ اور جسم و جان میں اللہ ہی کے لئے نماز و نیاز ہے۔ اس کی تسبیح و تقدیس ہے۔ سب اسی کی وحدت کے نغمے گاتے ہیں۔

---

[1] اور ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کیلئے نشانیاں ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ الغوثیہ پڑھنے والے بدبخت انسان! غور کر! فرشتوں سے لیکر تمام حیوان حتےٰ کہ کتے اور سور[1] تک تو خالص اللہ کی نماز پڑھیں، اور تو بغداد کی طرف منہ کر کے نماز غوثیہ پڑھتا ہے۔ تو آپ ہی فیصلہ کر لے کہ تیرا یہ فعل کس بات پر دلالت کرتا ہے؟ کتے اور سور عبادت کی غرض سے نہیں پیدا کیے گئے۔ لیکن وہ اپنے خالق اور رب کی بغیر شرک کے خالص نماز پڑھتے ہیں۔ اور تو بحکم وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ صرف اللہ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن تو غیراللہ کی صلوٰۃ الغوثیہ پڑھ کر خدا کے ساتھ شریک لاتا ہے! تیری تخلیق اور ربوبیت میں شاہ جیلانی نے خدا کی امداد نہیں کی۔ صرف اللہ نے بغیر کسی کی مدد کے اکیلے آپ ہی تجھے پیدا کیا۔ اور وہ اکیلا ہی تیری ربوبیت کرتا ہے۔ اس کام میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ پھر تو نماز (عبادت) میں اس کا کیوں شریک بناتا ہے؟ یا غوث، یا دستگیر، یا معین الدین، یا شیخ عبدالقادر پکارنے والے! ناعاقبت اندیش مسلمان! کتے اور سور تک اللہ کو (شرک) سے پاک یاد کرتے ہیں۔ صرف اُسے ہی پکارتے ہیں۔ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِيْحَهٗ۔ ہر ایک (خدا کی کل مخلوق حتےٰ کہ کتے اور سور تک) اپنی (اپنی) نماز اور اپنی (اپنی) تسبیح (خدا کی خالص پکار) جانتے ہیں۔ (اور اس پر عمل کرتے ہیں) لیکن تو جو صرف اللہ ہی کو پکارنے کی غرض سے پیدا کیا گیا۔ غیر اللہ کو

---

[1] كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ۔ (پ۱۸ ع۱۲) آسمان اور زمین کی کل مخلوق اللہ ہی کی نماز پڑھتی ہے اور اللہ کی تسبیح پکارتی ہے۔" اس کل مخلوق میں کتے اور سور بھی آ گئے معلوم ہوا کہ کتے اور سور بھی صرف اللہ ہی کی نماز ..... (جس طریقے کی خدا نے انہیں بتائی ہے) ادا کرتے ہیں اور اللہ ہی کو پکارتے ہیں (صلوٰ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارنے لگ گیا! سوچ تیرا کیا انجام ہوگا؟ مقابلۃً تو کون ہے؟

ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے

سجدہ بھی بہت بڑی عبادت ہے۔ کیونکہ خدائے لایزال کے آگے انتہائی تذلل کی صورت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۔ (پ۱۳ ع۸)

اور جو کوئی کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ چار و ناچار اللہ کے آگے سجدہ کرتا ہے۔ اور ان کے سائے (بھی) صبح و شام (اس کے حضور سربسجود ہیں)۔

جب ارض و سما کی تمام مخلوق اللہ ہی کو سجدہ کرتی ہے۔ اس کے سوا کسی کو نہیں کرتی۔ تو تو اے انسان! اشرف المخلوقات ہوکر انسانوں، قبروں، مزاروں، درباروں، کھانوں، قدموں، نشانوں پر سجدے کرتا ہے۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ[1]۔ آہ تیرا کتنا دردناک حشر ہوا۔ فلک الافلاک سے کود کر تحت الثریٰ میں آگرا!

خدا کی تمام مخلوق تین حالتوں سے خالی نہیں ہے۔ یا تو قیام میں ہے۔ جیسے کل درخت۔ یا جھکی ہوئی رکوع میں ہے جیسے چارپائے۔ یا زمین پر بچھی ہوئی سجدے میں ہے۔ جیسے سبزہ۔ یہ تینوں حالتیں عبادت کی ہیں۔ خدا کی ساری مخلوق اللہ کے حضور قیام، رکوع، سجدے کی

---

[1] پھر پھیر دیا ہم نے اس (اشرف المخلوق انسان کو) نیچے سب نیچوں کے (پ۳۰ ع۲۰)۔ یعنی انسان کو بہترین ساخت کا بنایا۔ لیکن اعمالِ بد کی وجہ سے جانوروں اور حیوانوں سے بدتر ہوگیا۔ اس نے اپنی شرافت کو بٹہ لگالیا۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں غلامی کا دم بھر رہی ہے۔ سب خدا کی فرمانبردار شرک سے بیزار ہے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ (پ ۳ ع ۱۷) ــ اور جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں، چار ناچار اس (اللہ) کے لئے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔"

موالید ثلاثہ کا اِسلام

اِسلام کے لغوی معنی ہیں فرمانبرداری مطیع ہونا۔ ان معنوں میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز مسلمان ہے۔ اجرامِ فلکی کو لیجیے۔ سورج، چاند، ستارے، سب خدا کے حکم کے مسخّر اپنا اپنا فرض بجا لا رہے ہیں۔ جس روز خدا نے انہیں پیدا کیا، اس دن سے لے کر آج تک خدا کی فرمانبرداری میں ہیں۔ سورج کا ضیا، چاند کا نور، ستاروں کی درخشانی اور ان کی باقاعدہ گردشیں ــ ان کا اسلام ہے۔ آگ، پانی، ہوا، زمین کی تمام روئیدگی۔ شجر، حجر، زمین اور آسمان کا ذرہ ذرہ ــ سب اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے خدا کے فرمانبردار ہیں۔ آم کے درخت سے امرود نہیں لگیں گے، امرود کے درخت سے آڑو نہیں لگیں گے۔ آڑو کے درخت سے سنگترے اور سنگترے کے درخت سے سیب نہیں لگیں گے۔ بلکہ جو درخت جس پھل کا ہے وہ وہی پھل دیگا۔ اور یہی درختوں کا اِسلام ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ق (پ ۱ ع ۳)

وہی ہے جس نے تمہارے (نفع کے) لئے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے سارا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ دنیا و مافیہا سب کچھ انسان کے فائدے اور منفعت کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ عرش سے فرش تک ہر چیز حضرت انسان کی خدمت (SERVICE) کی خاطر ہی بنائی گئی ہے۔ ارض و سماء و مافیہا کا خلیفۃ اللہ فی الارض کی چاکری کرنا دراصل اللہ ہی کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے کیونکہ خدا نے ہی سب چیزوں کو انسانی خدمت پر مامور کیا ہے اور ان میں خدمت کی مختلف صلاحیتیں، قوتیں اور تاثیریں پیدا کی ہیں۔ پھر وہ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ کی زنجیر میں بندھی ہوئی سرگرمِ عمل ہیں۔ ہر ایک کی فطرت اس کا اسلام ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خدا کی ساری مخلوق، کائنات کا ذرہ ذرہ خدا کا فرمانبردار، مسلمان اور اس کی توحید پر گواہ ہے۔ لیکن جس اشرف المخلوقات انسان کی خاطر یہ سب کچھ بنایا گیا ہے، وہ ہی خدا کا نافرمان، غیر اللہ کو اللہ کے برابر کرنے والا مشرک ہو جائے۔ تو کیا وہ جانوروں، چارپایوں سے بدتر نہ ہوا؟[۱]

بے اختیار کارساز گذشتہ آیت میں یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ تمام مخلوق ربوبیت میں اللہ رب العالمین کی مرہون ہے۔ پھر جو لوگ غیر اللہ کو "داتا" "مشکلکشا" کہتے ہیں، ان کو خدا پچھلی آیت میں متنبہ کرتا ہے۔

کیا پکڑے ہیں تم نے اللہ کے سوا کارساز (وسیلے) جو

---

[۱] چارپایوں کے لئے دوزخ نہیں ہے۔ خدا کے باغی، کافر، مشرک، اور بدعتی دوزخ میں جلینگے پھر آج دنیا میں انسان کو سوچنا چاہیئے کہ خدا نے اسے "ہیرا" بنا کر اس جہان میں بھیجا ہے۔ وہ اپنی جلا ضائع نہ کرے۔ نور کو ظلمت میں تبدیل نہ کرے! خارا ہو کر نہ رہ جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں اختیار رکھتے اپنی جانوں کے نفع و نقصان کا۔" (پ۱۳ ع۸)

یعنی جن کو تم نے اللہ کے سوا رزق وغیرہ کے وسیلے بنایا ہے کہ خدا ان کے ہاتھ سے دیتا ہے جن کو تم داتا کہتے ہو، خدا کی جناب میں کارساز سمجھتے ہو۔ سنو! وہ تو اپنی جان کے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ چہ جائیکہ تمہاری رزاقی، کارسازی کریں۔

چھلکے کا اختیار نہیں رکھتے

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ (پ۲۲ ع۱۴)

اور جن کو تم سوائے اس کے (مصائب و حوائج میں) پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کا (بھی) اختیار نہیں رکھتے۔"

قِطْمِيْر کے معنی ہیں کھجور کی گٹھلی کا چھلکا! خدا کہتا ہے کہ اللہ کے سوا جن کو حاجت روا، مشکلکشا، کارساز، خدا کے وسیلے، داتے سمجھ کر) پکارتے ہو، وہ (تمہاری کارسازی کا) اتنا اختیار بھی نہیں رکھتے جتنا کہ کھجور کی گٹھلی پر جھلی ہوتی ہے۔ یعنی ذرا سا بھی اختیار نہیں رکھتے۔

اگر کوئی کہے کہ یہ آیت بتوں کے متعلق ہے۔ جیسا کہ تمام شرک کی رد کی آیتوں کے بارے میں عموماً کہہ دیا جاتا ہے تو جواب یہ ہے کہ آیت میں مِنْ دُوْنِهٖ آیا ہے کہ جن کو تم سوائے خدا کے پکارتے ہو۔ کیا لات و عزیٰ ہی سوائے خدا کے ہیں، اور سب خدا ہیں؟ یعنی کفارِ مکہ کے بزرگ (لات و عزیٰ) مِنْ دُوْنِهٖ ہیں۔ اور مسلمانوں کے بزرگ عین اللہ ہیں؟ حق یہ ہے کہ تمام امتوں کے بزرگ انبیاء اولیاء خدا کے سوا ہیں۔ کفار مکہ کے بزرگ بھی خدا کے سوا ہیں اور مسلمانوں کے بزرگ اولیاؔ شہداء وغیرہم بھی خدا کے سوا ہیں۔ آیت مذکور کا حکم سب پر حاوی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کوئی بھی اختیاراتِ خداوندی میں گٹھلی کی چھلی تک کا مختار نہیں۔

خدا سچا ہے یا علماء

پھر مولوی لوگ یہ وعظ کر کے عوام کو دھوکا دیتے، بے ایمان اور مشرک بناتے ہیں کہ خدا نے اولیاء اللہ کو اختیار دے رکھا ہے وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ تقسیم ملک پر مشرقی پنجاب کی قیامتِ صغریٰ ان کے سامنے نہیں ہے؛ چھ لاکھ مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ ڈالا گیا۔ کسی صاحب اختیار بزرگ کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ پھر چالیس ہزار مسلمان عورتیں سکھوں کے قبضے میں چلی گئیں۔ جن کی گود میں اب ــ آکا ــ سکھوں کے بچے ہیں۔ کسی صاحبِ اختیار ولی کو غیرت نہ آئی اور نہ اب آتی ہے جو سکھ کے لیکھ میں میکھ مارے۔ کشمیر کا مسئلہ پاکستان کی موت اور زندگی کا سوال بنا ہوا ہے۔ کوئی داتا، مشکلکشا، صاحب تصرف ولی، شہید، قطب، زندہ یا وصال پایا ہوا ایسا ہے جو اشارہ ابرو سے کشمیر کا قضیہ چکا دے؟ آئے دن ملک سیلابوں کے عذاب سے تباہ ہوتا رہتا ہے۔ کوئی یہ بلا ہی ٹال دے! نہیں! کوئی نہیں! ہرگز کوئی ایسا نہیں جو خدائی کاموں میں دخل دے مشیت ایزدی کا مقابل بنے۔ اختیارِ الٰہی کو چھینے۔ ارادۂ خداوندی کو بدل دے۔ یقین جانیے، وہ واعظ اور مولوی صاحبان قرآن کے خلاف ہیں جو اولیاء اللہ کو مختار و متصرف مانتے ہیں۔ رسول رحمت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی بزرگ ہستی نہیں ہے۔ ان کے متعلق خدا کہتا ہے۔

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝

(پ ۲۹ ع ۱۲)۔ (اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے کہو کہ تمہارا نقصان و فائدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کچھ بھی) میرے اختیار میں نہیں۔ (اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے) کہو کہ خدا (کے غضب) سے کوئی بھی مجھ کو پناہ نہیں دے سکتا۔ اور نہ اس (کی جناب) کے سوا کہیں مجھ کو ٹھکانا مل سکتا ہے۔

غور کریں کہ خدا تعالیٰ نے ایک حق بات اپنے پیغمبر کی زبانی کہلوائی ہے کہ خلقت کا نقصان اور نفع حضورؐ کے اختیار میں نہیں ہے۔ جب حضورؐ کے اختیار میں لوگوں کا نفع اور نقصان نہیں ہے تو اور کس ماں کے لال کے ہاتھ اختیار میں ہو سکتا ہے؟ پھر وہ لوگ ضرور جھوٹے اور قرآنی آیت کے مخالف ہوئے جو غیر اللہ میں تصرف اور اختیار مانتے ہیں۔ نیز ان کے نزدیک اولیاء اللہ، حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑے ہوتے، جو تصرف اور اختیار رکھتے ہیں۔ حالانکہ مذکورہ آیت میں حضورؐ کے اختیار اور تصرف کی نفی موجود ہے۔ پھر اللہ سچا ہوا۔ جو کہتا ہے کہ حضورؐ کے اختیار میں لوگوں کا نقصان اور نفع نہیں ہے؟ یا مولوی سچے ہوئے جو کہتے ہیں کہ بزرگ خوش ہو تو وارے نیارے کر دے۔ اور غصے میں آجائے تو تختہ الٹ دے؟

اندھا اور آنکھوں والا

مذکورہ آیت میں آگے ارشاد ہوتا ہے۔
قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ

کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور آنکھوں والا"

یہاں اندھا اس شخص کو کہا گیا ہے جو قرآنی آیت کے خلاف یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے سوا ایسے وسیلے ہیں جو نفع و نقصان کا اختیار رکھتے ہیں۔ اور آنکھوں والا اسے بتایا گیا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ کوئی غیر اللہ کھجور کی گٹھلی کی جھلی برابر بھی مافوق الاسباب طریق پر مختار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ پس موحد آنکھوں والا اور مشرک اندھا ہوا۔

ایسے ہی خدا نے فرمایا ہے کہ کیا ظلمت اور نور برابر ہیں؟ نہیں! پھر جس طرح ظلمت اور نور برابر نہیں، اسی طرح توحید اور شرک برابر نہیں۔ پس مسلمان کو چاہیئے کہ وہ غیر اللہ کو خدائی صفات و اختیارات میں شریک کرکے دوئی کی ظلمت میں قدم نہ رکھے۔

اختیار والوں کی مخلوق

تمام آسمانی اور زمینی مخلوق کا خالق اللہ تعالےٰ ہے جو ان میں تصرف کر سکتا ہے

خدا تعالےٰ مشرکوں سے پوچھتا ہے۔ خالق اور خلق کے درمیان وسیلوں، وچولوں کے ماننے والوں سے سوال کرتا ہے۔ بتاؤ کہ تمہارے مقرر کردہ وسیلوں وچولوں نے کون سی مخلوق پیدا کی ہے؟ آسمان، زمین اور سب کچھ تو اللہ کی پیدائش ہے، اپنے مختاروں اور کارسازوں کی مخلوق دکھاؤ؟ کہ انہوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ کچھ بھی پیدا نہیں کیا۔ جب انہوں نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا تو خدا کی مخلوق میں انہیں تصرف کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا۔ خالق اپنی مخلوق کے نفع و نقصان کا مالک تو ہو سکتا ہے، لیکن مخلوق ـ مخلوق کے نفع و نقصان پر کیسے قادر ہو سکتی ہے؟ غلام غلاموں کو فوق الاسباب طریق پر نہ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔ لَا یَمۡلِکُوۡنَ مِنۡ قِطۡمِیۡرٍ۔ گٹھلی کے چھلکے (تک) کا اختیار نہیں رکھتے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ ـ کہو (اے پیغمبر!) اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے۔ ـ وَ ہُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ـ اور وہ اکیلا ہے بڑا زبردست" یعنی اللہ اکیلا زبردست ہر چیز کا خالق ہے۔ مخلوق کے پیدا کرنے میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس لئے اس کی مخلوق کے احوال۔ تغیر و تبدل، مرض و صحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت و حیات ، فقر و غنا ، عزت و ذلت میں بھی کوئی دخیل و شریک اور متصرف و مختار نہیں ہے۔

مکھی نہیں بنا سکتے

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَ اِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْـًٔا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ۝ (پ ۱۷ ع)

اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ پس اس کو کان لگا کر سنو! کہ جن (معبودوں) کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کر سکتے۔ اگرچہ اس کے (پیدا کرنے کے) لئے (سب کے سب) اکٹھے ہو جائیں۔ اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے جائے تو اس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ بودا ہے مانگنے والا اور جو مانگتا ہے۔"

مکھی کے منہ سے چھڑا نہیں سکتے

اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ کوئی غیر اللہ نہ حاجت روا ہے، نہ مشکلکشا اور نہ خدا سے اختیار پایا ہوا ہے۔ خدا نے کیسی اچھی مثال سے توحید کا اثبات اور شرک کا ابطال کیا ہے۔ فرمایا کہ جن کو تم (حاجت روائیوں کے لئے) سوائے خدا کے پکارتے ہو، وہ بے اختیار ایک حقیر مکھی تک نہیں بنا سکتے خواہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں۔ پھر بھی ملکر مکھی پیدا نہیں کر سکتے۔ خیر یہ تو مشکل کام ہے۔ اچھا ایک آسان کام ہی کر کے دکھائیں کہ مکھی جب کھانے پینے کی چیز پر بیٹھتی ہے تو اڑتے وقت کچھ ذرا سا منہ میں لے جاتی ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ مکھی کے منہ سے ہی وہ چھڑا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھائیں۔ حق یہ ہے کہ وہ اتنا بھی نہیں کر سکتے۔ مکھی کی چھینی ہوئی چیز کو واپس نہیں لا سکتے! یہ آیت صرف بتوں یعنی مشرکوں کے بزرگوں کے متعلق ہی نہیں بلکہ اس کا اطلاق ہر اس غیر اللہ پر ہے جسے مصائب و حوائج میں فوق الاسباب طریق پر پکارا جائے۔ جس سے ایسے کاموں کے لئے فریاد کی جاتی ہے۔ جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے بس اور اختیار میں ہیں۔ وہ خواہ کسی امت کا پیغمبر ہو، ولی ہو، شہید ہو، بزرگ ہو، خدائی اختیاروں کے سامنے بے بس رہے ہے

خرد اور ادراک رنجور ہیں واں!
مہ و مہر ادنیٰ سے مزدور ہیں واں
جہاں دار مغلوب و مقہور ہیں واں
نبی اور صدیق مغلوب ہیں واں
نہ پرسش ہے رہبان و احبار کی واں
نہ پروا ہے ابرار و احرار کی واں (حالیؒ)

خدا کے ند بنانا جب ثابت ہو گیا کہ خدا نے تنہا آسمان کا چھت زمین کا فرش بنایا ہے اور بغیر کی مدد اور مشورے کے بارش نازل کرتا اور طرح طرح کا رزق، اناج اور پھل اگاتا ہے۔ جس

لہ اگر کوئی اس کے جواب میں پیغمبروں اور ولیوں کے معجزوں اور کرامتوں کو بیان کرے تو جواب یہ ہے کہ معجزہ اور کرامت پیغمبر اور ولی کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ جب چاہیں دکھا دیں۔ بلکہ یہ خدا کے بس کی چیز ہے۔ وہ چاہے تو ظہور ہو، نہ چاہے تو نہ ہو۔ اور آیت مذکورہ میں جن کو لوگ حاجت روائیوں کے لئے پکارتے ہیں، ان کے اختیار کی نفی ہے کہ کوئی غیر اللہ نہ مکھی بنا سکتا ہے نہ مکھی کی چھینی ہوئی چیز کو اس سے چھڑا سکتا ہے جس طرح مکھی کی تخلیق خدا کا کام ہے، اسی طرح مکھی کا ارادہ خدا کے بس میں ہے۔ خدا کے اختیار اور بس میں کوئی شریک نہیں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سب انسان اور تمام جاندار زندگی پاتے ہیں۔ پھر ایسا خالق، مالک، رب، اور رزاق کیوں نہ تنہا، خالص عبادت کا حقدار ہو؛ اسی لئے اس نے فرمایا۔ کہ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ پس مت مقرر کرو (اللہ کے مربوب غلامو!) اللہ کے ساتھ شریک۔ اور تم جانتے ہو کہ اس کے پلے کا کوئی نہیں ہے)۔

تمت استعانت باللہ بعض کج فہم شرک کی تائید میں کہتے ہیں کہ اگر غیر اللہ سے مدد مانگنی اور غیر اللہ کو پکارنا منع ہے تو پھر ڈاکٹر اور حکیم کو کیوں بلاتے ہیں۔ بوجھ زیادہ ہو تو کیوں کہتے ہو بھائی ذرا اٹھوا دو۔ کیوں آپس میں ایک دوسرے کو کاموں کاجوں اور ضرورتوں کے لئے کہتے ہو۔ چور رات کو نقب لگائیں تو کیوں مدد کے لئے پکارتے ہو۔ چور! چور..... وغیرہ .... وغیرہ... وغیرہ!۔ ان کج بحثیوں اور حجتوں کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید میں خدا نے فرمایا ہے:۔

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۔ (پ۶ ع۵) اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔"

یعنی جو اسباب، ذرائع، وسائل میں نے تمہیں مہیا کر رکھے ہیں، جو نعمتیں اور مال و دولت تمہیں دے رکھا ہے، جو علوم و فنون تم کو سکھائے ہیں، ان کے ساتھ تم اپنے بھائیوں کی مدد کیا کرو۔ ان کے کام آیا کرو۔ ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ حدیث شریف میں حضورؐ نے فرمایا۔ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ (مشکوٰۃ)۔ جو شخص (خدا کی دی ہوئی نعمتوں کے ساتھ) اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ (غریبوں، فقیروں، مسکینوں، یتیموں، مقروضوں، بھوکوں، ننگوں کو کھلاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچاتا ہے، خدا تعالیٰ اس کی (ایسی) ضرورت (جو مخلوق کے بس سے باہر ہے، پوری کرتا ہے" یعنی جو اپنے بھائیوں کے کام آتا ہے، خدا اس کے کام آتا ہے۔ مذکورہ آیت اور حدیث سے باہمی تعاون اور مل ورتن کا سبق ملا۔ ایک دوسرے کے ساتھ موانست، مواخات اور موالات کا درس حاصل ہوا۔ انسانی ہمدردی کا حکم ہوا۔

بیماری کا علاج کرنا

خدا تعالےٰ نے بیماریاں پیدا کی ہیں تو دوائیں بھی بنائی ہیں۔ اور دواؤں کا فن جاننے والے بھی پیدا کئے ہیں۔ حدیث میں حضورؐ فرماتے ہیں۔ یَا عِبَادَ اللّٰہِ تَدَاوَوْ (ترمذی) اے اللہ کے بندو! (بیمار ہو جاؤ تو) دوا کیا کرو" اب بیماری میں ڈاکٹر یا حکیم کو بلانا اور اس سے علاج کرانا شریعت سے ثابت ہوا۔ علاج کے سلسلہ میں کسی بھائی کی مدد، معالج کی مدد، دواؤں کی مدد یہ استعانت شرعیہ کہلاتی ہے۔ یعنی شریعت نے اسباب کے ساتھ مدد چاہنے کی اجازت دی ہے۔ باقی رہی شفا، یہ صرف اللہ کے پاس ہی ہے۔ کسی نبی، ولی، بزرگ، شہید کے بس میں نہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ اِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَءَ بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ (مشکوٰۃ) جب مرض کی دوا کی جاتی ہے تو شفاء اللہ کے اذن سے ہوتی ہے" (دوا مؤثر بالذات نہیں) پس علاج معالجہ اور دوا دارو تو جائز اور مشروع ہوا، اور شفا کا غیر اللہ سے چاہنا شرک ہوا۔ کیونکہ شفا کسی غیر اللہ کے پاس ہے ہی نہیں۔ یہ خاصہ خداوندی ہے۔ خاصہ خداوندی کا غیر اللہ سے طلب کرنا اسے اللہ کے برابر کرنا ہے۔ قرآن میں آتا ہے۔

وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ۔ (پ ۱۹ ع ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب میں (حضرت ابراہیمؑ) بیمار پڑتا ہوں تو (صرف) وہی (اللہ ہی) مجھ کو شفا دیتا ہے ۔

پس بیماری میں دوڑ دھوپ جدوجہد علاج و مداوا درست اور حصولِ شفا کے لئے غیر اللہ کی امیدگاہ شعلہ زن آتش کا دوسرا نام ہے۔ غیر اللہ کو پکارنا جہنم کی آگ کو ہوا دینا ہے ۔ ؎

گراں بہا ہے ترا گریۂ سحر گاہی!

اسی سے ہے ترے نخلِ کہن کی شادابی

حضرت عیسٰی علیہ السلام نے کہا۔ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ۔ (پ ۳ ع ۱۳)

کون ہے جو اللہ کی طرف ہوکر میری مدد کرے۔ یعنی تبلیغ دین میں میری مدد کرو۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ (پ ۱۰ ع ۵) اور دین (کے بارے) میں تم سے مدد چاہیں تو تم کو ضرور ان کی مدد کرنی چاہیئے۔ حضرت انورؐ فرماتے ہیں۔ اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا (مشکوٰۃ)۔ اپنے بھائی ظالم یا مظلوم کی مدد کرو۔ کہ اس کو ظلم سے روکو اور مظلوم کی اس طرح مدد کرو کہ اس سے ظلم دور کرو۔ ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ جو کام جو باتیں ہمارے بس اختیار میں ہیں جو اسباب و وسائل ہمیں مہیا ہیں ان کے ساتھ ہم ایک دوسرے کی مدد کریں، باہم تعاون کریں، تعاون چاہیں۔ ان ہی معنوں میں مولانا حالیؔ نے فرمایا ہے ؎

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں

کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

استعانت شرکیہ ہاں وہ باتیں، طاقتیں، قدرتیں، صفتیں، اختیار، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصرف جو مختص باللہ ہیں۔ صرف اللہ ہی کے قبضے میں ہیں۔ ان کے لئے غیر اللہ کو پکارنا، کسی نبی، ولی، شہید سے مدد مانگنا، فریاد کرنا شرک اور حرام ہے۔ مثلاً:۔

اولاد بخشنا ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ ۙ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُکْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ (پ ۲۵ ع ۶) "جس کو چاہتا ہے لڑکیاں ہی دیتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے لڑکے ہی بخشتا ہے۔ یا (جس کو چاہے) لڑکے اور لڑکیاں (ملاکر) دونوں قسم کی اولاد دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے۔ بانجھ کر دیتا ہے۔"

خدا نے لوط علیہ السلام کو صرف لڑکیاں ہی دیں۔ لڑکے سے محروم رکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صرف لڑکے ہی دیئے، لڑکی نہ بخشی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لڑکے اور لڑکیاں دونوں قسم کی اولاد عطا کی۔ وہ اپنی مرضی کرتا ہے۔ اولاد اسی کے بس میں ہے۔ کسی پیغمبر کو کو اس میں دخل نہیں۔ پھر جو لوگ اولاد کے لئے قبروں پر حاضری دیتے، اہل قبور سے اولاد مانگتے یا خدا سے لے[1] دینے کے لئے عرض

---

[1] اہل قبر کو کہنا کہ اللہ سے دعا کرو وہ مجھے اولاد دے ناجائز ہے۔ زندہ تو زندہ کو دعا کے لئے کہہ سکتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے حق میں دعا کر سکتے ہیں۔ اہل قبور کے متعلق قرآن کہتا ہے۔ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ (پ ۲۲ ع ۱۵) "اور جو لوگ قبروں میں ہیں (اے پیغمبر) تم ان کو نہیں سنا سکتے۔" ثابت ہوا قرآن سے کہ اہل قبور نہیں سنتے۔ اس لئے انہیں دعا کے لئے کہنا بے سود۔ دوسری بات یہ ہے کہ سوا لاکھ صحابہؓ میں سے کسی نے روضہ رسولؐ پر حاضر ہو کر کبھی نہ کہا کہ حضورؐ! اللہ سے دعا کرو۔ میری فلاں حاجت پوری ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کرتے ہیں۔ یہ لوگ گمراہ اور مشرک ہیں۔

رزق کی فراخی اور تنگی

رزق کا فراخ یا تنگ کرنا صرف خدا ہی کے اختیار میں ہے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ (پ ۲۱ ع ۷)

کیا (مشرک اس بات پر) غور نہیں کرتے کہ اللہ ہی جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے۔ اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک ایمان داروں کے لئے اس میں (قدرتِ خداوندی کی بہت نشانیاں ہیں۔"

جو شخص رزق کی تنگی یا فراخی کو کسی غیر اللہ کی طرف منسوب کرے، وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پیر کی گیارہویں دی تھی۔ امام جعفر صادق کی نذر کے کونڈے بھرے تھے۔ رزق فراخ ہو گیا ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا ضرور مشرک ہے۔ اوہو۔ اس دفعہ میں نے گیارہویں نہیں دی۔ شاہ جیلانی ناراض ہو گئے اس لئے کاروبار مدہم پڑ گیا ہے۔ فلاں رقم ماری گئی ہے۔ تجارت میں گھاٹا پڑ گیا ہے۔ یہ سراسر مشرکانہ عقیدہ ہے کہ رزق کی فراخی اور تنگی (خاصۂ خداوندی) میں غیر اللہ کو شریک کیا گیا ہے۔

دشمن پر فتح

دشمن پر فتح ــــ صرف اللہ کے قبضے میں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے

اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ ۚ وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ ۔ (پ ۴ ع ۸)

(مسلمانو) اگر خدا تمہاری مدد پر ہے تو پھر کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں ہے۔ اور اگر وہ تم کو چھوڑ دے تو اس کے (چھوڑ دینے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد کون ہے جو تمہاری مدد کریگا؟"

اس سے ثابت ہوا کہ فتح، نصرت اور مدد اللہ کی طرف سے آتی ہے۔ مشرکینِ مکہ لڑائیوں میں ہُبل بزرگ کے نعرے مارتے تھے کہ وہ ان کو فتحیاب کریگا۔ یا خدا کو کہہ کر فاتح کرا دیگا۔ اس مشرکانہ روش پر چل کر مسلمان بھی بزرگوں کے نام کے نعرے لگاتے ہیں۔ نعرۂ رسالت، نعرۂ حیدری، نعرۂ پنجتن وغیرہ۔ ایسے لوگوں کو مذکورہ آیت پر غور کرنا چاہیئے۔ خدا نے صاف فرما دیا ہے کہ اگر اللہ تمہاری مدد پر ہو تو پھر کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آسکتی۔ اور اگر اللہ ہی تمہیں چھوڑ دے، تمہاری مدد نہ کرے تو اس کے چھوڑنے کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کریگا؟ یعنی کوئی بھی تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ پھر دشمن پر فتح دینا خاصۂ خداوندی ہے، اس میں غیروں کو شریک نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ استعانتِ شرکیہ ہے۔

غیر اللہ کے نعرے

نعرۂ رسالت لگانے والو۔ اللہ سے ڈرو اور غور کرو کہ غزوۂ اُحد میں جب خُدا نے کسی وجہ سے فتح نہ بھیجی تو کیا شکست نہ ہوگئی تھی۔ رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوگیا۔ حضورؐ زخموں سے نڈھال اور ستر صحابہؓ شہید ہو گئے۔ آیتِ بالا حق ہے کہ جب فتح خدا نے نہ چاہی تو کہیں سے نہ آئی۔ پنجتن کے نعروں سے فتح چاہنے والے بھائیو! حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے کربلا کے منظر سے کانپ کانپ جاؤ۔ جو بات خدا نہ چاہے، اس کے نہ چاہنے کے بعد کون چاہے؟ مرضئ مولا کے سامنے عجزِ حسینؓ کا تصور تمہیں غیر اللہ کے نعروں سے بے نیاز کر رہا ہے۔ دیکھیئے، قرآن ارشاد کر رہا ہے۔ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا (پ ۲۹ ع ۱۱)۔ بس اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعرۂ تکبیر کے ساتھ کوئی اور نعرہ نہ لگاؤ۔

طوفان اور سیلاب طوفان اور سیلاب سے بچانا۔

اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ (پ۲۳ ع۲)

اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں۔ پھر نہ تو کوئی ان کا فریاد رس ہو۔ اور نہ کوئی ان کو (ڈوبنے سے) بچانے والا ہو مگر (یہ) ہماری رحمت (رہے) اور ایک وقت تک ان کو (زندہ رکھنا اور) فائدہ پہنچانا (منظور ہے)

مطلب یہ ہے کہ اگر ہم چاہیں تو تم کو دریا میں، سمندر میں یا خشکی میں، طوفان اور سیلاب لاکر غرق کر دیں اور تم اس وقت کوئی بھی فریاد کو پہنچنے والا اور ڈوبنے سے بچانے والا ہرگز نہ پاؤگے۔ ہاں اگر ہماری رحمت تمہاری دستگیری کرے اور ہم تمہیں دنیا میں زندہ رکھنا اور دنیاوی فائدے پہنچانا چاہیں تو بچ سکوگے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کشتی، جہاز کا سمندر سے پار لگانا اور طوفان و سیلاب سے بچانا۔ پانی کے عذاب سے نجات دینا صرف اللہ ہی کے بس میں ہے۔ اس کے سوا کوئی بچانے والا اور فریاد سننے والا نہیں ہے۔ پھر ان لوگوں کے مشرک ہونے میں کیا شک رہا۔ جو ایسے نازک اور آڑے وقت میں خواجہ خضر کی دہائی دیتے ہیں۔ اور یا معین الدین اجمیری! پار کر کشتی میری، کہتے ہیں۔ یا اس کے علاوہ دوسرے بزرگوں کو پکارتے ہیں۔ ان نادانوں کو خدا کے غضب سے ڈرنا چاہیئے۔ اور موت و حیات کی کشمکش کی ایسی نازک گھڑی میں غیر اللہ کو پکار کر اسکے غصے میں اضافہ نہیں کرنا چاہیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استغاثہ شرعیہ

استغاثہ غوث سے ہے۔ جس کے معنی ہیں فریاد چاہنا جس طرح مخلوق سے استعانت ان امور میں جائز ہے جو اس کے بس اختیار میں ہوں۔ اسی طرح ان باتوں میں مخلوق سے استغاثہ بھی جائز ہے جن پر وہ قادر ہو۔ جیسے ایک شخص دریا میں ڈوب رہا ہو۔ اور سامنے کنارے پر چند آدمی کھڑے ہوں تو یہ ڈوبنے والا آدمی ان سے استغاثہ کر سکتا ہے۔ فریاد کر سکتا ہے کہ مجھے بچاؤ۔ اس لئے کہ دوسرے آدمی اپنی طاقت، قوت، تدبیر اور اسباب سے اسے بچانے پر قادر ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ اسے بچانے میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں۔ غریق کا فریاد کرنا جائز اور ان کا اس کی جان بچانے کی کوشش کرنا ضروری ہے

قرآن مجید میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے ایک شخص پر فرعون کی قوم کا ایک آدمی ظلم کر رہا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس سے گزرے تو اس نے اپنے دشمن پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے استغاثہ کیا۔ یعنی فریاد کی کہ مجھے اس ظالم سے بچایئے۔ قرآن کے الفاظ یہ ہیں ــــــ

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ (پ ۲۰ ع ۵)

پس فریاد کی موسیٰ علیہ السلام سے اس شخص نے جو ان کی قوم سے تھا۔ اوپر اس شخص کے جو اس کے دشمنوں سے تھا۔

اس شخص کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کرنا، مدد مانگنا جائز تھا کیونکہ موسےٰ علیہ السلام بڑے طاقت ور جوان تھے۔ ظالم کو ظلم و زیادتی سے روکنے پر قادر تھے۔ چنانچہ انہوں نے ظالم فرعونی کو بڑا سمجھایا کہ اس بیچارے مظلوم کو چھوڑ دو۔ اس سے جبرًا بے گار نہ لو۔ وہ نہ مانا۔ اور زیادہ تیزی سے باتیں کرنے لگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو ادب سکھانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی غرض سے ایک مکا رسید کیا۔ مکا لگنے کی دیر تھی۔ فَقَضٰی عَلَیْہِ۔ وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔

الحاصل مخلوق سے مدد چاہنا اور فریاد کرنا جائز ہے۔ اُن امور میں جن کی اس کو طاقت حاصل ہو۔

استغاثہ شرکیہ

وہ امور جو مخلوق کی دسترس میں نہ ہوں بلکہ صرف اللہ ہی کے بس میں ہوں، ان کے بارے میں مخلوق سے استغاثہ کرنا اور مدد مانگنا اور فریاد کرنا حرام اور شرک ہے۔ مثلاً ڈوبتا آدمی کہے۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اغثنی ۔ یا معین الدین اغثنی۔ اے عبدالقادر میری فریاد کو پہنچو۔ اے معین الدین میری فریاد رسی کرو۔ یہ یقیناً شرک ہے۔ کیونکہ دور و نزدیک سے یکساں سنتا اور دیکھنا صرف اللہ ہی کی صفت ہے۔ کوئی اس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ ہزاروں کوس دور سے اہلِ قبور کو پکارنا، اس کو خدا کی صفت میں شریک کرنا ہے۔ پھر اس سے فریاد کرنی کہ مجھے ڈوبنے سے بچاؤ، یہ بھی شرک ہے۔ کیونکہ صرف اللہ تعالیٰ ہی اس کو بچا سکتا ہے۔ بزرگ ہرگز اس کو بچانے کی قدرت نہیں رکھتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ۔

(پ ۲۳ ع ۲)۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں۔ پھر نہ تو کوئی ان کا فریاد رس ہو اور نہ کوئی ان کو (ڈوبنے سے) بچانے والا ہو"

جب خدا نے فیصلہ کر دیا کہ اللہ کے سوا خلق کا کوئی فریاد کو پہنچے

(باقی صفحہ ۲۰۵ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا نہیں ہے اور نہ کوئی بچانے والا۔ تو پھر ڈوبنے والا اگر بزرگوں کو پکارے

غریق کا فریاد رس

کہ میری فریاد رسی کرو تو وہ غیر اللہ کو خدا کا شریک بنانے والا ہوا۔ اس نے ایسی پکار سے جہنم خرید لیا۔ یقین جانیئے کہ ما فوق الاسباب طور پر اہل اللہ کو پکارنا انہیں خدا کے برابر کرنا ہے۔ ایسے ہی بیماری میں شفا چاہنے کیلئے شیخ جیلانی رہ کو، طوفان کے ڈر سے خواجہ خضر کو، تنگیٔ رزق میں خواجہ معین الدین کو، دوسری مصائب میں بہاء الحق وغیرہ کو، دیگر حوائج اور کرب میں اہلِ قبور۔ اولیاء اللہ کو پکارنا ان کو حاجت روا جاننا، ان کی خانقاہوں، اور مزاروں پر نذریں چڑھانا، ان کے نام پر جانور ذبح کرنا، کھانے پکانا، یا شیخ عبدالقادر شیئًا للہ کا ورد کرنا، صلوٰۃ الغوثیہ پڑھنا... ضرب الاقدام کرنا.... حرام ہے، شرک ہے کہ یہ تمام امور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں کسی غیر کو ان میں دخل نہیں۔ ان امور میں غیر اللہ سے فریاد کرنی، ایسے ہی ہے جیسے ڈوبتے والا ڈوبنے والے کو پکارے کہ مجھے بچاؤ حالانکہ وہ خود ڈوب رہا ہے۔ جو خود کو نہیں بچا سکتا وہ دوسرے کو کس طرح بچائیگا۔

لہ پاکستان میں دو تین مرتبہ ۱۹۵۰ء ۱۹۵۵ء میں سخت سیلاب آئے ہیں۔ پانی کے عذاب میں صدہا گاؤں غرق ہو گئے۔ لاکھوں انسان ہلاک ہو گئے۔ اربوں روپے کی سرکاری عمارتیں۔ عوام کی جائیدادیں اور بے شمار مکان تباہ ہو گئے۔ لاکھوں روپے کی فصلیں برباد ہو گئیں۔ ایک بار مشرقی پنجاب کی قیامتِ صغریٰ پھر نظر آگئی۔ خدا نے ایسا چاہا۔ کر دیا۔ کسی پیغمبر، ولی، قطب، شہید کی روح مدد کو نہ پہنچی۔ کوئی مشکلکشا، دافع بلا ثابت ہوا؟ کوئی داتا راوی کے پانی کو روک سکا؟ ہرگز نہیں! پھر ؎

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اِک وہی باقی بتانِ آذری!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس مخلوق کا مخلوق سے استغاثہ کرنا غریق کا غریق سے استغاثہ کرنے کی مانند ہوا۔ یا اسیر دوسرے اسیر سے کہے کہ مجھے رہا کر دو یا بھوکا بھوکے کو، پیاسا پیاسے سے فریاد کرے کہ مجھے کھلاؤ پلاؤ۔ ظاہر ہے کہ قیدی دوسرے قیدی کو رہا نہیں کر سکتا کہ رہا کرنا ان کے بس میں نہیں ہے۔ بھوکا بھوکے کو کھلا نہیں سکتا کہ کھانا اس کے پاس نہیں ہے۔ ایسے ہی پیاسا پیاسے کی پیاس نہیں بجھا سکتا کہ وہ خود پیاسا ہے، پانی اس کی دسترس میں نہیں۔ اسی طرح وہ تمام باتیں، کام، امور، جو صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہیں، ان کے حصول کے لئے غیر اللہ سے مدد مانگنی، فریاد کرنی۔ استعانتِ شرکیہ و استغاثۂ شرکیہ ہے۔ ایسی تمام فریادیں، پکاریں دوزخ کی آگ پر تیل ڈالنے کے مترادف ہیں۔ اس تیل سے نارِ جہنم بھڑکتی ہے اور اس کے شعلے بلند ہوتے ہیں۔

گناہوں کا بخشنے والا

استغاثۂ شرکیہ کی وضاحت کے لئے ہم چند مثالیں اور دیتے ہیں۔

فرمایئے! کیا اللہ کے سوا کوئی اور گناہ بخش سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! خود ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ اور اللہ کے سوا کون ہے گناہوں کا بخشنے والا"

پس گناہوں کی بخشش کے لئے غیر اللہ سے التجا کرنی، اسے الٰہ بنانا ہے

تم ہدایت نہیں دے سکتے

کیا اللہ کے سوا کوئی اور ہدایت دے سکتا ہے؟ کوئی نہیں! حضرت علیؓ کے والد ابو طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ حضورؐ نے انکے مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جانے کے لئے بڑی کوشش کی ۔ کئی بار رغبت دلائی۔ ان کی بیماری میں بار بار ان کے آگے اسلام پیش کیا۔ لیکن انہوں نے قبول نہ کیا۔ اور آبائی مذہب پر مر گئے۔ اس پر حضورؐ کو بہت صدمہ پہنچا۔ آپ بڑے مغموم ہوئے۔ خدا نے ارشاد فرمایا:-

اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ

(پ ۲۰ ع ۹)۔ "اے پیغمبرؐ! اپنی خواہش کے مطابق تم جس کو چاہو ہدایت نہیں دے سکتے۔ بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔"

ثابت ہوا کہ ہدایت کا خزانہ بھی اللہ ہی کے قبضے میں ہے۔ اس میں کسی کو دخل نہیں۔ پس ہدایت کے لئے صرف اللہ ہی کی جناب سے استغاثہ کیا جا سکتا ہے۔

بارش خدا کے بس میں ہے

بارانِ رحمت بھی صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ حضورؐ طلب باراں کے لئے یوں فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ۔ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا۔ (بلوغ المرام)

"اے اللہ ہماری فریاد رسی کر۔ خداوندا! خشک سالی دور کر کے ہماری فریاد کو پہنچ۔"

پس بارش کے لئے کسی غیر اللہ کو پکارنا، قبروں کو دودھ یا میٹھے پانی سے نہلانا، وہاں چراغ جلانا اور اہل قبر کو بارش کے لئے کہنا۔ (جیسا کہ آجکل "اہل سنت و الجماعت" کرتے ہیں) شرک ہے۔

رزق پر اللہ کا قبضہ ہے

مال، دولت، روزی، رزق بھی اللہ ہی کے پاس ہے۔ اس کے لئے بھی یا داتا یا داتا پکارنا ۔ سراسر شرک ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُکُمْ اِنْ اَمْسَکَ رِزْقَهٗ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ۔ (پ ۲۹ ع) ۔(اور) اگر خدا اپنا رزق روک لے، تو بھلا کون ایسا ہے جو تم کو رزق پہنچا دے! مگر (کافر تو) سرکشی اور (حق سے) گریز کرنے پر اڑے بیٹھے ہیں"۔

اس آیت میں خدا نے صاف فرما دیا کہ اگر اللہ تمہارا رزق بند کر دے تو کون تم کو رزق دیگا؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی تمہیں رزق دینے والا نہیں! کوئی داتا نہیں۔ رزق صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ رزق کے لئے تمام انبیاء، اولیاء اور سب مخلوق خدا کی محتاج ہے۔ پھر رزق روزی کے لئے غیر اللہ کو پکارنا بھی حرام ہوا۔ ہم آپ کی دینی خیرخواہی کے لئے توحید اور شرک کا مابہ الامتیاز بتا رہے ہیں۔ قرآنی شمعیں جگا کر شرک کی ظلمت مٹا رہے ہیں۔ دلائل کی بنیادوں پر معتقدات کی عمارت کھڑی کر رہے ہیں۔ آپ ان "چٹانوں" پر بسیرا کریں۔

اللہ کے سوا کوئی غوث نہیں

غوث کے معنی فریاد رس کے ہیں۔ چونکہ اللہ کے سوا کوئی فریاد رس نہیں اس لئے سوائے خدا کے کسی کو غوث، غیاث اور مغیث کہنا جائز نہیں۔ قرآن میں ہے:

اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ ۔ (پ ۹ ع ۱۵)۔ جب فریاد کرتے تھے تم اپنے رب سے بس اس نے تمہاری فریاد (اے صحابہؓ) سُن لی۔ یعنی تمہارا استغاثہ سُن لیا۔ یہ استغاثہ غوث ہی سے ہے۔

حضرت انورؐ طلبِ باراں کے لئے بھی اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا فرماتے تھے۔ اے اللہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری فریاد سُن! یہاں بھی غوث کا لفظ ہی آیا ہے۔ فریاد کرنا۔ اور فریاد اللہ ہی سے ہے۔

مشہور دعا ہے۔ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ۔ یعنی اے فریاد کرنیوالوں کے فریاد رس؛ تو غیاث یعنی فریاد رس اللہ ہی ہوا۔

جب اللہ کے سوا کوئی فریاد رس (غوث) نہیں ہے تو پھر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو یا غوث کہہ کر پکارنا کسی طرح بھی جائز نہ ہوا جبکہ پکارنے والا ان کو حاجت میں پکار رہا ہے، ان سے فریاد کر رہا ہے بالکل جس طرح اسباب سے بالاتر ہوکر اللہ سے فریاد کی جاتی ہے۔ پھر بعض جاہل کہتے بھی ہیں کہ شاہِ جیلانیؒ فریاد کو پہنچتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ۔ (پ۲۰ع۱)

بھلا کون ہے کہ جب کوئی شخص (بیقرار ہوکر) اس سے فریاد کرے وہ اس بیقرار کی فریاد کو پہنچے اور (اسکی) مصیبت کو ٹال دے۔"

قرآن نے کتنا ناطق فیصلہ دیا ہے کہ خدا کے سوا کوئی بھی (انبیاء۔ اولیاء سے) بیقرار کی فریاد کو پہنچنے والا نہیں ہے۔ ہرگز ہرگز کوئی فریاد رس نہیں ہے۔ کوئی بھی بیقرار کی مصیبت کو ٹالنے والا نہیں۔ اب آپ ایمان سے خدا لگتی کہئے کہ جو شخص شاہِ جیلانیؒ کو فریاد رس کہے، مصیبت کا ٹالنے والا مانے وہ مذکورہ قرآنی آیت کی تکذیب کرنیوالا مخالفِ قرآن نہیں ہے؟

وہ شاہِ جیلانی کو خدا کا ہم پلہ مان کر مشرک نہیں ہوگیا ہے؟

سکولوں اور کالجوں کے طلبہ

سکولوں اور کالجوں کے طالب علم جس جماعت میں پڑھتے ہیں۔ ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیحدہ علیحدہ کورس ہے۔ کتابیں مقرر ہیں جن کو وہ پڑھتے اور یاد کرتے ہیں۔ اور ان ہی کتابوں سے ان کا امتحان ہوتا ہے۔ امتحان کی تیاری کرتے وقت وہ اپنی کتابوں کو خوب یاد کرتے ہیں۔ ہر ہر مضمون کی کتاب پر گہری نظر ڈالتے ہیں۔ ایسے ہی دین اسلام کا کورس قرآن اور حدیث ہے۔ جو باتیں، طریقے، عقائد اور اعمال اس اسلامی کورس کے اندر ہیں۔ وہی اسلام ہے، اسی پر ایمان لانا اور عمل کرنا ضروری ہے۔ آپ بتلائیے کہ جو عقاید اور عمل کے طریقے قرآن فرمائے وہ صحیح ہیں۔ یا ان کے خلاف جو کچھ علماء مشائخ صرف اپنی زبان سے بلا سند سنائیں وہ صحیح ہیں؟ صحیح وہ ہی ہیں۔ جو آیات بینات کی روشنی میں نظر آتے ہیں۔ جن کی حقیقت پر وحی الٰہی شہادت دیتی ہے۔ رحمتِ عالم جن پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔

پس جس طرح سکولوں اور کالجوں کے کورس کا عمل ہی طلبہ کی ترقی درجات کا ضامن ہے۔ اِدھر اُدھر کی اناپ شناپ کا کوئی اعتبار نہیں۔ اسی طرح اسلام میں روحانی منازل کے ارتقار کا دار و مدار صرف اسلامی کورس (قرآن و حدیث) پر ہے۔ "دیناریوں" کی اپنی "قال اقول" صدا بصحرا سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

دیناریوں کا پنجۂ تظلم

پڑھے لکھے لوگوں کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ ہر علم، ہنر اور فن کی کتابیں ہیں ان علوم و فنون سے استفادہ کی صورت کتابوں پر موقوف ہے جو مسئلہ اس فن کی کتاب سے ثابت ہوگا وہی صحیح ہوگا۔ وکلاء قانون کی کتابوں سے بحث کرتے اور دلائل لاتے ہیں۔ جنہیں عدالت ماننے پر مجبور ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔ ڈاکٹر اور اطبار اپنی کتابوں کی بنار پر مرض کی تشخیص اور علاج کرتے ہیں۔ انجنیئر کروڑوں روپے کی عمارتیں، دریاؤں کے پل اور سمندر کی بندرگاہیں، اپنے فن کی کتابوں کے ضابطوں کے مطابق تعمیر کرتے ہیں۔ ہر فن کے لئے ضابطہ اور ہر علم کے لئے اصول ہیں جو کتابوں میں مذکور ہیں۔ اگر کوئی چیز ضابطوں، اصولوں، قاعدوں، سندوں، ثبوتوں اور دلیلوں سے عاری ہے تو وہ مظلوم اسلام ہے جس پر برہمنیت کا سنگین پہرہ ہے۔ جو دیناریوں کے پنجۂ تظلم میں کراہ رہا ہے۔ علمار سور کی امانی و اساطیر کا اسیر اور "الموطی" مشائخ کے طلسم ورع کا زبوں صید ہے۔ سوادِ خانقاہی میں ہر لبیب اسلام کو تکلّم کا یارا نہیں! احبار و رہبان کے منہ سے جو کچھ نکلے، وہی "اسلام" ہے۔ دلائل سے بے نیاز عوام کا اسلام ؎

نہ پوچھ نسخۂ مرہم جراحتِ دل کا!!
کہ اس میں ریزۂ الماس جزوِ اعظم ہے

اسلام کے اصل کورس (COURSE) ٹیکسٹ بک (TEXT BOOK) متن، منترا، قرآن کے بین السطور وحی کے منطوق کو اگر پاپائیت نے "مقفل" نہ کر دیا ہوتا تو آج مسلمان فقدانِ شعور کے ظلمت زاروں میں آوارہ ہونے کی بجائے زندگی کے تقاضوں کی حسین راہوں پر گامزن ہوتے، ان کا حسنِ نظر زرد خزاؤں کے طلسم کو آئینہ پوش بہاروں میں بدل دیتا۔ ان میں سوزِ یقین، سوزِ جگر، سوزِ وفا کی وہ فراوانی ہوتی کہ جبر کے آہنی انداز پگھل جاتے اور دوئی کی موت کے خوفناک سناٹے نغماتِ وحدت کے پیمانے بن کر گرمیٔ محفل کا سامان پیدا کرتے وہ اس پھولوں کے دیس میں خار نہ چنتے۔ برگِ حشیش کو شاخِ نبات نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے۔ ان کے سجیلے سینوں کی لوح پر "شب یلدا" کی ناگنیں نہ ناچتیں، انہیں دیو سرکش کی پائے کوبی رقصِ حوریاں دکھائی نہ دیتا۔ اور آرزوؤں کے بےکفن جنازے وعظ شیخ کے نوکیلے الفاظ کی سولیوں پر بےطرح نہ لٹکتے۔

سہ
آج دل کو خون کرلیں کون جانے پھر کبھی
خونِ دل عنوانِ حسنِ داستاں ہو یا نہ ہو

مشرکوں سے نعرۂ توحید

مشرکینِ مکہ جب کشتی میں سوار ہوکر دریا میں سفر کرتے تو اگر طوفان آجاتا اور کشتی کے ڈوب جانے کا خطرہ لاحق ہوتا تو اس آڑے وقت تمام وسیلوں کو بھول جاتے۔ خدا کے پیاروں لات ومنات اور عزیٰ و ہبل تک کو فراموش کرکے صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۙ (پ ۲۱ ع ۳)

پھر جب (مشرک) کشتی میں سوار ہوتے ہیں۔ (اور کشتی طوفان میں گھر جاتی ہے) تو بڑے خلوص سے خدا کی بندگی کا اظہار کرکے اسی کو پکارتے ہیں۔ پھر جب (خدا) ان کو (دریا سے) نجات دیکر خشکی کی طرف پہنچا دیتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔"

یعنی جب کشتی غرق ہونے لگتی ہے اور ان کو جان کے لالے پڑ جاتے ہیں تو پھر تمام آسرے تکیے، "مشکل کشا" اور "حاجت روا" بھول کر صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔ بغیر طفیل، وسیلے کے خدا تعالیٰ کے آگے ہی گڑگڑاتے ہیں سہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طوفان میں جب جہاز ہے چکر کھاتا
جب قافلہ وادی میں ہے سر ٹکراتا
اسباب کا آسرا ہے جب اٹھ جاتا
واں تیرے سوا کوئی نہیں یاد آتا

مسلمان کی پتلی حالت

یہ تو مشرکوں کا حال ہے کہ دریا میں ڈوبتے وقت نا امیدی کی حالت میں صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی حالت ان سے ناگفتہ بہ ہے۔ ان کی کشتی جب بھنور میں پھنس جاتی ہے تو کہتے ہیں یا معین الدین اجمیری پار کر کشتی میری! — یا بہاء الحق کشتی دھک! (اے بہاء الحق! کشتی دھکیل) کوئی یا رسول اللہ کہتا ہے۔ کوئی یا خواجہ خضر پکارتا ہے۔ کوئی یا غوث کی صدا بلند کرتا ہے۔ گویا مسلمانوں کی حالت مشرکین مکہ سے بھی پتلی ہو گئی ہے کہ وہ مایوسی میں صرف اللہ کو نہیں پکارتے۔ غیر اللہ کو پکارتے اور شرک کرتے ہیں حالانکہ جن بزرگوں کو یہ آواز دیتے ہیں کہ ہمیں بچا لو۔ وہ اللہ کے گھر کے ہرگز مختار نہیں ہیں بلکہ اس کے آگے بے بس اور لاچار ہیں۔ ؎

جہاندار مغلوب و مقہور ہیں واں
نبی اور صدیق مجبور ہیں واں (مولانا حالیؒ)

مسلمان بھائیو! ہم آپ کے سامنے قرآن بیان کر رہے ہیں، اپنی رائے سے کوئی چیز پیش نہیں کر رہے ہیں۔ سوچیے اور غور کیجیے کہ کتاب اللہ المجید کی کیا تعلیم ہے اور علماء و مشائخ آپ کو کیا بتا رہے ہیں؟ قرآن کی تائید میں حضرت شیخ عطارؒ فرماتے ہیں ؎

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس
زانکہ نبود جز خدا فریاد رس!

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر!
کیست در دنیا ازو گمراہ تر!

یعنی مصائب و حوائج میں کسی سے مدد نہ مانگو۔ کیونکہ سوائے خدا کے کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں ہے۔ جس نے (بلا میں) اللہ کے سوا کسی اور کو پکارا، اس سے بڑھ کر دنیا میں اور کون گمراہ ہو سکتا ہے؟ مولانا روم نے بھی خوب فرمایا ہے ؎

از کسے دیگر چہ می خواہی مگر!
حق ز دادن مفلس آمد اے پسر
رزق از وے خواہ مخواہ از غیر او
آب از یم جو مجو از خشک جو

اللہ کے سوا کسی اور سے کیا مانگتا ہے تو۔ کیا خدا تجھے دینے سے مفلس ہو گیا ہے۔ سُن! رزق (وغیرہ) خدا ہی سے مانگ۔ اس کے سوا کسی سے نہ مانگ پانی دریا سے تلاش کر، خشک نہر سے نہ ڈھونڈ۔ ؎

کہ ہے ذاتِ واحد عبادت کے لائق
زبان اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق

لگاؤ تو لَو اپنی اس سے لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

اُسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم!
اُسی کی طلب میں مرو جب مرو تم!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی!

انبیاء اولاد نہیں دے سکتے بعض جاہل شرک کی تائید میں کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے حضرت مریمؑ کو کہا تھا۔

اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ (پ ۱۶ ع ۵)

بیشک میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ تجھے پاکیزہ بچہ ہبہ کروں"

جب جبریل بچہ دے سکتا ہے تو اولیاء اللہ بھی اولاد دے سکتے ہیں۔ پھر ان بچوں کے نام بھی پیر بخش، رسول بخش، گیلانی بخش وغیرہ رکھتے ہیں۔

حضرت عیسٰیؑ کی پیدائش یہ معارضہ دراصل بے بنیاد ہے۔ سنیئے! جب جبرئیل نے مریمؑ کو بیٹے کی خوشخبری سنائی تو مریمؑ نے کہا:۔

اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ (پ ۱۶ ع ۵)

کیونکر ہوگا میرے ہاں بچہ! حالانکہ مجھے نہ کسی آدمی نے چھوا ہے۔ اور نہ میں بدکار ہوں۔

یعنی میں کنواری ہوں۔ نہ خاوند ہے کہ اس کے ملاپ سے جائز بچہ ہو اور نہ زانیہ ہوں کہ زنا سے ناجائز بچہ ہو۔ اے جبریلؑ! بتا کہ ہوگا کیسے؟ جبریلؑ نے جواب دیا:۔

كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ — مریم! سن! اسی طرح! (یعنی اسی حالت میں ہی بچہ ہوگا کہ نہ تو خاوند کریگی اور نہ بدکاری کریگی۔ کیونکہ) تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ کام مجھ پر آسان ہے"

(تو کنواری ہی بچہ جنے گی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبرئیل کی ایلچی گری

غور کریں کہ جب حضرت مریمؑ کے تعجب کرنے پر جبرئیلؑ نے یہ نہیں کہا کہ تجھے بچہ بخشنا میرے لئے آسان ہے، ضرور تجھے بخشوں گا بلکہ کہا کہ تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ کام مجھ پر آسان ہے۔ یعنی خدا پر آسان ہے۔ ثابت ہوا کہ دراصل واہب، فاعل اور بچہ بخشنے والا اللہ تعالیٰ ہے، جبرئیلؑ نہیں! جبرئیلؑ پیغام رساں اور محض خوشخبری دینے والا ہے۔ جس طرح چٹھی رساں منی آرڈر لاتا ہے جو بھیجنے والے نے بھیجا ہے، اپنے پاس سے روپے نہیں دیتا۔ فرستندہ کے دیئے ہوئے پہنچاتا ہے، ایسے ہی جبرئیلؑ بھی خدا کی عطا کا قاصد اور ایلچی ہے۔ خوشخبری دینے والا ہے، مالک و معطی نہیں۔ چنانچہ اس خوشخبری کا ذکر قرآن میں ایک اور جگہ یوں آیا ہے :۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۔ (پ ۳ ع ۱۳) جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بیشک خدا تعالیٰ اپنی طرف سے تجھے ایک بات کی خوشخبری دیتا ہے (کہ صرف اس کے حکم سے تیرے ہاں بچہ پیدا ہوگا اور اس کا نام عیسٰےؑ ابن مریم ہوگا۔

اس آیت میں ہبہ جبرئیلؑ کی وضاحت ہوگئی ہے۔ فرشتے نے کہا۔ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ ۔ اے مریمؑ! بیشک خدا تعالیٰ تجھے خوش خبری دیتا ہے۔ پس ہبہ ایک خوشخبری ہی تھی نہ کہ جبرئیلؑ کی عطا۔

اگر کوئی ہبہ جبرئیل سے یہ استدلال کرے کہ انبیاء، اولیاء بھی اولاد ہبہ کرسکتے ہیں تو جواب یہ ہے کہ اوّل تو ہبہ جبرئیلؑ سے صرف خوشخبری مراد ہے۔ ذاتی عطا نہیں۔ پھر جبرئیلؑ کو تو خدا نے ہبہ کا پیغام دے کر بھیجا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ ۔" مریمؑ! میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں" جو بچہ کے ہبہ کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ فرمائیے! قرآن میں انبیاء، اولیاء کے متعلق کہاں خدا نے کہا ہے کہ یہ ہبۂ اولاد کا اختیار دیئے گئے ہیں۔ جبریلؑ کے سوا کسی نبی، ولی کا نام تو دکھایئے جو اولاد بخشنے پر مامور و مختار ہیں؟ جب خدا نے کسی نبی ولی کو ہبہ اولاد کا اختیار یا پیغام ہی نہیں دیا تو کسی کے اولاد بخشنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ہبوں کی فرضی عمارتیں

پھر جبریلؑ کے ہبہ یا خوشخبری کا نتیجہ یہ نکلا کہ مریمؑ کنواری کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ کیا ولی، بزرگ، شہید کے ہبہ یا خوشخبری سے بھی کسی کنواری نے بچہ جنا ہے؟ نہیں! جب نہیں جنا تو پھر ہبۂ جبریلؑ کو بنیاد بناکر اس پر دوسروں کے ہبہ کی فرضی عمارت کیوں کھڑی کرتے ہو؟ یہاں تو مقیس علیہ اور مقیس میں بعدالمشرقین ہے۔ کوئی ربط، کوئی تعلق اور کوئی مناسبت نہیں! ڈرو خدا سے۔ زبردستی خواہ مخواہ جبریلؑ کی گدی پر بیٹھے ہو!

فرمائیے! دنیا میں کوئی جبریل بخش نام کا آدمی بھی ہوا ہے؟ — کوئی ابراہیم بخش، موسےٰ بخش، عیسےٰ بخش بھی گذرا ہو؟ سوا لاکھ صحابہؓ میں کوئی رسول بخش نام کا صحابی ہوا ہے؟ نہیں!! کوئی نہیں ہوا۔ تو پھر گیلانی بخش، بہاول بخش، پیر بخش کیونکر ہو سکتے ہیں؟ دراصل یہ شاطر ملائیت اور دنیاری پاپائیت کے کچھن ہیں کہ ان کی شرک نوازی کی آکاس بیل نے مسلمانوں کے سدرۃ العقائد کو ڈھانپ رکھا ہے۔

ہندوؤں کے دیوی دیوتا

ہندوؤں کے ہاں بھی دیوی دتہ، دیوی دیال گوراندتہ ہیں۔ یہاں بھی اسی ہندوانہ مشرکانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذہنیت کی یادگاریں پیراندتہ، بہاول بخش، رسول بخش ہیں۔ اگر ہندوؤں کے ہاں دیوی بچہ بخشتی ہے۔ تو یہاں بی بی فاطمہ کی صحنک کی نذر بچہ لاتی ہے وہاں گرو بچے دیتے ہیں۔ تو یہاں پیر بچے بخشتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہندوؤں کی دیویوں اور گروؤں کے بخشے ہوئے بچے پنڈت جواہر لال، پٹیل، ٹاٹے، برلے بن کر ملک کی حکومتیں، وزارتیں، تجارتیں سنبھالتے ہیں۔ ملک اور قوم کے ہیرو بن کر پیشوائی کرتے ہیں اور ہمارے شاہ دولوں کے بخشے ہوئے بچے (چوہے) نہ عقل رکھتے ہیں نہ ہوش نہ حواس۔ پیالہ پکڑ کر گھر گھر گدا کرتے ہیں۔ نہ اِن کی ذات سے ملک کو فائدہ، نہ قوم کو۔ نہ سوسائٹی اور معاشرے کو۔ پھر دیوی دیوتاؤں کے بخشے ہوئے بچے بہتر ہوئے یا ہمارے "ولیوں" کے بخشے ہوئے بہتر ہیں۔ خدا نے ہمارے "بزرگوں" کو جو بچے بخشنے کا اختیار دے رکھا ہے۔ یہ اچھا ہے، یا ہندوؤں کے بزرگوں کو جو اختیار ملا ہوا ہے۔ وہ اچھا ہے۔ دونوں میں کونسا زیادہ بہتر یا خوب تر ہے! آہ سے

اُچھالا تا بہ کے گرتے ہوئے خورشید کو تھامے
غنودہ خامشی میں ڈوبتے جاتے ہیں ہنگامے

حضرت زکریا اور ابراہیمؑ کو فرزندوں کی بخشش

حضرت زکریا علیہ السلام سو سال کے بوڑھے ہو گئے۔ اور ان کی بیوی بھی بوڑھی بانجھ ہو گئی۔ اگر ولیوں کو ہبۂ اولاد کا اختیار مِلا ہوا ہے تو پیغمبر کو کیوں نہیں؟ ملا تھا کہ حضرت زکریاؑ اپنی بیوی کو جوانی میں بچہ بخش دیتے۔ سچی بات یہ ہے کہ جب تک خدا نے دینا نہ چاہا، نہ دیا۔ اس کی مرضی میں کون دخل دے۔ ایک روز حضرت زکریا علیہ السلام نے بڑی عاجزی اور گڑگڑاہٹ سے خدا کی جناب میں عرض کی:-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ

(پ ۳ ع ۱۲)۔ اے میرے پروردگار! بخش مجھ کو اپنی جناب سے اولاد پاکیزہ تحقیق تو سننے والا ہے دعا کا۔“

خدا نے حضرت زکریا کی دعا قبول کرلی۔ بیٹا دینے کی مرضی ہوگئی اور بشارت بھیج دی:۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ (پ ۳ ع ۱۲)۔ پس پکارا اس کو فرشتوں نے اور وہ کھڑا محراب میں نماز پڑھتا تھا۔ تحقیق اللہ تم کو بشارت دیتا ہے۔ (ایک فرزند) یحییٰ کی (اور اس کا حال یہ ہوگا کہ) تصدیق کرنیوالا ہوگا کلمۃ اللہ کی اور پیشوا ہوگا (لوگوں کا) اور (عورتوں کی صحبت سے) بہت رکنے والا اور نبی ہوگا نیک بختوں سے۔“

نتیجہ بشارت کا یہ نکلا کہ خدا نے بوڑھے زکریا علیہ السلام کو اُن کی بانجھ بیوی سے بیٹا بخش دیا یحییٰ علیہ السلام!

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی بہت بوڑھے ہو گئے۔ کوئی بچہ نہ ہوا۔ ہوتا کس طرح، کہ اب تک خدا نے ہی نہ چاہا۔ جب اس کی مرضی ہوئی تو خوشخبری سنا دی کہ خدا تمہیں اسحاق بیٹا دے گا۔ اور اسحاق کے بعد پوتا یعقوب بھی بخشے گا۔ بوڑھی بانجھ بیوی سارہ نے تعجب کیا کہ کیا ایسی حالت میں بھی اولاد ہو سکے گی۔ خدا نے فرمایا۔

اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ (پ ۱۲ ع ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تم اللہ کے کاموں میں (کہ دو بوڑھوں کو بیٹا دے) تعجب کرتی ہو؟ (اے) گھر والو! تم پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں۔ بیشک وہ تعریف کے لائق بڑی شان والا ہے۔"

حضرت زکریا اور ابراہیم کو اخیر عمر میں اولاد بخشنے سے ثابت ہوا کہ خدا کے سوا کسی کو ہبہ اولاد پر اختیار و تصرف حاصل نہیں ہے۔ جب نبیوں کو نہیں تو ولیوں کو بدرجہ اولیٰ نہیں! پھر دعویٰ ؎

یہ فسانہ ساز تعلّیاں
یہ ستمگروں کی تسلّیاں
یہاں چار سو ہیں تجلّیاں
ترے درد کی تب و تاب سے!

(قتیل شفائی)

———— (۴) ————

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
کرتے ہیں خطاب آخر اٹھتے ہیں حجاب آخر

(اقبالؒ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر پرستی کا آغاز

شیطان کا سب سے بڑا کارگر حربہ انسان کو جہنم کا ایندھن بنانے کے لئے یہ ہے کہ وہ ان سے نبیوں، ولیوں، بزرگوں، شہیدوں اور نیک بندوں کی محبت کے نام سے پوجا پاٹ اور بندگی کرواتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کوئی شخص یہ نہیں کہتا کہ وہ انبیاء، اولیاء کی عبادت کرتا ہے۔ بلکہ سب یہی کہتے ہیں کہ وہ انبیاء اور اہل اللہ کا ادب اور ان سے محبت کرتے ہیں۔ بس اسی ادب اور محبت کے عنوان سے انبیاء، اولیاء، شہداء، صلحاء کے نام کی نذریں، نیازیں، ان کو غیب دان اور حاضر ناظر جاننا، ان کی قبروں پر سجدے، طواف، قیام، عرضیاں، عرس، میلے، پکاریں، غلاف، چڑھاوے، عجز و نیاز، آہ و زاری، حاجت خواہی، گیارہویں، تعزیہ داری، خضر کی ناؤ۔ بی بی کی صحنک، امام جعفرؒ کے کونڈے، سیدوں کے اطاق، لحد، نشان، مکان، چھڑی، علم، مہندی، جلّہ، چبوترہ، پیروں کی بیٹھک، سرور کا ٹل، بزرگوں کے نام کے ورد وظیفے بجا لائے جاتے ہیں۔ یہ ہے بزرگوں کی محبت، اور ان کی عقیدت۔ نہ انہیں خدا کہا ہے اور نہ انکی عبادت کی ہے۔ اگر کچھ کیا ہے تو صرف اتنا سا "معمولی" کام کیا ہے کہ ان اللہ کے محتاج غلاموں کو اللہ واحد القہار کا درجہ دے دیا ہے ؎

"درخشانی کی قسمت سو گئی تقدیرِ شب جاگی"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم نوح کے پانچ پیر

نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو نو سو پچاس برس تک توحید کا وعظ سنایا۔ کیونکہ قوم شرک کی دلدل میں پھنسی ہوئی تھی۔ اس قوم کا یہ عقیدہ تھا کہ خدا تعالیٰ براہ راست نہ دعائیں قبول کرتا ہے نہ حاجت روائی فرماتا ہے۔ بلکہ اپنے پیاروں کے وسیلے سے سنتا، مانتا اور عطا کرتا ہے۔ چنانچہ وہ ودّ۔ سواع، یغوث، یعوق، نسر کے درباروں میں جاتے۔ یہ پانچوں قوم نوح کے اولیاء اللہ تھے۔ جن کے فوت ہو جانے کے بعد لوگوں نے ان کے مجسمے بنا لئے۔ اور بطور یادگار ان کی قبروں پر نصب کر دیئے اور پھر رفتہ رفتہ ان کی پرستش کرنے لگے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ یہ خدا کے پیارے اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ ہمارے اور خدا کے درمیان حاجت روائیوں کے لئے وسیلے ہیں۔ چنانچہ اپنی حاجتیں لے کر ان کے درباروں میں جاتے۔ حسب حیثیت نذر، نیاز ان کے نام کی گزارتے۔ پھر کہتے۔ ہماری عرض آپ کے آگے۔ اور آپ کی خدا کے آگے۔ اے اللہ کے پیارے بزرگو! خدا سے ہماری مشکلکشائی کرا دو۔ روزانہ عورتیں اور مرد ان کی قبروں پر اکٹھے ہوتے۔ وہاں چراغ جلاتے۔ ان کے نام کے بکرے ذبح کرتے۔ پھر سال بسال ان بزرگوں کے مزاروں پر میلے لگاتے۔ دور دور سے لوگ مشکلکشائی کی خاطر سفر کرکے وہاں پہنچتے۔ ان کے نام کی نذریں گزارتے۔ ان کے آگے سجدے کرتے، چیختے، چلاتے اور آہ وزاری کرتے۔ حضرت نوح علیہ السلام ان کو اس قبر پرستی سے منع کرتے ہیں اور خدائے واحد القہار کی خالص عبادت پر زور دیتے۔ شب و روز ان کو توحید کا وعظ سناتے اور شرک سے منع کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچ پیروں کی دھمکی

وہ لوگ آپ کے دشمن ہو گئے۔ آپ پر پتھر پھینکتے اور طرح طرح کی ایذائیں پہنچاتے۔ آپ کو اتنا مارتے کہ لہو لہان کر دیتے۔ اور کہتے کہ اے نوح تم ہمارے بزرگوں کے بے ادب ہو۔ ہمارے آباء و اجداد ان پانچ پیروں کو مانتے چلے آئے ہیں اور تم ہمیں۔ اے گستاخِ بزرگان! ان اولیاء اللہ کی نذر نیاز اور ادب آداب سے روکتے ہو۔ باز آجاؤ ورنہ ان کی بد دعا سے ہلاک ہو جاؤ گے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے جواب دیا۔

یٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ (پ۱۱ ع۱۳)

اے میری قوم! اگر میرا رہنا اور خدا کی آیتیں (پڑھ پڑھ کر) سمجھانا تم پر گراں گزرتا ہے تو (سنو!) میرا بھروسہ اللہ ہی پر ہے پس تم اور تمہارے (بنائے ہوئے) شریک (سب مل کر) اپنی (ایک) بات ٹھہرا لو۔ پھر تمہاری (وہ) بات تم (میں کسی) پر مخفی نہ رہے (تاکہ سب اس تدبیر کی تکمیل میں شریک ہو سکیں)۔ پھر (جو کچھ تم کو کرنا ہے) میرے ساتھ کر ڈالو اور مجھے مہلت نہ دو۔"

پیغمبر سے بڑھ کر کوئی حق بیانی میں بیباک نہیں ہو سکتا۔ حضرت نوح علیہ السلام اکیلے ہیں۔ ساری قوم، برادری جانی دشمن ہے۔ طرح طرح کی ایذائیں دیتے ہیں۔ پھر اپنے بزرگوں (مشرکوں) کے اختیار اور تصرف کی دھمکی بھی دے چکے ہیں کہ وہ جناب نوح پر بے ادبی کی وجہ سے تباہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے آئینگے۔ حضرت نوح علیہ السلام ایمان کی "چٹان" پر کھڑے ہوکر جواب دیتے ہیں۔

حضرت نوحؑ کا جواب

اگر میرا تم میں رہنا سہنا اور تمہیں اللہ کی آیتوں کے ساتھ وعظ نصیحت کرنا تم پر بھاری اور گراں ہے ..... تم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ میری حق گوئی سے نعل در آتش ہوکر تم میری جان کے دشمن ہو گئے ہو، مجھ پر بزرگوں کی بے ادبی کا جھوٹا الزام تراش کر مرنے مارنے پر تُل بیٹھے ہو اور توحید خداوندی کے مشن کو ناکام بنانے کے لئے مجھے دھمکی دیتے ہو کہ ہمارے پانچ پیر[1] تمہیں سخت نقصان پہنچائیں گے۔ ان کی بد دعا سے تمہاری خیر نہیں ۔ میں تمہیں صاف صاف الفاظ میں سنائے دیتا ہوں کہ میں نے اللہ واحد القہار کی ذات پر بھروسہ کیا ہے۔ میں خود کو اس کی پناہ میں دیتا ہوں۔ اور تمہیں برملا کہتا ہوں کہ میرے مارنے، قتل کرنے، جلاوطن کرنے یا کوئی اور تکلیف پہنچانے کے لئے کوئی قصد کر لو۔ ایک امر مقرر کر کے پھر تم سب اور تمہارے مقرر کردہ تمام شریک اکٹھے ہو جاؤ۔ سارے لیکھ میں میکھ مارنے والے، خدائی اختیار اور تصرف رکھنے والے اپنے ساتھ ملا کر ایک بات ٹھیرا لو۔ اور پھر اس بات کا عام اعلان کر دو کہ نوح کے ساتھ ایسا کر کے رہیں گے! پھر جو تم نے کرنا ہے، میرے ساتھ کر ڈالو۔ میں تم سے مہلت نہیں مانگوں گا۔ مجھے ہرگز نہ چھوڑنا۔ اب کرو جو کچھ کر سکتے ہو اور

---

[1] وَدّ [2] سُواع، [3] یغوث، [4] یعوق، [5] نسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کراؤ جو کچھ پانچ پیروں سے کرا سکتے ہو۔"

قوم نوح کی مزاروں پر پکار

نوح علیہ السلام کی قوم کے نادانوں نے حضرت نوح کو مار ڈالنے کے لئے بڑا زور لگایا۔ اور اپنے بزرگوں کے مزاروں پر ناک رگڑ رگڑ کر التجائیں کیں کہ اے بزرگو! خدا کے پیارو!! نوح کو پکڑو۔ اسے کوڑھا کر دو۔ چارپائی پر ڈال دو یا اس پر کوئی اور تباہی لاؤ جو وہ ساری عمر یاد رکھے اور اس نئے مذہب سے توبہ کرلے۔ اور ہمارے ساتھ مل کر آپ کے مزاروں پر حاضری دے۔ خدا رسیدہ بزرگو! نوح کو سیدھا کردو ..... !

خدا پر بھروسہ رکھنے اور اس کی پناہ میں آئے ہوئے نوح علیہ السلام کا دشمن کچھ بگاڑ نہ سکے۔ ضد اور ہٹ دھرمی کی بنا پر ان کی تکذیب اور مخالفت کرتے رہے۔ اس قوم کے سردار، علماء اور مزاروں کے مجاور عوام کو کہتے تھے:۔

لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا۔ (پ ۲۹ ع ۱۰) مت چھوڑنا (نوحؑ کے کہنے پر) اپنے ٹھہرائے ہوئے) معبودوں کو اور نہ ودّ کو چھوڑنا اور نہ سواع کو، اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔"

مولویوں اور مجاوروں نے حضرت نوحؑ کی مخالفت کرتے ہوئے سادہ لوحوں کو شرک پر خوب مضبوط اور ثابت قدم رہنے کی تاکید کی کہ خبردار! نوحؑ کے کہنے پر درباروں میں آنا نہ چھوڑنا۔ اپنے بزرگوں کی درگاہوں کی حاضری میں ناغہ نہ کرنا۔ حضرتؒ ودّ کے نام کی نذر نیاز ترک نہ کر دینا۔ حضرت یغوث، یعوق اور سواع کے روضوں پر حاضر ہو کر حاجت روائی کے لئے

(بقیہ صفحہ ۲۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستک دینا نہ بھولنا۔ یہ خدا کے پیارے خدا سے اختیار پائے ہوئے تمہاری عرضیں سنتے اور حاجت روائی کرتے ہیں۔ اپنے باپ دادا کے اس طریقے اور عقیدے کو فراموش نہ کر دینا کہ یہ بزرگ ہمارے اور خدا کے درمیان سفارشی ہیں، وسیلے ہیں اور خدا کا مقرب بنانے والے ہیں۔

جب اس نادان قوم نے اپنے بزرگوں کی قبروں کی پوجا نہ چھوڑی تو خدا نے ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔

مِمَّا خَطِيٓـٰٔتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْصَارًا ○ (پ ۲۹ ع ۱)۔ "اپنے گناہوں (قبر پرستی کے شرک) کے سبب غرق کر دیئے گئے۔ پھر داخل کئے گئے آگ میں، پس نہ پایا انہوں نے اپنے لئے سوائے خدا کے مددینے والا"۔

قوم نوحؑ قبر پرستی سے ہلاک ہوئی

مذکورہ آیت میں جو خدا نے فرمایا کہ ــ مِمَّا خَطِيٓـٰٔتِهِمْ أُغْرِقُوا۔ قوم نوحؑ[1] اپنے گناہوں کے سبب غرق کر دی گئی" وہ کونسے گناہ تھے جو اس کے غرق کا باعث ہوئے؟ یاد رکھیں۔ قوم نوحؑ قبروں کی پرستش کے سبب برباد ہوئی۔ اولیاء اللہ کے مزاروں کی نذریں نیازیں اور سجدہ ریزیاں انہیں جہنم میں لے گئیں۔ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ کہ

---

[1] حضرت کے معنی بزرگ کے ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے۔ هٰذِهٖ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ۔ ودّ، سواع، یغوث، یعوق، نسر، قوم نوح کے اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین تھے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ تفسیر عزیزی میں لکھتے ہیں کہ یہ پانچ نام ادریس علیہ السلام کے بیٹوں کے ہیں جو بڑے نیک تھے۔ الحاصل' یہ پانچوں نام خدا کے ولیوں اور بزرگوں کے ہیں۔ جن کی قبروں کی پرستش قوم نوح کرتی تھی۔ پس قبر پرستی سب سے پہلا شرک ہے۔ جو دنیا میں ظاہر ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے پانچ پیر اولیاء اللہ تھے۔ جب یہ فوت ہوگئے تو ان کو قبروں میں دفن کر دیا گیا۔ بعد میں ان کے مجسمے بنا کر قبروں پر کھڑے کر دیئے گئے۔ اور رفتہ رفتہ ان کی پوجا پاٹ شروع ہوگئی۔

قومِ نوحؑ کے اس جرم کو سامنے رکھ کر غور کریں کہ کیا مسلمان اپنے اولیاء اللہ کی قبروں پر وہی کچھ نہیں کرتے ہیں۔ جو قومِ نوحؑ اپنے بزرگوں کی قبروں پر کرتی تھی۔ ان کو بھی پتھروں (بتوں) سے سروکار نہ تھا۔ وہ بت بطور یادگار کے تھے۔

قوم نوح صرف بزرگ کی روح کو مخاطب کرتی تھی۔ اور روح ہی کے حضور نذر نیاز گذارتی تھی۔ اور اسی سے حاجت روائی کی التجا کرتی تھی۔ بعینہٖ مسلمان بھی اولیاء اللہ کے مزاروں کے پتھروں اینٹ، گارا، چونا کو نہیں پکارتے بلکہ بزرگ کی ذات کا توسل پکڑتے ہیں۔ اور اس کی روح سے مشکلکشائی اور حاجت روائی چاہی جاتی ہے۔ دونوں ایک ہی راہ کے راہی ہیں۔ ہم مسلمان بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ قومِ نوحؑ کے عبرتناک انجام کو سامنے رکھ کر بزرگوں کے مزاروں کی جبہہ سائیؔ اور مصائب وحوائج میں ان سے استمداد کا خیال ترک کر دیں۔ قومِ نوحؑ پر اُدْخِلُوْا نَارًا کے جہنمی فتوے سے کانپ جائیں!

قبر کیسے بُت بنتی ہے

قبروں کی دکانوں کے "تاجر" کہتے ہیں کہ بتوں کے رد کی آیتیں لات و منات اور ودّ و سواع وغیرہ پر ہی چسپاں ہو سکتی ہیں۔ قبروں پر نہیں۔ کیونکہ قبریں کسی طرح بھی بت نہیں ہو سکتیں۔ یاد رہے کہ خدا کی مخلوق میں سے کوئی چیز فی نفسہٖ بت نہیں ہے۔ ہاں اگر ہم کسی چیز کے متعلق شرکیہ عقیدہ قائم کرلیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ چیز بت بن جاتی ہے۔ مثلاً سورج خدا کی ایک نافع مخلوق ہے۔ بت نہیں۔ اگر کوئی اس کو سجدہ کر دے تو اس کے نزدیک وہ بت بن جائیگا۔ ان ہی معنوں میں، زمین سے تا بہ ثریا تمام لات و منات، ساری کائنات ہی بت بن جاتی ہے۔ جیسے یعوق پرستش کی وجہ سے قبیلہ ہمدان کا بت (معبود) تھا۔ ودّ بنی کلب کا، اور یغوث بنی غطیف کا اور نسر قبیلہ حمیر آل ذی الکلاع کا۔ اگر قوم نوح یا عرب کے جاہل اپنے بزرگوں کی قبروں یا ان کے مجسموں کی پوجا پاٹ کریں۔ ان کی نذریں نیازیں دیں۔ ان کے آگے سجدے کریں تو ان کاموں کی وجہ سے وہ قبریں اور مجسمے، بت بن جاتے ہیں۔ مسلمان اگر اپنے بزرگوں کی قبریں سنگِ مرمر کی پختہ بنا کر وہاں سجدے کریں، ان کی نذریں دیں، انہیں حاجتوں میں پکاریں تو ان مشرکانہ فعلوں کے باعث بزرگوں کی قبریں کیوں نہ بت بنیں، ضرور بنتی ہیں! جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاۗئِهِمْ مَسَاجِدَ ۔ (رواہ مالک مرسلاً)

خداوندا! تو میری قبر کو بت نہ بنانا کہ (نذر، نیاز، قیام، طواف، سجدے اور چڑھاووں کی صورت میں) پوجی جائے۔ ان لوگوں (یہود و نصاریٰ) پر خدا کا سخت غضب نازل ہوا جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں (عبادت گاہیں) بنایا۔"

حضورؐ نے زندگی میں ہی اپنی قبر کے لئے خدا سے دعا کی کہ خداوندا! میری قبر کو بت نہ بنانا۔ معلوم ہوا کہ قبر بت بن سکتی ہے۔ جب ہی تو حضورؐ نے کہا کہ

لہ زمانہ دراز گزر جانے کے بعد قوم نوح کے بزرگوں کے بتوں کو عرب بھی پوجنے لگ گئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری قبر کو بت نہ بنانا۔ اگر آپ کی قبر پر سجدے ہوتے، نذریں چڑھتیں، عرس، طواف، قیام، وغیرہ ہوتے تو قبر ایک بت بن جاتی۔ لیکن چودہ سو برس کے عرصہ میں حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم کی قبرِ اطہر پر ایک سجدہ بھی نہیں ہوا۔ ایک پیسہ وغیرہ تک نذر نیاز چڑھاوا نہیں چڑھا۔ کسی نے روضہ اقدس پر حاضر ہوکر آپ کو حاجت روائی کے لئے نہیں پکارا۔ معلوم ہوا۔ آپ کی دعا خدا نے قبول کر لی اور آپ کی قبر کو بت نہیں بننے دیا۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ہندوپاک میں بزرگوں کی جتنی قبروں پر عرس ہوتے ہیں وہاں لوگ نذریں نیازیں چڑھاتے، سجدے کرتے اور ان کو پکارتے ہیں، یہ سب قبریں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فتوے کی رُو سے بُت[1] ہیں۔ اور جن کاموں کی وجہ سے بت بنی ہیں وہ کام شرک کے ہیں۔ اور شرک کے کام کرنیوالے مشرک ہیں۔ قبر کے بت بننے کے بارے میں ہم حدیثِ مصطفےٰ سے دلیل لائے ہیں۔ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ! یہ دلیل ایک پہاڑ ہے جو اپنی جگہ سے ہلایا نہیں جا سکتا۔ اس "پہاڑ" پر کھڑے ہوکر دیکھیں تو اہل اللہ کی قبروں کے بُت نظر آئیں گے ؎

بدل کے بھیس زمانے میں پھر سے آتے ہیں
اگرچہ پیر ہے آدم جواں ہیں لات و منات

★

---

[1] جو کام مشرک ہندو اپنے رشیوں کے بتوں پر کرتے ہیں (سجدے کرنا، چڑھاوے چڑھانا، مرادیں مانگنا وغیرہ) وہ کام اگر بزرگ کی قبر پر کیے جائیں تو قبر بت بن جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین مکہ کے بزرگ

قوم نوحؑ کے پانچ پیروں کا حال تو آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ وہ اس قوم کے بڑے نیک انسان ۔ اولیاء اللہ تھے۔ ان کے فوت ہو جانے کے بعد لوگوں نے عقیدت اور محبت کے طور پر ان کی قبروں پر ہجوم شروع کر دیا۔ وہاں سجدے کرنے اور ان سے مرادیں مانگنے لگ گئے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد انکے مجسمے بناکر ان کی قبروں پر نصب کر دیئے تاکہ یادگار مدتوں قائم رہے۔ یہ قبر پرستی کی ابتدا تھی۔

مشرکین مکہ بھی قوم نوح کے مذکورہ ولیوں کی پوجا کرنے لگ گئے۔ مصائب و نوائب میں ان کو پکارتے اور ان سے استمداد کرتے تھے۔ بالکل جس طرح قوم نوح کرتی تھی۔ ان کے علاوہ عرب قوم میں بھی نیک لوگ گزرے تھے۔ ان کے مجسمے بھی بنائے گئے اور ان کی قبروں پر نصب کئے گئے جن کی پھر پوجا کی جانے لگی۔ چنانچہ ایک ان کا بزرگ لات تھا جس کا ذکر قرآن میں آتا ہے:۔

اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ۝ (پ۲۷ ع۵)

(مشرکو!) بھلا تم نے لات اور عزیٰ اور جو (ایک) تیسرا اور ہے منات، ان (کے حال) پر نظر کی ہے؟ (کہ ان میں کچھ بھی قدرت و تصرف ہے)؟

یہ لات بڑا نیک آدمی تھا۔ جاہلیت کے دور میں جب حج ہوتا تھا تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخی مرد لوگوں کو ستو گھول کر پلاتا تھا۔

فَلَمَّا مَاتَ عَكَفُوْا عَلٰى قَبْرِهٖ فَعَبَدُوْهُ (تفسیر ابن کثیر)

جب وہ (لات) مرگیا تو لوگوں نے اس کی قبر پر ہجوم شروع کر دیا اور (رفتہ رفتہ) اس کی پوجا ہونے لگ گئی۔

عَكَفُوْا عَلٰى قَبْرِهٖ۔ گویا ان لوگوں نے اپنے بزرگ لات کی قبر پر عرس شروع کر دیا۔ فَعَبَدُوْهُ۔ اس کی نذر نیاز، سجود وطواف اور استمداد و پکار کی صورت میں عبادت کرنے لگ گئے۔ یہ قبر پرستی ہی تھی۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ کی تحقیق لات کے بارے میں یہ ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں:۔

اللہ سبحانہ، و تعالیٰ نے مشرکین مکہ کو (قرآن میں) اس لئے کافر کہا ہے کہ انہوں نے ایک سخی مرد (لات) کو جو حجاج کو ستو گھول کر پلاتا تھا، الوہیت کا مقام دے دیا۔ فَجَعَلُوْا يَسْتَعِيْنُوْنَ بِهٖ عِنْدَ الشَّدَائِدِ۔ اور لاچاری میں اس سے مدد مانگتے تھے۔"

(بدور بازغہ)

(نوٹ) شاہ ولی اللہؒ کے فتوے کی رُو سے معلوم ہوا کہ شدائد و نوائب اور لاچاری میں اہل قبور کو پکارنا۔ اور ان سے مدد مانگنا ان کو الوہیت کا مقام دینا ہے جو کفر ہے۔

تفسیر ابن کثیر اور معجم البلدان وغیرہ میں جو کچھ عزیٰ کے متعلق لکھا ہوا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ عزیٰ ایک پری (جنّی) تھی۔ کیکر کے درخت میں اس کا ظہور ہوا۔ لوگوں نے اس درخت کو عزیٰ کی وجہ سے متبرک سمجھا۔ اور اس کو سجدے کرنے لگ گئے۔ نذریں چڑھانے لگے اور اس سے مصائب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استمداد کرنے لگے یعنی عزیٰ سے۔

منات ایک انسان تھا اور بعل ایک عورت تھی۔ ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر و تفسیر اتقان۔

اساف اور نائلہ بھی انسانوں ہی کے بت تھے۔ اساف مرد اور نائلہ عورت تھی۔ (نووی۔ شرح مسلم)

ہبل، ہابیل کے نام کا بت تھا۔ ہابیل کو قابیل نے از رہ ظلم شہید کر دیا تھا۔ مشرکین مکہ کا خیال تھا کہ ہابیل شہید ہوکر خدا کا بہت بڑا مقرب بن گیا ہے۔ اس لئے اس سے مصائب میں خاص کر جنگوں میں استمداد کرتے تھے۔ بجائے پختہ قبر کے اس کا بت بناکر کھڑا کرلیا تھا۔ اس بت پر ہجوم کرکے آتے تھے۔ عورتیں اور مرد وہاں میلہ لگاتے اور اس سے حاجتیں طلب کرتے تھے۔ غرض انہوں نے تین سو ساٹھ بت بناکر کعبۃ اللہ میں رکھے ہوئے تھے۔ یہ تقریباً سب کے سب انسانوں ہی کے بت اور مجسمے تھے جو انواع واقسام کی مصیبتوں اور لاچاریوں کے لئے قبیلہ وار مخصوص تھے ؂

قبیلے قبیلے کا بت اک جدا تھا ۔۔۔ کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا

یہ عزیٰ پہ وہ نائلہ پہ فدا تھا ۔۔۔ اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا

ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ مشرکین مکہ کے بزرگ انسان ہی تھے جن کی پختہ قبریں یا مجسمے یا بت بناکر پرستش کی جاتی تھی۔ مولویوں نے آج تک لوگوں کو یہی بتایا کہ مکہ میں تین سو ساٹھ بت تھے۔ ان پتھر کے بتوں کی تردید میں قرآنی آیتیں آئی ہیں۔ اور یہ نہیں بتایا کہ وہ بت انسانوں ہی کے بت تھے۔ بزرگ کی سنگ مرمر کی پختہ قبر نہ بنائی۔ پتھر کا بت بنا لیا۔ اور اس کے نام کی نذریں نیازیں دے کر اس سے مرادیں مانگنی شروع کر دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات ایک ہی ہے۔ سنگِ مرمر کی پختہ قبر پر بھی بزرگ ہی سے خطاب ہوتا اور حاجت چاہی جاتی[1] ہے اور بت کے حضور حاضر ہو کر صاحبِ بت (بزرگ) ہی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ قارئین کرام کے علم میں ہم اس بات کا اضافہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہمارے بزرگ، ولی اور شہید انسان تھے، اسی طرح مشرکینِ مکہ کے بزرگ ولی اور شہید بھی انسان ہی تھے۔ ہم نے ان کی سنگِ سرخ کی قبر بنالی۔ انہوں نے سنگِ سرخ کا بت تراش لیا اور کام دونوں نے اپنے اپنے بزرگوں سے ایک جیسا ہی لیا۔ مصائب میں وہ انہیں پکارے اور ہم انہیں۔ جنگوں میں وہ ہبل کا نعرہ ماریں ہم یا علیؓ کا۔ وہ اللہ کے سوا اپنے بزرگوں کی نذر نیاز دیں، ہم بھی اللہ کے سوا اپنے بزرگوں کے نام کے کونڈے بھریں۔ ہم حضرت معین الدین اجمیریؒ (وغیرہ) کی قبر پر عرس کریں۔ عَكَفُوْا عَلٰى قَبْرِهٖ[1] ۔ وہ بھی اپنے حضرت لات کی قبر پر اجتماع کریں، ہم اپنے بزرگوں کو اللہ کے پاس وسیلہ قرار دیں۔ وہ هٰؤُلَآءِ شُفَعَآءُنَا عِنْدَ اللّٰهِ[2]۔ کہہ کر اپنے بزرگوں کو اللہ کے ہاں سفارشی بنائیں۔ ہم بھی بغیر پیر کے خدا کو نہیں مل سکتے وہ بھی يُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى[3]۔ کی رُو سے ہبل و نائلہ کے بغیر خدا کا قرب نہیں پا سکتے۔ خوب ذہن نشین کریں یہ امر کہ مشرکین مکہ کو جو بت پرست کہا جاتا ہے تو اس سے مراد بندوں کی پرستش ہے، ولیوں کی پوجا، اور شہیدوں کی ڈنڈوت ہے۔ یعنی وہ در اصل پتھروں کو نہیں پوجتے تھے، بندگانِ خدا کی بندگی اور عبادت کرتے تھے۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے۔

.... امت کے "سپوت" بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔ ع

سوئے تیرگی ہولے ہولے رواں ہیں

---

[1] ابن کثیر۔ [2] قرآن مجید۔ [3] قرآن مجید۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس! ــ اسلام اور دوسرے مذاہب میں صرف توحید ہی حدِّ فاصل ہے جسے "بزرگانِ دین" ڈھا رہے ہیں ؎

از طریقِ آذری بے گانہ باش   برمرادِ خود جہانِ نو تراش

دل برنگ و بُو و کاخ و کو مدہ   دل حریم اوست جز با او مدہ

مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی

بُت پوجا کا نظریہ کہ شرک کی ابتدار اولیار اللہ اور صالحین کی قبروں کی پرستش ہی سے ہوتی ہے۔ آجکل ہندو جو دیوی دیوتا کی پوجا کرتے ہیں ان کے مندروں میں بت اور مجسمے مسجود خلائق بنے ہوتے ہیں۔ یہ بھی تو قبر پرستی کی ایک صورت ہے۔ کیا ہندو پتھروں کی ڈنڈوت کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اگر پتھروں کی ڈنڈوت (PROSTRATION) کرتے ہوتے تو مورتی بننے سے پہلے کرتے۔ پتھر کی جب تک مورتی نہیں بنتی، کوئی پتھر کو نہیں پوجتا۔ پتھر پہاڑوں اور کانوں میں پڑا رہتا ہے۔ کوئی وہاں جاکر نہ اُن کو سجدہ کرتا ہے اور نہ اُس کو پھولوں کے ہار پہناتا ہے۔ جب؟ اس پتھر کو گاندھی جی کی مورتی بناکر مندروں میں رکھ دیا جاتا ہے تو اب وہ پجنے لگتا ہے۔ اس کے آگے چڑھاوے چڑھتے ہیں، مٹھائیوں کے ڈھیر لگتے جاتے ہیں، اس پر پھولوں کی بارش ہوتی ہے۔ لوگ سجدے میں گرگر اپنے دُکھڑے سناتے ہیں مرادیں مانگتے ہیں۔ کہیئے یہ سب کچھ مہاتما گاندھی جی کی ذات اور روح کے ساتھ کیا گیا ہے یا محض پتھر کے ساتھ؟ یہ چڑھاوے سجدے، اور عرض گزاریاں سب مہاتما جی کے حضور ہی پیش کی گئی ہیں کہ وہ ایشور کے پاس پہنچا دیں۔ اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ بُت پوجا کا نظریہ پتھر کی پوجا نہیں ہے بلکہ اس بزرگ کی پرستش ہے جس کے نام کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتھر کا بت بنایا گیا ہے۔ پتھر پر نہیں۔ دیوتا کے نام پر لاکھوں روپے کا چڑھاوا چڑھتا ہے۔ انصاف سے بتائیں کہ ہندوؤں کا اپنے رشیوں منیوں اور مہاتماؤں کے بتوں کو پوجنا اور مسلمانوں کا اپنے بزرگوں کی قبروں پر سجدے کرنا۔ دونوں پوجاؤں میں کیا فرق ہے؟ وہاں پتھر کا بت رشی کی یادگار ہے یہاں پتھر (سنگِ مرمر) کی قبر بزرگ کی یادگار ہے۔ پکارتے دونوں — ہندو اور مسلمان اپنے اپنے رشیوں بزرگوں کو ہیں! افسوس مسلمان کس منہ سے ہندو کو مشرک اور خود کو موحد کہہ سکتے ہیں ؎

اے چشمِ اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

یہودیوں پر لعنت ہو

اگر کوئی کہے کہ ہندوؤں اور مشرکوں کے رشی منی کافر تھے اس لئے ان کے نام کی نذر نیاز اور ان کو مصائب میں پکارنا حرام ہے۔ مسلمانوں کے بزرگ خواجہ معین الدینؒ نظام الدین اولیاءؒ وغیرہ مسلمان تھے لہٰذا ان کو نوائب و حوائج میں پکارنا اور ان کی نیازیں دینا جائز ہے، اس علالتِ فکر کا مداوا یہ ہے کہ ہر غیراللہ کی پکار اور اس سے استمداد حرام ہے۔ وہ غیراللہ ہندوؤں کا مہاتما ہو یا عیسائیوں کا پیغمبر، یہودیوں کا پیشوا ہو یا مسلمانوں کا ہادی کوئی بھی مصائب میں پکارے جانے کے لائق نہیں ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :-

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآءِھِمْ مَسٰجِدَ۔

(بخاری شریف)۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں کہ جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانبر نہ ہو سکے فرمایا۔ خدا کی یہودیوں پر لعنت ہو۔ انہوں نے
"اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا ...."

یہودیوں نے اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں یعنی عبادت گاہیں بنا لیا۔ قبروں پر میلے لگا کر۔ نذریں چڑھا کر، سجدے کر کے قبروں کو پوجنے لگ گئے۔ مصائب میں اہلِ قبور کو پکار کر چھٹکارے گئے۔ فرمایئے۔ کیا انبیاء کو پکارنا اور ان کی قبروں پر میلے لگانے جائز ہیں؟ نہیں جائز۔ بلکہ ایسا کام کرنے والے پر حضورؐ لعنت بھیجتے ہیں۔ ثابت ہو گیا کہ جس طرح رشیوں منیوں کے بتوں پر میلے سجدے حرام ہیں ویسے ہی انبیاء و صلحا کی قبروں پر سجدے کرنے اور ان سے مرادیں مانگنا لعنتیوں کا کام ہے۔

بیسواؤں کی نجات ممکن ہے

چونکہ شرک اللہ سے علانیہ بغاوت ہے، وہ سب گناہوں کو چاہے تو بخش دے۔ لیکن شرک کے متعلق اس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اسے ہرگز نہیں بخشے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (پ ۵ ع ۵)۔ "اللہ یہ (گناہ) تو (ہرگز) معاف نہیں کرتا۔ کہ اس کے ساتھ (کسی کو) شریک گردانا جائے۔ اور اس سے کم (گناہ) جس کو چاہے معاف کر دے۔"

معلوم ہوا کہ شرک کے سوا جو گناہ بھی ہو معاف ہو سکتا ہے۔ شرک معاف نہیں ہو گا۔ زنا بڑا خوفناک کبیرہ گناہ ہے، پر ہے شرک سے نیچے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ چکلے کی غیر مشرک بیسواؤں، رنڈیوں اور زناکاروں کا بہشت میں جانا ممکن ہے۔ لیکن مزاروں کے طائفوں ساجدوں اور ناذروں پر ــ اہلِ قبور کو پکارنے، ان سے حاجتیں، مرادیں مانگنے۔ وہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدہ سجود کرنے کرانے ۔ خدا تعالےٰ کے خاصوں میں غیراللہ کو شریک بنانے والوں پر جنت[1] قطعاً حرام[2] ہے۔ سارا قرآن شرک کے رد سے بھرا پڑا ہے۔ ایک لاکھ سے زاید پیغمبر اسی کی بیخ کنی کے لئے دنیا میں آئے۔ رحمتِ عالم کی مسند کے وارثوں کا فرض اولین یہ ہے کہ وہ شرک کا قلع قمع کریں۔ اور پھر لوگوں کو اخلاق اور عبادت کی تعلیم دیں۔

کلمہ گو مشرک اور مکے کے مشرک

ہم نے اس بات پر غور کیا ہے کہ مشرکینِ مکہ کے شرک میں اور بعض کلمہ گو بھائیوں کے شرک میں کیا فرق ہے؟ بہت سوچ بچار کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ وہ لوگ قرآن اور رسالت کے ایمان سے محروم مشرک تھے اور یہ ہمارے بھائی قرآن اور رسالت کو ماننے والے مشرک ہیں۔ گویا ان کی حالت ان سے زیادہ افسوسناک ہے کہ وہ "روشنی" سے یکسر محروم تھے، اور یہ" دربغل داری کتاب زندہ " کے مصداق ظلمت میں ہیں۔ بڑا تعجب ہے کہ قرآن کے منکروں اور مومنوں کے اصنام ایک ہی سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ دونوں کی راہِ شرک ایک ہی مکتبِ فکر نے متعین کی ہے۔ بغاوتِ الٰہی کے کارزار میں ایک ہی "فیلڈ مارشل" کی "کمان" (COMMAND) میں شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ ہر ہر "حرکت" میں مناسبت اور ہر قدم کے اٹھانے اور رکھنے میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ مشرکین عرب حج کرتے وقت اللہ کے حضور یوں لبیک کرتے تھے۔

---

[1] یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ کی دلیل سے خواہ سزا کے بعد ہی سہی۔

[2] اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ۔ (پ ۶ ع ۱۲)
اس میں شک نہیں کہ جو اللہ کے ساتھ (کسی کو بھی) شریک ٹھہرائے۔ تو اللہ کی طرف سے اس پر بہشت حرام ہو چکی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اِلَّا شَرِیْکًا ھُوَ لَکَ تَمْلِکُہٗ وَمَا مَلَکَ ۔ (صحیح مسلم)۔ حاضر ہیں ہم اے اللہ ہمارے حاضر ہیں ہم ۔ تیرا کوئی (ذاتی) شریک نہیں ۔ مگر وہی شریک (ہو سکتا) ہے جس کو تو نے اختیار دیا ہوا ہے ۔ (تو نے ہی مقرر کیا ہوا ہے) اور تو ہی اس کا مالک ہے ۔

غور کیا آپ نے کہ مشرکین مکہ طواف کرتے وقت خدا کی جناب میں لبیک کہتے ہیں ۔ خداوندا ! ہم حاضر ہیں ۔ تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہی جس کو تو نے اپنی خدائی میں آپ مختار بنایا ہے ۔ یعنی ازخود تیرا کوئی شریک نہیں ۔ کوئی تیری شراکت کا دعویٰ نہیں کر سکتا ۔ تیرا شریک صرف وہی ہو سکتا ہے جس کو تو نے اپنے اختیارات آپ سونپے ہوں ۔ تیرے مختار اور تیری خلق میں تصرّف کرنیوالے تیرے ہی بنائے ہوئے ہیں ۔ تو ہی ان کا مالک ہے ، اپنے پیاروں کو تو نے اختیار دے رکھا ہے کہ وہ مصائب و حوائج میں ہماری دستگیری کرتے ہیں ، ہماری دعائیں ، التجائیں تیرے پاس پہنچاتے ہیں ۔ تیرے حضور ہماری سفارشیں کرتے ہیں ۔ صرف یہی تیرے پیارے بزرگ تیرے شریک ہیں ۔ لَا شَرِیْکَ لَکَ ۔ تیرے بنائے بغیر تیرا کوئی شریک نہیں ۔ تیرے اختیار دیئے بغیر کوئی مختار نہیں ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مشرکین کا تلبیہ سنتے ۔ جب وہ لَا شَرِیْکَ لَکَ کہتے تو حضورؐ فرماتے قَطْ قَطْ ۔ بس بس رُک جاؤ ۔ یعنی اتنے پر ہی بس کر دو کہ اللہ تیرا کوئی شریک نہیں ۔ آگے مت کہو ۔ مگر وہی جس کو تو نے آپ اختیار دیا اور مقرر کیا ہوا ہے ۔ اگر وہ لَا شَرِیْکَ لَکَ پر رُک جاتے تو حضرت انورؐ اور ان لوگوں کے درمیان کوئی جھگڑا ، تنازعہ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا۔ تلواریں اٹھیں، جنگیں ہوئیں تو صرف اس بات پر کہ خدا نے اپنے بزرگوں کو اختیار دے رکھے ہیں جن کے بل بوتے پر وہ خلقِ خدا میں تصرف کرتے ہیں۔ خدا اور خلق کے درمیان وہ وسیلے، واسطے، وچولے اور سفارشی ہیں۔ تیئیس برس تک رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ صرف اسی لئے نبرد آزما رہے کہ یہ عقیدہ رکھو کہ خدا نے اپنے خاصوں، اختیاروں اور تصرف پر کسی کو ایک لمحہ کے لئے بھی اختیار نہیں دیا۔ اور خالق و مخلوق میں کوئی "پردہ" حائل نہیں ہے۔ اس کی مرضی[1] کے مطابق عمل کرنے سے ہر کوئی اس کا مقرب بن سکتا ہے۔

یہی حال ہے جاہل اور نادان کلمہ گوؤں کا جو کہتے ہیں۔ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔ اللہ تو اکیلا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ اپنے اعتقاد اور عمل کے ساتھ اگر یہاں ہی رک جاتے تو موحد مسلمان ہوتے۔ لیکن یہاں رکے نہیں۔ خدا کو لَا شَرِيكَ لَكَ کہہ کر آگے کہتے ہیں۔ ؎

اللہ کے پلّے میں وحدت کے سوا ہے کیا
جو کچھ لینا ہے میں لے لوں گا محمدؐ سے

مطلب یہ ہوا کہ جو کچھ اللہ کے پلّے میں تھا وہ سب کچھ اس نے محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیا ہے۔ اپنے تمام اختیارات اور تصرفات تمام خزانے اور بادشاہی حضورؐ کو عطا کر دی ہے کہ وہ خلق میں اپنی مرضی سے تقسیم کریں۔ چونکہ اب خدا کے پلّے ہے ہی کچھ نہیں، اس لئے جو کچھ میں نے لینا ہے مال، دولت، رزق، اولاد، فتح، نصرت، صحت، آفتوں۔ بلاؤں، سیلابوں وباؤں سے نجات، سب کچھ حضورؐ سے لے لوں گا۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ۔

[1] اس کی مرضی کا پتہ قرآن اور سنت خیر الانام ؐ سے چلتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کلمہ گو مشرک یوں کہتا ہے ؎

خدا سے میں نہ مانگوں گا کبھی فردوسِ اعلےٰ کو

مجھے کافی ہے یہ تربت معین الدین چشتی کی!

یعنی بہشت خدا سے مانگنے کی مجھے ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ سب چیزوں کا اختیار نبیوں ولیوں کو دے چکا ہے۔ اس لئے میرے لئے معین الدین اجمیریؒ کی قبر کافی ہے۔ وہیں سجدے سجود عرض نیاز کروں گا ؎

درِ حضرت سے میں مایوس جاؤں غیر ممکن ہے

کہ منہ مانگی مراد اس در پہ ہر سائل نے پائی ہے

معین الدین اجمیریؒ کی قبر سے میں نا اُمید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر حاجت مند نے یہاں سے ہر مراد کو پایا ہے۔

غرض ان کلمہ گو مشرکوں نے "مکے" کے مشرکوں کو شرک میں پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ خدا کو معاذ اللہ بے اختیار بنا کر اس کے عاجز بندوں اور غلاموں کو مختار کل مان کر ان سے مرادیں مانگنی حاجتیں چاہنی شروع کر دی ہیں۔ مصائب و نوائب میں ان کو پکارنا اور ان سے مدد مانگنا ایمان میں داخل کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شروع کر کے سینکڑوں ہزاروں بزرگوں کو خدا سے نیچے شریک خدائی بنا رکھا ہے۔ خدائی کاموں پر مختار و متصرف گردانا ہوا ہے۔ اور مشرکین مکہ کی طرح ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا نے ہی انہیں اختیار دیا ہوا ہے۔ وہ خدا کے دیئے ہوئے اختیار سے ہی خلق میں تصرف کرتے ہیں اور ہیں بھی سب خدا کے ماتحت۔ معلوم ہوا کہ مشرکین مکہ کی طرح یہ بھی لَا شَرِيكَ لَكَ کہہ کر رکے نہیں۔ انہوں نے بھی خدا سے نیچے خدا کے پیاروں کو پکارا۔ انہوں نے بھی خدا سے ورے ولیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگوں کو پکارا۔ لَا شَرِیْکَ لَکَ دونوں کہتے ہیں لیکن خدا کے اختیارات چھین کر اپنے اپنے بزرگوں میں تقسیم کر کے کاسہ گدائی لے کر ان کے دروازوں پر صدا دیتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے۔

وَ اِذَا ذَکَرْتَ رَبَّکَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَ لَّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا (پ۱۵ ع۵)۔ اور جب تم قرآن میں تنہا اپنے پروردگار وحدہٗ (لاشریک لہٗ) کا ذکر کرتے ہو تو کافر نفرت کر کے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔"

مشرکوں کی پہچان بتائی گئی ہے کہ جب خدا کی خالص توحید بیان کی جاتی ہے، اسے قولی، بدنی، مالی عبادت کا تنہا حقدار بتایا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس کی ذات، صفات، قدرت، اختیار، ارادے اور تصرف میں کوئی شریک نہیں تو یہ بیان سن کر کافر و مشرک نفرت کرتے ہیں۔ اور طرح طرح کی حجتیں اور باتیں بنا کر بھاگ جاتے ہیں۔ توحید کا وعظ سنتے ہی نہیں اور کہتے ہیں۔

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا۔ (پ۱۵ ع۵)۔ "تم تو بس ایک (باؤلے) آدمی کے پیچھے پڑے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔

توحید بیان کرنے کے سبب مشرک حضورؐ کو کہتے تھے کہ تم باؤلے ہو گئے ہو۔ جو بزرگوں (لات و عزیٰ) کو نہیں مانتے ہو۔ باپ دادا کے عقائد کو چھوڑ گئے ہو۔ پھر مسلمانوں کو کہتے۔ ارے تم تو ایک ایسے آدمی کے پیچھے لگے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ وہ آسیب زدہ ہے۔ دیوانہ ہے۔ وہ خدا سے ورے بزرگوں کو نہیں مانتا۔ چھوڑ دو ایسے آدمی کو۔ غرض طرح طرح کی باتیں بناتے۔ خدا فرماتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا (پ۱۵ ع۵)

(بقیہ صفحہ ۲۴۲ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اے پیغمبرؐ) دیکھو (تو سہی) تمہاری نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں۔
تو (ان ہی باتوں کی وجہ سے) یہ لوگ گمراہ ہوئے۔ اور اب (حق کا)
رستہ نہیں پا سکتے۔"

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ان کے نزدیک سب سے بڑا قصور یہ تھا جس کی وجہ سے وہ سیخ پا تھے کہ حضورؐ اللہ تعالےٰ کو وحدہٗ لاشریک لہٗ کہہ کر بات ختم کر دیتے تھے۔ مشرک کہتے تھے کہ اللہ کے ساتھ اس کے بزرگوں، ولیوں کا ذکر بھی کرو اور ان کو جو خدائی اختیارات حاصل ہیں، وہ بھی مانو۔ حضورؐ وحدانیت کے ذکر کے نور سے دوئی کی ظلمت کو مٹاتے تھے۔ غیر اللہ کی خدائی کی عمارت ڈھاتے تھے۔ اس پر مکے کے مشرک حضورؐ کو بُرے بُرے لقبوں[1] سے یاد کرتے تھے۔ ساحر، مسحور، مجنوں، صابی، شاعر وغیرہ۔ خدا نے فرمایا میرے رسولؐ! دیکھو! (توحید کے بیان پر) یہ لوگ تیرے لئے کیسے کیسے القاب[2] گھڑتے

---

[1] (حاشیہ ص۱۴۱) آج کے غالی بھی موحدین کثر اللہ سوادہم کو کہتے ہیں کہ تم بزرگوں کو نہیں مانتے۔ اہلحدیث کہتے ہیں کہ بزرگوں کی محبت ہمارے ایمان میں داخل ہے۔ پھر کہتے ہیں تم پنجتن کو نہیں مانتے۔ جواب ملتا ہے کہ وہ ہماری آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہیں۔ پھر کہتے ہیں۔ کبھی ان کے نام کی نذر نیاز دی ہے؟ جی نہیں! پھر تم نے بزرگوں کو کیا مانا؟ معلوم ہوا کہ بزرگوں کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں خدا کا درجہ دیا جائے کیونکہ نذر نیاز مالی عبادت ہے جو صرف خدا ہی کا حق ہے۔ خدا کا حق عبادت بزرگوں کو دو۔ ان کی عبادت کرو۔ پھر بزرگ مانے جائیں گے۔ مشرکینِ مکہ بھی اسی طرح بزرگوں کو مانتے تھے۔

[2] آج بھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح قرآنی توحید بیان کرتا ہے غالی اس کے لئے بُرے بُرے لقب گھڑتے ہیں۔ وہابی۔ گلابی وہابی، غیر مقلد، نجدی وغیرہ۔ شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں وعلامۃ اھل البدعۃ الوقیعۃ فی اھل الاثر بدعتیوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کو بُرا کہتے ہیں۔ یعنی بُرے بُرے لقبوں سے یاد کرتے ہیں پس اہل حدیث کو بُرے القاب سے پکارنے والے بقول شیخ جیلانی بدعتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں۔ اور ان باتوں کی وجہ سے گمراہ ہو گئے ہیں۔

توحید سے نفرت

وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ۔ (پ۲۴ ع۲)

اور جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے دل نفرت کرتے ہیں اور جب ان لوگوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو خدا کے سوا ہیں تو اچانک وہ خوش ہو جاتے ہیں؛

مطلب ظاہر ہے کہ جب خالص نتھری ہوئی توحید کا وعظ کیا جاتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی حاجت روا، مشکلکشا، نذر نیاز، پکار کے لائق نہیں۔ تو منکرین آخرت کے دل نفرت کرتے ہیں۔ پریشان، اداس اور بے چین ہو جاتے ہیں۔ ایسے وعظ کا انہیں کچھ لطف نہیں آتا۔ لیکن جب یہ کہا جائے کہ شیخ جیلانیؒ نے ملک الموت کے ہاتھ سے قبض کئے ہوئے روحوں کا تھیلا چھین کر تمام روح اڑا دیئے اور اُسی وقت گیارہ سَو مُردے زندہ ہو گئے۔ تو ایسے ذکر سے ان کے دل بلیوں اُچھلنے لگتے ہیں۔ وہ مرد مُخنثے ہیں۔ پھر جن لوگوں کو توحید سے نفرت اور شرک سے محبت ہو، وہ آخرت کے منکر کیونکر نجات پائیں گے۔ مکہ کے مشرک بھی حضورؐ کی زبان سے توحید کا وعظ نہ سنتے تھے۔ لات، منات اپنے بزرگوں کے اذکار و قصص پر جھومتے، قبروں کے پجاریوں پر بھی "ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ" سے موت طاری ہوتی ہے اور بارہ برس سے ڈوبے بیڑے کی گھڑنت سے اچھلنے لگتے ہیں ؎

نہ ستیزہ گاہِ جہاں نئی نہ حریف پنجہ فگن نئے
وہی شوکتِ اسد اللّٰہی وہی مرحبی وہی عنتری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرکت سے اعمال برباد

شرکیہ قول، فعل اور عقیدہ سے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور ہر قسم کے نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتا ہے:-

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ (پ۲۴ ع ۳)۔ اور (اے پیغمبر!) بلاشبہ تمہاری طرف اور ان (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں (ایک ایک کی طرف) وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے (سارے) عمل برباد ہو جائیں گے اور ضرور تم گھاٹے میں آ جاؤ گے۔ بلکہ اللہ ہی کی (خالص) عبادت کرو اور (اس کے) شکرگذار بندوں میں رہو۔"

خدا تعالےٰ نے یہ وحی نہ صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی کی، بلکہ آپ سے پہلے جتنے پیغمبر ہو گزرے ہیں، سب کی طرف بھیجی کہ اے خدا کے پیغمبرو! خبردار! اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے تمام نیک اعمال برباد ہو جائینگے۔ اور حضرت اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ان ہی الفاظ سے فرمایا کہ اگر تم نے بھی خدا تعالےٰ کے ساتھ کسی قسم کا شرک کیا تو تمہارے اعمال بھی ضائع ہو جائینگے۔ اللہ اکبر! شرک خدا کو کتنا ناراض اور غضبناک کرنیوالا ہے کہ خدا تعالےٰ شرک کرنیوالے کے تمام اعمال صالح حبط کر دیتا ہے۔ آگے فرمایا (اے پیغمبر!) بلکہ اللہ ہی کی (خالص) عبادت کرو۔ شرک سے پاک اور منزہ بندگی بجا لاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھارہ کروڑ نمازیں مٹ گئیں

مسلمان بھائیوں کو سمجھانے کے لئے اسکی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بیت اللہ کا حج کرے۔ کعبۃ اللہ کے اندر چھ ماہ میں نو سو نمازیں پڑھے۔ بقولِ سرورِ رسولاںؐ بیت اللہ میں ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کے ثواب کے برابر ہے تو نو سو نمازوں کا ثواب نو کروڑ نمازوں کے ثواب کے مساوی ہوا۔ پھر وہ مدینہ منورہ پہنچ کر ایک سال قیام کرے۔ اور مسجد نبوی میں سال بھر کے اندر اٹھارہ سو نمازیں ادا کرے۔ بفرمانِ رحمت للعالمینؐ مسجد نبوی میں ایک نماز پچاس ہزار نماز کا درجہ رکھتی ہے تو اٹھارہ سو نمازیں نو کروڑ نمازوں کا اجر پا گئیں۔ اس کے علاوہ وہ شخص حرمین الشریفین کے اندر اور بھی بیشمار نیکیاں کمائے گا۔ صدقات و خیرات کریگا، روزے رکھے گا، تہجد پڑھے گیا، اوراد و وظائف اور درود شریف کی کثرت کرے گا۔ یہ نیکیاں بھی نمازوں کی مانند بہت بڑے اجر کی حامل ہونگی اتنی نیکیوں کے کسب کے بعد اگر ایسا شخص عقیدۃً یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں یا عالم الغیب ہیں، یا خدا کے نور کا جز ہیں احمد بلامیم ہیں۔ بشکلِ انسان میں خدا کا عین تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ خدا کے کلی اختیار یافتہ مختارِ کل ہیں۔ یا کہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ۔ یا مصائب میں اہلِ قبور کو پکارے، سجدہ کرے وغیرہ وغیرہ تو اس کا حج ضائع ہو جائیگا۔ حرمین شریفین کی اٹھارہ کروڑ نمازیں مٹ جائیں گی۔ اور باقی اعمالِ رفیعہ نیست و نابود ہو جائیں گے اور یہ عابدِ ارشد عذابِ ابد کے حوالے کر دیا جائے گا۔ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ کی بجلی خرمنِ اعمال کو راکھ بنا دے گا۔ اور مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ کا حکم اس پر دائمی عذاب مسلط کر دے گا۔ پس آیت مذکورہ

۱؎ مشکوٰۃ ۲؎ مشکوٰۃ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ شرک کے زہر کا پیالہ نہ پیو۔ اگر پی لیا تو ایمان ہلاک ہو جائے گا۔ اور اس کا تمام پھل برباد ؎

کچھ اس ادا سے نسیمِ بہار جھوم کے چل
کہ پھوٹ نکلے دلِ نامراد کی کونپل

حسین چمن میں بدل جائے ریگ زارِ حیات
سرابِ یاس سے پیدا ہوں فرحتوں کے کنول

سینۂ ما از محمدؐ داغ داغ

رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم جوں جوں علمِ توحید فضا میں لہراتے اور باطل الٰہوں کا کھنڈن (REFUTATION) کرتے توں توں مشرکین غیظ وغضب میں آتے۔ آخر احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے سیلاب نے دوئی کے زور کو توڑ کر رکھ دیا۔ لات ومنات کا دورِ خدائی ختم ہونے لگا۔ اللہ سے ورے دم مارنے والوں کا دم واپسیں برسرِ راہ ہوا۔ معبودانِ باطل کے حکم کی شبِ تار سے سپیدۂ سحر پھوٹنے لگا۔ اور توحید کی مقابل طاقتوں کی صبحِ فریب شامِ بے کسی سے گلے ملنے لگی۔ کفر کی ملی بھگت نے یہ حال دیکھ کر ماتمی لباس پہن لیا اور یوں نوحہ زن ہوئی ؎

سینۂ ما از محمدؐ داغ داغ — از دمِ او کعبہ را گل شد چراغ
مذہبِ او قاطعِ ملک ونسب — از قریش ومنکر از فضلِ عرب
در نگاہِ او یکے بالا و پست — با غلامِ خویش بر یک خواں نشست
قدرِ احرارِ عرب نشناختہ — با کلفتانِ حبش در ساختہ
احمراں با اسوداں آمیختہ — آبروئے دودمانے ریختہ
ابنِ عبداللہ فریبش خوردہ است — رستخیزے بر عرب آوردہ است

(اقبالؒ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم توحید بیان کرتے ہیں اور مشرکین مکہ کا سینہ چھلنی ہوا جاتا ہے۔ حضورؐ وحدانیت کا چراغ روشن کر کے شرک کی ظلمت مٹاتے ہیں۔ لیکن ابوجہل اور اس کی برادری کہتی ہے کہ اس نے کعبہ کا دیا بجھا دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص کیسا مذہب لے کر آیا ہے جس کی تعلیم نے وطن اور حسب نسب کی اہمیت ختم کر دی ہے۔ ارے وہ تو عرب کی بزرگی اور قریش کی برتری کا منکر ہو گیا ہے۔ اس کی نظر میں امیر اور غریب یکساں ہیں۔ کیا کریں۔ وہ تو اپنے غلام کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگ گیا ہے۔ اس نے شرفاءِ عرب کی قدر کو پہچانا ہی نہیں۔ اس نے آقاؤں اور غلاموں، عربوں اور عجمیوں کو باہم ملا کر خاندان کی آبرو کو مٹی میں ملا دیا ہے۔ اس عبداللہ کے بیٹے کو دھوکا لگ گیا ہے وہ دینِ اسلام کیا لایا عرب پر ایک قیامت لے آیا ہے۔

جس چیز کو مشرکینِ عرب نے قیامت سے تعبیر کیا۔ وہ صرف توحید کا نعرہ تھا جس نے عرب کی زمین ہلا کر رکھ دی۔ وہ لوگ سب کچھ برداشت کرنے کو تیار تھے سوائے توحید کے کہ اس کے اظہار و بیان سے ان کے تن بدن میں آگ لگ جاتی تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر مکے کے مشرکوں تک۔ سب کا یہی حال تھا کہ وحدتِ ایزدی کے نغمے انہیں نالہ وشیون سنائی دیتے تھے۔

حضرت ہود علیہ السلام قومِ عاد کی طرف رسولِ خدا بن کر آئے۔ اور کہنے لگے

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (پ ۸ ع ۱۶)

اے میری قوم اللہ کی (خالص) عبادت کرو کہ اس کے سوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا (شرک کرتے) ڈرتے نہیں ہو؟"

قوم نے جواب دیا۔

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ (پ۸ ع۱۶)

ہم بے شبہ تم کو بیوقوف پاتے ہیں اور بے شبہ تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں؟

حضرت ہود علیہ السلام کو قوم نے احمق اور جھوٹا کہا۔ کیوں؟

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۔

انہوں نے کہا۔ کیا تم ہمارے پاس اس غرض سے (پیغمبر بن کر) آئے ہو کہ ہم اکیلے ایک خدا کی عبادت کرنے لگیں اور جن (خدا کے پیاروں) کو ہمارے بڑے پوجتے رہے (ان سب کو) چھوڑ دیں۔

مشرک قوم نے صاف کہا کہ اے ہود! لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ۔ کیا ہم اللہ اکیلے ایک کی عبادت کرتے لگ جائیں۔ خالص ایک ہی کی۔ اس کے سوا کسی کی نذر نیاز وغیرہ نہ دیں۔ یعنی جن کی بندگی ہمارے بڑے کرتے چلے آئے ہیں۔ انہیں ہم چھوڑ دیں؟ ہم انہیں ہرگز نہیں چھوڑ سکتے کہ وہ خدا کے پیارے ہمیں خدا سے ملانے والے ہیں۔ ان ہی کی طفیل خدا ہماری دعائیں سنتا اور رزق، صحت اور مال و دولت دیتا ہے۔ مشکلیں آسان کرتا اور بلائیں ٹالتا ہے۔ ہم اپنے بڑوں کا مذہب نہیں چھوڑ سکتے۔ جاؤ جو کچھ تم سے ہوتا ہے کر لو۔

ثابت ہوا کہ ہر زمانے کے مشرکوں کو توحید ہی سے چڑ تھی۔ افسوس! آج بھی کلمہ گووں کی اکثریت کو توحید ہی سے بَیر ہے۔ پہلے مشرک بھی خدا کو پوجتے اور بزرگوں کو بھی پوجتے تھے۔ امتِ خیرالورٰیؐ کے "سپوت" بھی خدا کو پوجتے اور بزرگوں کو بھی پوجتے ہیں۔ جو کچھ قبروں پر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرسوں، میلوں میں ہوتا ہے، یہ بزرگوں کی پوجا نہیں تو اور کیا ہے ؎

اہل زمانہ آگے بھی تھے اور زمانہ تھا!

پر اب جو کچھ ہے یہ تو کسی نے سنا نہ تھا (درد)

اٹھارہ رسولوں کو انتباہ

خدا تعالےٰ اپنے اٹھارہ برگزیدہ رسولوں کا حال بیان کرکے ہمیں شرک کے بارے میں یوں متنبہ کرتا ہے:۔

وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۙ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۷ ع ۱۶)

اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عطا فرمائے۔ ان سب کو ہم نے سیدھی راہ دکھائی اور (ان سے) پہلے نوحؑ کو بھی ہم نے سیدھی راہ دکھائی۔ اور ان ہی کی نسل میں سے داوٗد اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسےٰؑ اور ہارونؑ (سب) کو (ہم نے سیدھی راہ دکھائی) اور (خلوص دل سے) نیک کام کرنیوالوں کو ہم ایسے ہی صلے عطا فرمایا کرتے ہیں اور (ایسے ہی) زکریاؑ اور یحییٰؑ اور عیسےٰؑ اور الیاسؑ کو (ہم نے سیدھی راہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھائی ۔کہ یہ) سب (ہمارے) نیک بندوں میں سے ہیں ۔ اور اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ (ان سب) کو (بھی ہم نے سیدھی راہ دکھائی) اور سب ہی کو ہم نے دنیا جہان کے لوگوں پر برتری دی اور (نہ صرف ان ہی کو بلکہ) ان کے بڑوں اور ان کی اولاد کو، اور ان کے بھائی بندوں میں سے (اور بہتیروں کو) اور ان لوگوں کو ہم نے (اپنے بندوں میں سے) چن لیا۔ اور ان کو ہم نے (دین کی) سیدھی راہ دکھائی۔ یہ ہے اللہ کی راہ نمائی۔ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس طرح کی ہدایت دے۔ اور اگر یہ (اٹھارہ پیغمبر) شرک کرتے تو ان کے (سارے) اعمال برباد ہو جاتے۔"

رسولؐ خدا کی ہدایت کے محتاج ہیں

مذکورہ آیت میں خدا نے اٹھارہ پیغمبروں کا ذکر کیا ہے کہ ہر ایک کو ان میں سے خدا ہی نے ہدایت دی اور سیدھی راہ دکھائی۔ اس سے ثابت ہوا کہ تمام پیغمبر ہدایت میں خدا کے محتاج ہیں۔ قدم قدم پر اللہ ہی ان کی پیشوائی کرتا اور ہر لمحہ ان کی راہ نمائی فرماتا ہے۔ پھر وہ دین کی منازل کو ثابت قدمی سے طے کرتے ہیں۔ اور رسالت کی ذمہ داریوں سے بہ احسن وجوہ عہدہ برا ہوتے ہیں۔ اگر خدا کی ہدایت، توفیق اور فضل پیغمبروں کے شامل حال نہ ہوتا تو وہ از خود رسالت کے فرائض ہرگز بجا نہ لاسکتے۔ اس سے ان لوگوں کی جہالت، نادانی اور نابکاری بھی ظاہر ہو گئی جو کہتے ہیں کہ پیغمبر حاجت روا، مشکلکشا اور مختار کل ہیں۔ اللہ تعالےٰ جناب سیدالمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (پ ۳۰ ع)

اور خدا تعالےٰ نے تجھ کو (دین سے) بے خبر پایا۔ پس اس نے (دین کی) راہ دکھا دی"

رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم جب جوان ہوئے تو قوم کی رسم و راہ سے بیزار تھے۔ اور خود اپنے پاس کوئی لائحہ عمل، کوئی دستور نہ رکھتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ پر دینِ حق اتار دیا۔ جس سے آپ سیدھی راہ پر گامزن ہو گئے اور جہان والوں کو بھی اپنے پیچھے چلنے کی دعوت دی۔ معلوم ہوا حضرت رحمت للعالمین کو بھی اللہ ہی نے سیدھی راہ دکھائی۔ اور اگر اللہ راہ نہ دکھاتا تو حضورؐ بھی راہِ راست نہ پاتے۔ پھر جاہلوں کے قول کے مطابق آپؐ مختارِ کل کیسے ہوئے؛ حضورؐ فرماتے ہیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ اللہ تعالےٰ کی توفیق تائید اور فضل کے بغیر نہ میں گناہ سے بچ سکتا ہوں اور نہ نیکی کرنے کی طاقت رکھتا ہوں" جو بدی سے بچنے کے لئے زندگی بھر اللہ کی پناہ ڈھونڈے اور نیکی کمانے کی خاطر ہر حین و آن توفیقِ ایزدی کا محتاج ہو، وہ کیسے حاجت روا، دافعِ بلا، مختارِ شش جہات ہو سکتا ہے۔ یہ غالیوں کی بے باکی ہے جو حضرتِ انور صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سے ایسے شرکیہ عہدے دیتے ہیں۔ اللہ انہیں ہدایت دے کہ بصیرت کی آنکھوں سے رحمتِ عالمؐ کو دیکھیں۔

رسولوں کے اعمال برباد ہو جاتے

خدا تعالےٰ نے یہ فرما کر کہ ہم نے ہی ان سب رسولوں کو ہدایت دی پھر ارشاد فرمایا۔ وَلَوْ اَشْرَكُوْا۔ اور اگر یہ (اٹھارہ) پیغمبر شرک کرتے۔ یعنی خدا تعالےٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک لاتے، کسی کی قولی، بدنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالی عبادت کرتے ۔ کسی کو خدا کا بیٹا ، خدا کا جز، حاجت روا ، مشکلکشا ، حاضر ناظر ، غیب دان ، نورٌ من نور اللہ کہتے ۔ لاچاری میں غیر اللہ کو پکارتے اہل قبور سے استمداد کرتے ، غیر اللہ کے نام کی نذر نیاز دیتے ، قبر پر سجدہ کرتے کسی کے نام کی نذر نیاز دیتے ۔ غرض کوئی شرک کا کام کرتے لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۔ تو بالضرور ان پیغمبروں کے تمام اعمال نیست و نابود، ضائع اور برباد ہو جاتے ۔ کلمہ گو مشرکوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے یہ انتباہ صورِ اسرافیل سے کم نہیں ۔ اب بھی اگر ان کے کان پر جوں نہ رینگے اور وہ شرکیہ کاموں سے باز نہ آئیں تو ان سے بڑھ کر دین میں سینہ زوری کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے ۔

جب شرک اس قدر خطرناک اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں لیجانے والا ہے اور تمام انبیاء اس سے ڈراتے چلے آئے ہیں ۔ قرآن نے بھی اس سے بچنے کے لئے ننانوے فیصد زور دیا ہے اور حضرت انورؐ نے بھی احادیث میں اس سے بے حد خوف دلایا ہے تو علماء کو چاہیئے کہ وہ عوام کو اس کی خطرناک صورتوں ، شکلوں کی پہچان کرائیں ۔ اگر عوام شرک کے طور طریقوں کو نہ پہچانیں گے تو کس طرح بچیں گے ؟ جس شخص نے بھڑ ، بچھو، سانپ کو نہیں دیکھا وہ ان سے بچے گا کیونکر ؟ سنتوں کو مٹانے اور بدعتوں کو رواج دینے والوں " اہل سنت والجماعت " کو چاہیئے کہ وہ اپنے علماء سے مطالبہ کریں کہ وہ انہیں شرک کی صدہا باتیں ضرور بتائیں ، ان کی شکلیں صورتیں دکھائیں تاکہ یہ ان سے بچنے کی کوشش کریں ۔ کیا وجہ ہے کہ ان کے علماء صرف چند مخصوص مسائل ہی ہمیشہ بیان کرتے ہیں جن سے فرقہ بندی کی ہوا میں سمیت بڑھتی رہتی ہے ۔ وہ کبھی توحید کے موضوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر نہیں بولتے۔ استیصالِ شرک پر وعظ نہیں کرتے۔ حالانکہ اثباتِ توحید اور انتفائے شرک وہ موضوع ہے جسے حضرتِ انورؒ کثرت سے بیان کرتے رہے ہیں۔ اور یہی وہ مضمون ہے جو دوسرے تمام اسلامی مضامین میں سرِ فہرست رہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

مطاعِ حقیقی صرف اللہ تعالےٰ ہی ہے جس کی مستقل اطاعت تمام نبیوں اور امتیوں پر فرض ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ پیغمبر اور امت دونوں ہی بجا لاتے ہیں۔ امتیوں پر وحی نہیں آتی۔ اس لئے وہ نہیں جانتے کہ خدا کے احکام پر کس طرح عمل کیا جائے۔ خدا نے اقیموا الصلوٰۃ کے حکم سے نماز تو فرض کر دی۔ لیکن نماز کے قائم کرنے کا طریقہ نہیں بتایا۔ پیغمبرؐ پر اس نے نماز کی فرضیت کی وحی جلی بھی نازل کی۔ اور اس کا طریقہ بھی وحی خفی سے بتایا۔ اسی طرح اپنے تمام احکام اور ان پر عمل کرنے کے طریقے اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اتار دیئے اور امت کو حکم دیا۔

لہ (حاشیہ صفحہ ۲۵۲) شرک کی باتوں کے ساتھ بدعتیں بھی بتائیں کہ شرک کے سبب اعمال ضائع ہو جاتے اور بدعت کے سبب کوئی عمل خدا قبول ہی نہیں کرتا۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ خدا بدعتی آدمی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے۔ نہ نماز اور نہ زکوٰۃ و خیرات اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد۔ اور بدعتی (دائرہ) اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے بال گوندھے ہوئے آٹے سے نکل جاتا ہے (ابن ماجہ) مسلمان بھائیو! اپنے علماء پر زور دو کہ وہ آپ کو جہینوں شرک اور بدعت پر وعظ سنائیں تا کہ آپ شرک اور بدعت سے اجتناب کر سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝ (پ ۲۶ ع ۸) مسلمانو! حکم مانو اللہ کا اور تابعداری کرو رسول کی اور (غیر مسنون طریق سے) اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو"

یعنی اللہ تعالےٰ کے احکام مانو! جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مانے ہیں۔ جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح خدا کے احکام مانیں گے تو لامحالہ ہم حضورؐ کے طریقے پر چلیں گے۔ آپ کی تابعداری کریں گے جب ہم آپ کی اطاعت کریں گے۔ آپ کے طریقے پر چلیں گے تو خدا کا حکم مانا جائے گا۔ اللہ کی مستقل اطاعت بجا لائی جائے گی۔

پھر خدا نے فرمایا۔ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ۔ اور (رسول کے طریقہ عمل کیخلاف چل کر) اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو" معلوم ہوا۔ جو شخص سنت کے مطابق خدا کے حکم پر عمل نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے یا کسی امتی کے بنائے ہوئے طریقے پر عمل کرتا ہے۔ اس کا عمل برباد ہو جاتا ہے اور وہ خدا کا نافرمان قرار پاتا ہے۔ خدا کا اطاعت گزار حکم بردار وہ ہے جو رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر خدا کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ ہو بہو حدیث اور سنت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ تو جس طرح خدا کا حکم ماننا فرض ہے اسی طرح اس کے رسولؐ کی اطاعت بھی فرض ہے۔ کیونکہ آپؐ کی اطاعت سے خدا کا حکم مانا جاتا ہے اور ترک اطاعت سے خدا کے حکم کا ترک لازم آتا ہے چنانچہ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (پ ۵ ع ۸)

جس نے رسولؐ کا حکم مانا اس نے اللہ ہی کا حکم مانا"۔

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اللہ کی حکم برداری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے آپؐ کی اطاعت کی اس کے سر سے خدا کے حکم کا بوجھ اُتر گیا۔ اور جس نے حضورؐ کی اطاعت نہ کی اس کے سر پر احکامِ خداوندی کے پہاڑ کھڑے ہیں۔ ہرگز نہیں ٹلیں گے۔ کوئی صورت ان کے سرکنے کی نہیں ہے۔ ہزار کوشش کرے۔ پیروں، مرشدوں، اماموں، مجتہدوں، ولیوں کی تجویز کردہ (غیر مسنون) راہوں پر چلے۔ زہد و ریاضت کی ہزاروں غلیلیں پاپڑ بیلے، چلّے کاٹے، زمین کے چپے چپے پر ماتھا رگڑے۔ اوامر کے پہاڑوں کے بوجھ سے ایک رتی وزن بھی کم نہیں ہوگا۔ ہاں وہ صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی ایک ذات ہے جن کے اشارہ ابرو پر چلتے ہی قول و فعل کو اپناتے ہی حکم کے پہاڑوں کا بوجھ اُتر جائے گا۔ اور عاملِ حدیث "ہلکا پھلکا" ہوکر رضائے الٰہی کے فردوس میں خراماں پھرنے لگے گا۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ (پ۹ ع)

اور اتارتا ہے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) ان (کے سروں) سے بوجھ ان کے اور پھندے جو ان پر (پڑے ہوئے) تھے۔"

اوامرِ خداوندی کا امتثال

اوامرِ خداوندی کا امتثال بجز اتباعِ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ممکن نہیں۔

اس لئے خدا تعالےٰ قرآن مجید میں حضرت انورؐ کی اطاعت پر زور دیتا ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ

---

[1] یہ بوجھ اتارنا اور پھندے دور کرنا اللہ کے حکم اور اس کی ہدایت سے ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ط (پ۵ ع) اور جو رسول ہم نے بھیجا ہے اسکے بھیجنے سے ہمارا مقصود (ہمیشہ) یہی رہا کہ اللہ کے حکم سے اس کا کہا مانا جائے۔ معلوم ہوا۔ پیغمبر نفاذِ شریعت میں مطلق العنان نہیں ہے۔ ہر لمحہ وحی اس کی راہ نمائی کرتی ہے اور وحی کی راہ نمائی سے وہ شریعت کی تعمیر کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ۝ (پ۳ ع۲)۔ (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو، تو میری پیروی کرو کہ اللہ (بھی) تم کو دوست رکھے اور تمہارے گناہ معاف کردے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو۔ پھر اگر (یہ لوگ) نہ مانیں تو (سمجھے رہیں کہ) اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔"

اس آیت میں خدا نے وضاحت سے اپنا حکم سنایا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تم کو دوست رکھے تو اس کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ رسولِ خدا کی پیروی کرو۔ آپؐ کے قدم پر قدم رکھو۔ اپنا ہر نیک عمل سنت کے مطابق کرو۔ جب ایسا کروگے تو خدا تم کو دوست بنا لیگا اور دوست بنا کر تمہارے گناہ معاف کر دیگا۔ یاد رہے کہ خدا کی دوستی محبت، قرب، رضا، خوشی، سب اتباعِ رسولؐ پر موقوف ہے۔ افسوس یہ آیتیں صرف تبرکاً پڑھنے کے لئے رہ گئی ہیں۔ اور عمل بجائے سنت اور حدیث کے اپنے اپنے فرقوں کے بانیوں اور پیشواؤں کے کہنے پر ہو رہا ہے۔ حالانکہ آیت مذکورہ کا تقاضا یہ ہے کہ تمام کی تمام امت حضورؐ کے قول و فعل سے سرِمو انحراف نہ کرے۔ چنانچہ آگے فرمایا۔ پھر اگر یہ اطاعتِ رسولؐ سے پھر جائیں تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ کتنی سخت وعید آئی ہے سنت سے اِدھر اُدھر ہونے والوں، حدیث چھوڑ کر قولِ امام پر جان دینے والوں کے لئے!

منکرینِ حدیث لرز جائیں | آیت مذکورہ کے حکم کو سامنے رکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر منکرینِ حدیث سوچیں۔ کہ وہ حدیث کا انکار کر کے مسلمان رہ سکتے ہیں؟ وہ بتائیں کہ قرآن نے جو بار بار اتباعِ رسولؐ پر زور دیا ہے۔ اور اتباعِ رسول کو ہی خدا کی اطاعت کہا ہے۔ وہ اتباعِ رسولؐ کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے؟ اگر صرف قرآن ہی واجب العمل ہے۔ حدیث کوئی چیز نہیں تو قرآن پر عمل کیسے ہو؟ ظاہر ہے کہ قرآن پر عمل کرنے کا طریقہ وہی ذاتِ اقدس بتا سکتی ہے جس پر قرآن نازل ہوا اور جس نے اپنے عمل کے ساتھ قرآن کی تبلیغ کی۔ پس حضورؐ نے امت کو صرف قرآن ہی نہیں دیا بلکہ قرآن کے ساتھ اپنا عمل بالقرآن بھی دیا ہے۔ آپؐ کے عمل بالقرآن کو حدیث کہتے ہیں۔ اسی کا نام اتباعِ رسولؐ، پیروی رسولؐ اور اطاعتِ رسولؐ ہے۔ جب تک کوئی آپؐ کی پیروی اور اطاعت نہیں کرتا وہ قرآن پر عمل نہیں کر سکتا۔

کیا کوئی مسلمان یہ کہہ سکتا ہے کہ حضورؐ نے قرآن پر عمل نہیں کیا؟ قرآن کے حکم پر نماز نہیں پڑھی۔ روزہ نہیں رکھا۔ زکوٰۃ نہیں دی، حج نہیں کیا اور مذہبی امور، اخلاقی، سیاسی، تمدنی، معیشی اور معاشرتی زندگی کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا۔ حضورؐ نے بنی نوعِ انسان کی زندگی کے ہر ہر شعبہ میں راہنمائی نہیں کی؟ مسلمان تو درکنار ــــ کوئی کافر بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپؐ نے قرآن مجید پر عمل نہیں کیا۔ حضورؐ بے عمل زندگی گزار گئے ہیں۔ جب یہ تسلیم ہے کہ رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم باعمل پیغمبر تھے۔ آپؐ نے ہر ہر آیت پر عمل کیا ہے تو پھر بتایا جائے کہ حضورؐ کا عمل بالقرآن ہے کہاں؟ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کے عملی احکام کدھر گئے؟ زمانہ نبوت کا ۲۳ برس کا کردارِ رسولؐ ــــ اسوۂ حسنہ کیا ہوا؟ مومن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وانت کا صحیح جواب یہ ہے کہ یہ سب کچھ حدیث میں ہے۔ اور اس حدیث۔ اتباعِ رسولؐ کے متعلق ہی قرآن نے فیصلہ دیا ہے۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا۔ پس اگر اتباعِ رسولؐ سے، پھر گئے۔ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ۔ تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ کن کو دوست رکھتا ہے جو اتباعِ رسولؐ کرتے ہیں! حدیث پر عمل پیرا ہیں۔ پس اتباعِ رسولؐ (حدیث) کا منکر نصِ قرآنی کا منکر ہے۔

خدا تعالیٰ کی بڑی ناراضی كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ (پ۲۸ ع۹)۔ خدا اس بات پر بڑا ناراض ہوتا ہے یہ کہ کہو تم اور آپ[1] نہ کرو۔"

معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ اس شخص پر بڑا ناراض ہوتا ہے جو دوسروں کو کچھ کرنے کے لئے کہے اور وہ کام آپ نہ کرے۔ اس آیت کی رُو سے رسول اللہ علیہ وسلم جو حکم دوسروں کو سناتے تھے، یقیناً خود اس پر عمل کرتے تھے۔ مثلاً جب آپؐ نے فرمایا۔ لوگو! اقیموا الصلوٰۃ۔ نماز قائم کرو۔ تو خود بھی نماز ضرور قائم کی۔ اسی طرح قرآن کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں سنائیں۔ اور سب پر آپ بھی عمل کیا۔ آپ کا نرا قال ہی نہیں حال بھی ہے۔ اس حال کا نام حدیث ہے۔ تو حدیث کا منکر آپؐ کے حال کا منکر ہے۔ یقین جانئے کہ لِمَ[2] تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کے حکم سے حضورؐ نے قرآن اپنے عمل کے ساتھ امت کو دیا ہے۔ پھر قرآن کو ماننا اور قرآن پر حضورؐ کے عمل کا انکار کرنا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔ حضرت انورؐ کے

---

[1] اس وعید کی زد میں بدعمل واعظین بھی آگئے جو وعظ کرتے تھکتے نہیں اور خود اس وعظ پر عمل نہیں کرتے۔ ان پر اللہ بڑا ناراض ہوتا ہے۔

[2] وہ بات کیوں کہتے ہیں جو آپ نہیں کرتے ہو۔" (پ۲۸ ع۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کے متعلق قرآن کہتا ہے۔

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللہَ ط اِنَّ اللہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔ (پ۲۸ ع ۴)

اور جو دے تم کو رسول (اپنے عمل سے) پس وہ لے لو۔ اور جس چیز سے منع کرے تم کو پس باز رہو (اس سے) اور خدا (کے غضب) سے ڈرتے رہو۔ بیشک خدا (رسولؐ کے مخالف کو) سخت عذاب کرنے والا ہے"۔

رسولِ خدا جو دیں لے لو

اس آیت میں خدا نے امت کو حکم دیا ہے کہ میرا رسولؐ تم کو جو دے وہ لے لو۔ یعنی آپ کے قول و فعل کو سر آنکھوں پر رکھو۔ قبول کرو۔ آپ کی ہر بات پر جان نچھاور کرو۔ یہ "مَآ اٰتٰکُمْ" حدیث ہی تو ہے۔ اس کے بارے میں حکمِ خداوندی ہو رہا ہے۔ "فَخُذُوْہُ"۔ پکڑ لو اس کو۔ آگے فرمایا۔ اور جس بات سے رسول تم کو منع کرے، باز رہو اس سے" رُک جاؤ۔ یعنی حضورؐ جو کہیں کرو۔ وہ کرو۔ اور جس سے منع کریں۔ نہ کرو۔ اور خدا کے غضب سے ڈرتے رہو۔ کہ جو رسولِ خداؐ کے فرمان کو بجا نہ لائے گا اور منع کئے ہوئے کام سے باز نہ آئیگا، خدا اس کو سخت عذاب کریگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مَآ اٰتٰکُمْ (حدیث) کا انکار کرنیوالوں کو عذابِ شدید سے لرز جانا چاہیئے۔ ان کے علاوہ صحیح حدیث کو دانستہ ترک کرکے مقابلہ میں قولِ امام پر عمل کرنیوالوں کا معاملہ بھی خطرے سے خالی نہیں ہے۔

حکم خدا کا اور طریقہ مصطفےٰؐ کا

اَطِیْعُوا اللہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ سے ثابت ہوگیا کہ دینِ اسلام میں حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف خدا کا ہے اور اس حکم پر عمل کرنے کے لئے طریقہ صرف مصطفیٰ کا ہے جس طرح اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں اسی طرح حضرت محمد صلے اللہ علیہ و سلم کے سوا کسی کا طریقہ نہیں۔ اس حکم خدا اور طریقہ مصطفیٰ کا دوسرا نام ہے قرآن اور حدیث۔ پس دینِ اسلام عبارت ہوئی قرآن اور حدیث سے اس سے باہر اسلام نہیں۔ چنانچہ رحمتِ عالم ارشاد فرماتے ہیں:۔

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (مسلم)

بے شک تمام باتوں سے بہتر اللہ کی کتاب ہے۔ اور تمام راستوں سے بہتر راستہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔"

قال اللہ و قال الرسول کی اس فضا میں امتی کے لئے "سانس لینا" حرام ہے۔ بلکہ قرآن اور حدیث کے سامنے دم بخود ہوکر رہنا عین ایمان ہے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔

وَأَطِيعُوا اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۚ (پ ۱۰ ع ۲)

اور (حکم مان کر) فرمانبرداری کرو اللہ کی اور (طریقہ سنت اختیار کرکے فرمانبرداری کرو) اس کے رسولؐ کی اور مت جھگڑو آپس میں۔ پس سست ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، اور صبر کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔"

اس آیت میں خدا نے پھر وہی بات دہرائی ہے کہ مسلمانو! اللہ کے حکم قرآن مجید کو قبول کرو۔ اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردن میں ڈال لو۔ اس کی ذمہ داریاں سنبھال لو۔ اسے عمل کے ارادے سے مضبوط تھام لو۔

لہ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ (پ ۱۲ ع ۱۲) ۔ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا۔ اللہ کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرو۔ اس کے راستے پر چلو۔ اس کا طریقہ اختیار کرو۔ اس سے خدا کی حکم برداری کا سبق سیکھو۔ اللہ کی اطاعت کے لئے صرف راہِ رسولؐ پر چلو! دین میں اس سے بہتر کوئی راستہ نہیں ہے۔ آگے فرمایا۔

وَلَا تَنَازَعُوا۔ اور مت جھگڑو آپس میں۔ یعنی راہِ مصطفٰے کے سوا امتیوں کی راہیں اختیار کرکے، فرقہ فرقہ ہوکر لڑائی جھگڑے نہ کرو۔ گروہوں فرقوں میں بٹ کر سرپھٹول نہ کرو۔ اپنے اپنے فرقے کی عصبیت کی مے پی کر ایک دوسرے پر کیچڑ نہ اچھالو! فرقے بندی کے پٹے گلے میں ڈال کر اپنی ٹکیلیں فرقوں کے باتیوں کے ہاتھ پہ دیکر کٹھ پتلی نہ بنو! "امتیوں" کے اشاروں سے مذہب کے نام پر "رقص" نہ کرو۔ ٹوٹے ٹوٹے ہوکر امت کی وحدت کو پارہ پارہ نہ کرو! آگے ارشاد ہوا۔

فَتَفْشَلُوا۔ پس سست ہو جاؤگے۔" یعنی مذہبی لڑائیوں۔ جھگڑوں سے ہمت ہار دوگے۔ چستی اور ہمت، اتفاق اور اتحاد سے پیدا ہوتی ہے۔ جب اتفاق و اتحاد کی جگہ لڑائی جھگڑے شروع ہو جائیں۔ سب ایک دوسرے کے مخالف معاند اور دشمن بن جائیں تو ہمت، چستی اور مردانگی کہاں رہیگی۔ بلکہ بزدلی، نامردی، نفاق اور وہن کا دور دورہ ہوگا۔

وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ۔ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔" یعنی جب فرقے بندی کے جھگڑوں اور لڑائیوں کے سبب تم ہمت ہار دوگے۔ سست، بزدل اور نامرد ہو جاؤگے تو پھر تمہارا دبدبہ اور اقبال جاتا رہیگا۔ تم دوسری قوموں کی نظریں گر جاؤگے۔ ذلیل اور رسوا ہو جاؤگے۔ تم پہ ادبار کی گھٹا چھا جائے گی جو عذاب بن کر برسے گی اور اس کے سیلاب میں تمہارے لاشے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ جائیں گے۔

یہ خوفناک حشر قوم کا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ اس نے اطاعتِ رسولؐ کو اپنے لئے کافی نہ جانا۔ خَیْرُ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ کی قدر نہ کی۔ پیغمبر کے راستے کو بہتر راستہ نہ سمجھا۔ کلمہ پڑھ کر شاہراہِ رسولؐ پر قدم رکھا ہی تھا کہ سُبلِ اُمتیاں کی طرف مڑ گئی۔ تتر بتر ہوگئی ؎

اُٹھے نہ سود و زیاں سے نہ بیش و کم سے اُٹھے
ہزار فتنے ترے اِک غلط قدم سے اُٹھے

ظالم ہاتھ کاٹے گا

جن لوگوں نے دنیا میں راہِ رسولؐ اختیار نہیں کی۔ سنت کے چشمۂ صافی کے بجائے امتیوں کے "جوہڑوں" سے پیاس بجھائی ہے۔ مدینہ منورہ کے "ٹکسالی سکوں" کی جگہ "جعلی سکوں" سے لین دین کیا ہے۔ قیامت کے دن اپنے تئیں ذلیل وخوار، بے یار و مددگار اور عذاب کے لئے تیار پائیں گے۔ اس وقت انہیں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر یاد آئے گی۔ کیونکہ وہ دیکھیں گے کہ میدانِ محشر میں حضورؐ کی اطاعت کا آبِ حیات پینے والے ساقیٔ کوثر کے ہاتھوں آپ کوثر نوش جان کر رہے ہیں۔ سنتوں سے نفرت اور حدیثوں سے بَیر رکھنے والے اشراک و احداث کے خارزاروں کے آبلہ پا۔ ظالم وہاں یوں واویلا کریں گے۔

وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ۝ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ۝

(پ۱۹ ع۱)۔ اور (یاد کرو) جب ظالم (مارے افسوس کے) اپنے دونوں ہاتھ کاٹے گا (اور) کہے گا۔ اے کاش! پکڑتا میں ساتھ رسول کے راستہ۔ ہائے میری کمبختی! کاش میں فلاں (شخص) کو دوست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بناتا"

اس آیت میں ظالم اس شخص کو کہا گیا ہے جس نے رحمت للعالمین شفیع المذنبین، خاتم النبیین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ جو آپ کے نقشِ قدم پر نہیں چلا۔ جس نے دانستہ احادیث کا "من و سلویٰ" چھوڑ کر اقوال کے بَصَلِهَا پر زندگی گذاری! "شہد" چھوڑکر "راب" پی۔ "مشک" پر "جند بیدستر" کو ترجیح دی۔

یہ ظالم دوزخ کے شعلے دیکھ کر چیخے گا۔ آہ! میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلا ہوتا۔ عملاً محمدی ہوتا۔ میں نے "اسوۂ حسنہ" کے اجالے میں زندگی گزاری ہوتی۔ گلزارِ سنت کے پھول چنے ہوتے۔ اتباع خیرالانام کی دولت پائی ہوتی۔ قال الرسولؐ کی نوا پر سامعہ جاں بحق ہوا ہوتا۔ ہائے میری بدبختی! میں فلاں بدعتی کو پیر نہ پکڑتا۔ اس نے مجھے سنتوں سے نفرت دلائی۔ حدیث والوں کا دشمن بنایا۔ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا کے الفاظ ظاہر کر رہے ہیں کہ ظالم قیامت کو اس شخص کا نام لے لے کر کہے گا کہ میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔ کیونکہ اس نے مجھے سبیلِ رسولؐ کی بجائے اور سبیلوں پر چلایا۔ اور آج میں امتیوں کی سبیلوں پر چلنے کے باعث ظالم قرار دیا گیا ہوں۔ میری عاقبت برباد ہوگئی ہے۔

ہم مسلمان بھائیوں کی خدمت میں مذکورہ آیت پیش کرکے گزارش کرتے ہیں کہ وہ زندگی کو غنیمت شمار کرکے صرف سبیلِ رسولؐ ہی اختیار کریں۔ حضورؐ کا راستہ سنت اور حدیث اپنا لیں ــ خود کو مسلمان کہلائیں اور دینِ اسلام پر عمل کرنے کے لئے راہِ رسولؐ یعنی مذہب[1] حدیث کے پابند

---

[1] مذہب کے معنی راستہ کے ہیں مسلمان کا دین اسلام ہے۔ اور مذہب (اسلام پر چلنے کا راستہ) حدیث ہے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیں۔

حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی یہ چار مذہب ہیں۔ اور مقلدین ان مذہبوں پر بلا دلیل عمل کرتے ہیں۔ انہیں ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیئے کہ مذہب رسولؐ (راہِ رسولؐ) کے مقابلہ میں یہ چار مذہب بنانا اور لوگوں کو ان کی دعوت دینا کتنی خطرناک بات ہے۔ اسی طرح ہر ہر فرقہ والے کا علیحدہ علیحدہ مسلک (مذہب) ہے۔ جس پر وہ گامزن ہے۔ یہ فرقے بندی مذہب سازی ہے۔ بڑی خوفناک روش ہے۔ اس سے اجتناب ضروری ہے۔ ورنہ قیامت کو کہنا پڑیگا۔ اے کاش! میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ (مسلک، مذہب) اختیار کیا ہوتا! لیکن وہاں ایسا کہنا بے سود ہوگا ؎

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

فرقہ بندی کی ممانعت

اسلام میں فرقہ بندی ہرگز روا نہیں بلکہ ایک برائی ہے۔ جس سے امت کی وحدت ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے۔ یہود کے علماء و مشائخ نے تورات میں لفظی اور معنوی تحریف کرکے امتِ موسوی کو گروہوں اور فرقوں میں بانٹ دیا تھا۔ اور انہیں آپس میں خانہ ساز مسائل و عقائد کی بنا پر لڑا کر روٹی کماتے تھے۔ یہ مولوی اور پیر ہی تھے جنہوں نے ایک خدا۔ ایک رسول (حضرت موسےؑ) ایک کتاب (تورات) کے ماننے والوں کو مذہبی خانہ جنگی کے ذریعے تباہ و برباد کر دیا۔ ہر فرقہ اپنے بانی۔ امام یا مجتہد کے اقوال و اجتہاد اور معتقدات کے "بت"[1] کو پوجتا اور دوسرے فرقوں کی تکفیر کرتا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً (مشکوٰۃ)

[1] یہ نوٹ حاشیہ صفحہ ۲۶۵ پر ملاحظہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیشک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں منتشر ہو گئے"

پس بنی اسرائیل کو فرقے بندی جہنم میں لے گئی۔ خدا تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کو فرقے بندی سے بچنے کے لئے تاکید کی کہ :۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ج (پ ۴ ع ۲)۔ اور "(مسلمانو) سب (مل کر) مضبوطی سے اللہ (کے دین) کی رسی کو پکڑے رہو۔ اور (یہودیوں کی طرح) فرقے فرقے نہ ہونا۔ اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے۔ پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی۔ اور اسکے فضل سے تم بھائی بھائی بن گئے۔"

اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو

یہ آیت مسلمانوں کو بنیان مرصوص بن کر رہنے کا حکم دیتی ہے۔ ان میں اتفاق، اتحاد، محبت اور اخوت کی روح پھونکتی ہے۔

(۱) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والو توحید و رسالت کو دل کی تصدیق اور زبان کی شہادت سے ماننے والو۔

لہ (حاشیہ صـ۲۶۳) قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ (پ ۱۰ ع ۱۱)۔ (یہود و نصاریٰ نے بنالیا اپنے علماء و مشائخ کو اللہ کے سوا رب) حضرت عدیؓ کے کے پوچھنے پر رحمتِ عالم ﷺ نے اس آیت کی تشریح یہ کی کہ یہود و نصاریٰ کے عالم اور درویش جب کسی چیز کو لوگوں کے لئے حلال (بلا دلیل) کہہ دیتے تھے تو لوگ (اندھا دھند) حلال مان لیتے تھے اور جب کسی چیز کو (بلا دلیل) حرام کہہ دیتے تھے تو لوگ (اندھا دھند) حرام مان لیتے تھے۔ یہ تھا لوگوں کا علماء و مشائخ کو اللہ کے سوا رب بنانا (ترمذی) پس علماء و مشائخ کی باتوں کو دین میں بلا دلیل قرآن و حدیث ماننا ان کو پوجنا ہے۔ انہیں رب بنانا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام مسلمانو! اللہ کی رسی یعنی دینِ اسلام کو سب مل کر مضبوط تھام لو۔ ایسا تھامو کہ تادمِ واپسیں رسی چھوٹے نہیں پس مسلمان وہ ہے جو صرف حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہو۔ اور حبل اللہ یا دین اسلام عبارت ہے دو چیزوں سے۔ ایک قرآن اور دوسری سنت یا حدیث۔ جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا۔

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ جب تک تم ان دو (ہی) کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ (وہ دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت ہے۔" (مشکوٰۃ)

حضورؐ کے فرمان سے ثابت ہوا کہ دینِ اسلام صرف قرآن و حدیث کا نام ہے۔ اور یہی اللہ کی رسی (حبل اللہ) ہے۔ اسے ہی مضبوطی سے پکڑنے کا قرآن نے حکم دیا ہے۔ سب مسلمانوں کو متحد ہو کر تھامنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ جب تک ہم صرف اسی "رسی" کو تھامے رہیں گے تب تک فرقے بندی کی لعنت سے بچے رہیں گے۔ اور جونہی اس رسی سے ہاتھ ڈھیلا کر کے کسی اور چیز کو بھی پکڑیں گے تو فرقے بندی کی طرح ڈالیں گے۔ اسی لئے خدا نے فرمایا۔

وَلَا تَفَرَّقُوْا ـــ اور (اللہ کی رسی، دینِ اسلام، قرآن و حدیث کے اعتصام کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف ہاتھ بڑھا کر) متفرق نہ ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے صرف قرآن و حدیث کافی ہے۔ تمہارے دو ہاتھ ہیں۔ ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں (تشریح حدیث) حدیث پکڑلو۔ بس ان دو چیزوں کے سوا کوئی تیسری چیز ہرگز نہ پکڑنا۔ امتیوں کے اقوال مسائل اور معتقدات (بلا دلیل) ہرگز قبول نہ کرنا۔ اگر تم نے ایسا کیا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں رخنہ اندازی کی تفریق کی راہ نکالی۔جدائی ڈالی۔فرقے بندی کو جنم دیا۔ اور منتشر بنی اسرائیل کی روش اختیار کی۔

قارئین کرام! آج مسلمانوں میں بیسیوں فرقے کیوں پیدا ہو گئے؟ اس لئے کہ انہوں نے صرف کتاب و سنت کو کافی نہ جانا۔ قرآن اور حدیث کو مکمل اسلام مان کر اس پر جم نہیں گئے۔ اللہ کی رسّی کے سوا اور "رسیوں" کو بھی پکڑ لیا۔حبل اللہ کے ساتھ حبال الناس کو بھی ٹانک دیا۔ وحی جلی اور وحی خفی کے آبِ حیات میں امتیوں کی "وحی" کا ہلاہل ملا دیا۔ اللہ اور رسولؐ کے جلو میں درجنوں "ارباب" و "رسل" لا بٹھلائے۔ "الموطیان" دین نے "جشنین" کو جنم دے کر اسلام کی وحدت (UNITY) کو پارہ پارہ کیا۔ علماء سوء کی "خانگی" امامت اور مشائخ نفس کی "تجارتی" قیادت نے اسلام کے اندر بہت سی راہیں نکالیں۔جن پر فرقے گام فرسا ہوئے گویا راہوں کے "بطن" سے فرقے پیدا ہوئے۔

اللہ تعالےٰ نے امتِ محمدّیہ کو سرپھٹول، مذہبی خانہ جنگی اور فرقہ بندی کی لعنت سے بچنے کے لئے حکم دیا۔ وَلَا تَفَرَّقُوْا۔ اور قرآن اور حدیث سے جدا نہ ہونا۔جب جدا نہ ہوئے تو ملے رہے۔ملے رہے تو اتفاق، اتحاد محبت اور اخوت قائم رہی۔ اور یہ چیز مسلمانوں کے لئے خدا کی بڑی بھاری نعمت ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ۔ اور یاد کرو خدا کی نعمت (احسان) کہ جب تم (قبل اسلام) ایک دوسرے کے دشمن تھے۔پھر اللہ تعالےٰ نے تمہارے دلوں میں (اسلام کی برکت سے) الفت ڈال دی اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل اسلام، زمانہ جاہلیت میں لوگ فرقوں، گروہوں، قبیلوں میں بٹے ہوئے تھے اور ہمیشہ عصبیت کی جنگ لڑتے رہتے تھے۔ جب وہ مشرف بہ اسلام ہوگئے، انہوں نے رسالت کے ہاتھوں توحید کا جام پی لیا۔ اللہ کی رسی کو سب نے اکھٹے مضبوط پکڑ لیا۔ وہ شاہراہِ اسلام پر آگئے تو صدیوں کے متفرق، منتشر اور جانی دشمن محبت اور اخوت کے پیکر بن گئے۔ یک روح دو قالب ہوگئے۔ آپس میں ریشم کی طرح نرم ہوگئے "تمام ذرے" مل کر مہر مواخات بن گئے۔ جس کی ضیا باری سے عرب اور عجم جگمگا اٹھا۔

آیت مذکور سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جو مسلمان ہو جاتا ہے وہ دوسرے مسلمان کا ایسا خیر خواہ بھائی بن جاتا ہے کہ اس کی اخوت کے سامنے خون کا رشتہ حقیر ہو کر رہ جاتا ہے۔ وہ محبت کی فضا میں جیتا اور اخوت کی فضا میں سانس لیتا ہے۔ حسد، بغض، کینہ، عداوت اور دشمنی کو حرام سمجھتا ہے۔

آج کے مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ ان پر افتراق کی نحوست اور نکبت طاری ہے۔ مولویوں نے انہیں فرقہ بندی کی مے پلا کر ایسا مدہوش کر دیا ہے کہ حبل اللہ ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئی ہے۔ نوائے کتاب و سنت ان کے سامعہ پر بار ہے۔ اور وہ بیچارے شاہراہ گم کردہ قیادت کے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔ یہ قیادت ان پر "تفرقوا" کی وہ قیامت ڈھاتی ہے۔ "مواعظ" کے ایسے خم کے خم لنڈھاتی ہے جس سے انہیں فرقہ وارانہ بغض و عناد اور حسد و عداوت کا ایسا نشہ چڑھ جاتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو غیر نظر سے دیکھتے ہیں۔ علیک سلیک تک نہیں کرتے۔ فرقہ سازوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا کی "دولت" سے کنگال بنا کر رکھ دیا ہے۔ اور ان سے فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ کا "لباس" چھین کر عریاں کر دیا ہے۔ آہ! محبت، پیار اور اسلامی اخوت ان کے درمیان سے اٹھ گئی ہے۔

بہ طوفاں گاہِ جوشِ اضطراب شام تنہائی
شعاعِ آفتابِ صبحِ محشر تارِ بستر ہے

غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ یہ ساری آفت فرقہ بندی[1] نے پیدا کی ہے اور فرقہ بندی قرآن و حدیث سے ادھر ادھر ہونے، دائیں بائیں ہاتھ مارنے سے رونما ہوتی ہے۔ پھر قرآن کے حکم کو مانتے ہوئے تمام مسلمانوں کو صرف کتاب و سنت کے سرچشمہ سے ہی پیاس بجھانی چاہیئے۔ ایسی کہ ایک قطرہ کی گنجائش باقی نہ رہے! اگر ایک قطرہ کی گنجائش باقی رہ گئی تو آپ میں فرقہ بندی کی خواہش موجود ہوگی۔ یہ خواہش بری ہے، اور اس خواہش کو پورا کرنا بہت زبوں ہے۔ ع

بے چشمِ دل نہ کر ہوسِ سیرِ لالہ زار

---

[1] ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ (پ ۸ ع ۷) جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور ہو گئے فرقے فرقے۔ تیرا ان سے کچھ سروکار نہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضورؐ کا فرقوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ جب حضورؐ کا تعلق نہ ہوا تو فرقے امت محمدیہ سے خارج ہو گئے۔ ان کا خدا کے ساتھ کوئی تعلق نہ رہا۔ پھر جن کا خدا اور رسول سے تعلق نہ رہے، ان کی عاقبت برباد ہو گئی۔ مسلمانو! فرقہ بندی سے توبہ کرو — امتیوں کے بنائے ہوئے مذہبوں اور فرقوں سے باز آؤ — اقوالِ رجال کی اندھی تقلید ترک کر کے صرف قرآن و سنت کے مسلک کو اختیار کرو۔ کتاب و سنت کی روشنی میں اقوالِ ائمہ پر چلو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقلید عمیاء قرآن کی نظر میں

تقلید کی تعریف تقلید تحقیق کی ضد ہے۔ تحقیق کے معنی ہیں دلیل سے کسی چیز کی حقیقت اور صداقت معلوم کرنا۔ اور تقلید کا مطلب ہے بلا دلیل اندھا دھند اپنے امام کی بات کو مان لینا۔ چنانچہ اس کی تعریف کتب فقہ میں اس طرح لکھی ہے۔

اَخْذُ قَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةِ دَلِيْلِهٖ۔ (جمع الجوامع جلد ۲)

تقلید کہتے ہیں غیر نبی (امام مجتہد) کے قول کو بغیر اس کی دلیل جانے مان لینا"

یعنی بغیر دلیل، سند اور ثبوت کے محض قولِ امام کو شرعی حیثیت سے ماننا تقلید کہلاتا ہے۔

حضرت ملا علی قاری حنفیؒ فرماتے ہیں۔

وَالتَّقْلِيْدُ قُبُوْلُ لِقَوْلِ الْغَيْرِ بِلَا دَلِيْلٍ (شرح قصیدہ امالی)

غیر نبی (امام) کے قول کو بغیر دلیل مان لینا تقلید ہے"

اَلتَّقْلِيْدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ حُجَّةٍ (مسلم)

امام کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام تقلید ہے"

تقلید کے معنی آپ سمجھ گئے کہ اپنے امام کی بات کو بغیر دلیلِ قرآن وحدیث مان لینا، اندھا بن کر امام کے پیچھے چلنا۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ ہوکر ایک ہی امام کے قول کو شرعی حیثیت سے تسلیم کرنا چنانچہ عموماً مقلدین ایسا ہی کہتے ہیں کہ بلا دلیل قولِ امام کو قبول کر لیتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے مقابلہ میں دلیل یعنی حدیث چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ غور کریں کہ یہ بات کتنی ہلاکت خیز ہے کہ قرآن اور حدیث سے بے نیاز ہوکر صرف اپنے امام کی بے سند، بے دلیل بات کو مان لینا۔ حالانکہ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے صرف پیروئ رسولؐ پر ہی۔ (تقلید[1] پر نہیں)۔ زور دیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی شخص کی تقلید تو درکنار غیر مشروط پیروی کی بھی اجازت نہیں حضورؐ فرماتے ہیں۔

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔ (مشکوٰۃ)۔ خدا تعالیٰ کی نافرمانی میں (یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف) کسی کی پیروی مت کرو"۔ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ۔ (مشکوٰۃ) بیشک پیروی (مخلوق کی) شریعت کے جائز امور میں ہے"

تو اندھی تقلید بدعت ہوئی۔ جس میں اپنے بڑوں (ائمہ) کی باتوں کو بغیر دلیل کے مانا جاتا ہے، ایسی تقلید مشرکینِ مکہ کی روش ہے۔ قرآن کہتا ہے

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ط اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ (پ۲ ع۵) اور جب ان (لوگوں) سے کہا جاتا ہے

---

[1] تقلید پیغمبر کی بھی نہیں کی جاتی۔ کیونکہ تقلید میں بات بغیر دلیل کے مانی جاتی ہے اور پیغمبر کی بات (حدیث) خود دلیل ہے۔ لہٰذا دلیل کو ماننا تحقیق سے دین کو ماننا ہے۔ ایسے ہی قرآنی آیت بھی دلیل ہے جو دین ہے۔ پس جو آیت اور حدیث کی دلیل سے مسائل کو مانے وہ محقق اور بینا ہے اور جو بلا دلیل ایک شخص کے اقوال ہی مانتا چلا جاتا ہے ایسا تقلید شخصی کرنے والا بے علم نابینا ہے۔ حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں "عبادت بہ تقلید گمراہی است" یعنی عبادت کرنا تقلید کے ساتھ گمراہی ہے۔ یعنی تقلید جامد گمراہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جو (حکم) خدا نے اتارا ہے اس پر چلو تو جواب دیتے ہیں۔ نہیں جی۔ ہم تو اسی (طریقے) پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے آباء و اجداد کو (چلتے ہوئے) پایا۔ بھلا ان کے آباء و اجداد اگر نہ سمجھتے ہوں کچھ اور نہ ہوں ہدایت پر۔ (تب بھی ان کی راہ نہ چھوڑیں گے)۔

مشرکین مکہ اندھے مقلد تھے مشرکین مکہ کے سامنے جب قرآن پیش کیا جاتا تھا تو کہتے تھے ہم تو اپنے بڑوں کے طریقے پر چلیں گے۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر ان کے بڑے ہدایت پر نہ ہوں یا بے عقل ہوں۔ تو پھر بھی یہ اندھے مقلد ان ہی کے راستے پر چلیں گے۔ معلوم ہوا کہ بغیر کسی دلیل کے کسی کی بات نہیں مانی جا سکتی۔ اندھا دھند بڑوں کی ماننا ان کو پوجنا ہے۔

امم سابقہ مقلد تھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کو وحی الٰہی کی طرف بلایا تو انہوں نے جواب دیا۔

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ (پ ۱۷ ع ۵)

پایا ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو واسطے ان (غیر اللہ) کے عبادت کرنے والے"

یعنی اے ابراہیم! ہم تیری تبلیغ وعظ نصیحت سے اپنے آباء کا مذہب نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم وہی کریں گے جو وہ کرتے تھے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ط اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ (پ ۲۱ ع ۱۲) اور جب ان لوگوں کو کہا جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ (قرآن) جو خدا نے اتارا ہے۔ اس پر چلو تو جواب دیتے ہیں
کہ ہم تو اس (طریق) پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپوں کو
پایا۔ بھلا اگر شیطان ان کے باپوں کو عذاب دوزخ کی طرف
بلاتا رہا ہو (تو بھی ان ہی کے طریقے پر چلیں گے)

اس آیت میں خدا نے آباؤ اجداد کے بے سند طریقے، مذہب کو شیطان کی دعوت اور پکار کہا ہے۔ یعنی جب لوگوں کو مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ کی طرف بلایا جاتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم اپنے بڑوں کے طریقے پر چلیں گے۔ گویا دلیل (قرآن) کے مقابلہ میں انہوں نے شخصیتوں کو پیش کیا۔ خدا نے فرمایا۔ کیا اگر ان شخصیتوں (آباؤ اجداد) کو شیطان دوزخ کی طرف بلاتا رہا ہو پھر بھی یہ اندھے ان ہی کے راستے اور مذہب پر چلیں گے۔ پس کسی بات کو بلا دلیلِ قرآن و حدیث، شرعی حیثیت سے ماننا شیطان کی دعوتِ جہنم کو قبول کرنا ہے۔ گویا قرآن اور حدیث کی سند کے بغیر کسی عقیدے، عمل اور مسئلے کو دین سمجھ کر اپنانا یا اس پر عمل کرنا نہایت خطرناک راہ ہے۔ یہ وحی کی ترہیب اور قرآن کا انذار ہے۔ جبّار لم یزل کا اٹل فتوٰے ہے۔ بلا دلیل قولِ امام کو دین ماننے والے بھائیو! لرز جاؤ۔ قُبُوْلُ قَوْلِ الْاِمَامِ بِلَا دَلِيْلٍ۔ کی زنجیر گردن سے اتار دو۔! ظلمت زار سے نکل کر تحقیق کی روشنی میں آ جاؤ۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّمَا
لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ (پ۱۷ع۱۰)
اور (مشرک) خدا کے سوا عبادت کرتے ہیں اس چیز کی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں اتاری (اس نے) ساتھ اس کے کوئی دلیل اور اس چیز کی
کہ نہیں ہے واسطے ان کے ساتھ اس کے علم اور نہیں ہے واسطے
ظالموں کے کوئی مددگار۔"

آیت کا مطلب واضح ہے کہ مشرک بغیر دلیل اور علم کے عبادت کرتے ہیں۔ پھر جو عبادت بغیر دلیل اور علم کے کی جائے وہ ظلم ہے۔ قیامت کو ایسے ظالموں کے لئے عذاب الٰہی سے بچانیوالا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

ثابت ہوا کہ مذہب کی ہر بات کے لئے دلیل اور علم لازمی ہے جو عقیدہ مسئلہ اور عمل دلیل اور علم سے عاری ہے وہ ظلم ہے اور ظلم موجبِ عذاب ہے۔

یاد رہے کہ تقلید میں نہ دلیل ہوتی ہے نہ علم۔ سنیئے۔

لَيْسَ التَّقْلِيْدُ بِعِلْمٍ وَّلَا الْمُقَلِّدُ بِعَالِمٍ۔ (مرجانی شرح توضیح تلویح)

تقلید علم نہیں ہے اور نہ مقلد عالم ہوتا ہے۔

قَوْلُ الْمُجْتَهِدِ دَلِيْلٌ لَّهٗ ۔ (توضیح مصری)

مقلد کی دلیل اس کے امام کا قول ہے۔"

فقہا نے جو تقلید کی یہ تعریف کی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ تقلید دلیل و علم سے مبرا ہوتی ہے اور مقلد بغیر دلیل و علم کے مذہبی عقاید مانتا اور اعمال بجا لاتا ہے۔ یہی بات مشرکینِ مکہ میں پائی جاتی تھی۔ جیسا کہ آپ اوپر کی آیت میں پڑھ آئے ہیں کہ وہ بغیر دلیل اور علم کے عبادت کرتے تھے۔ پس ان کا بغیر دلیل اور علم کے عبادت کرنا تقلید ہی ہوئی۔ وہ کہتے تھے۔

حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ہ (پ ۷ ع) ہمارے لئے کافی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا۔"

حضرت ہود علیہ السلام نے قوم کو خدا کے دین کی طرف بلایا۔ دلائل پیش کیں تو قوم نے جواب دیا۔

اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا۔

(پ۸ع۱۶) کیا آیا ہے تو ہمارے پاس (یہ پیغام لے کر) کہ ہم اللہ اکیلے کی (توحید بھری) عبادت کریں۔ اور جن کی ہمارے آباؤ اجداد عبادت کرتے تھے ان کو چھوڑ دیں۔ (یہ کبھی نہیں ہو سکتا)!

یہ بھی تقلید ہی ہوئی۔ کہ قوم ہود خدا کی وحی اور پیغمبر کی سنت کے مقابلہ میں اپنے باپ دادا کے دلیل و علم سے عاری اقوال پر عمل کرتی" ہے۔

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۞ (پ۲۵ع۷) مشرکوں نے کہا۔ بلکہ ہم تو اسی مذہب پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے آباء کو پایا۔ ان ہی کے قدم پر قدم رکھیں گے۔

یہ نہیں دیکھنا کہ آباء کے عقاید و اعمال غلط تھے یا صحیح۔ تحقیق نہیں کرنی۔ اندھا دھند آباء کی راہ پر چلنا ہے۔ یہی تقلید ہے۔ یعنی بغیر دلیل کے بڑوں کی بات ماننی۔

تمام انبیاء اپنی امتوں کے سامنے دلائل پیش کرتے تھے۔ علم و عرفان کے دریا بہاتے تھے۔ لیکن ان کی امتیں بغیر دلیل کے اپنے بڑوں کی بات مانتی تھیں۔ گویا تمام امتیں مقلد گزری ہیں۔ سنیئے :-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿پ۲۵ ع﴾۔ ہم نے جتنے پیغمبر جس جس بستی میں بھیجے۔ ان سب کو بستیوں کے ذی اثر لوگوں نے یہی جواب دیا۔ کہ ہم تو اپنے آباء و اجداد کے مذہب پر چلیں گے۔ ہم وہی کرینگے جو وہ کرتے تھے۔

غور کریں کہ خدا نے جتنے پیغمبر بھیجے۔ انہوں نے خدا کے احکام اپنی امتوں کو سنائے ہر امت نے اپنے نبی کو یہی جواب دیا کہ ہم تمہارا لایا ہوا دین قبول کرنے کو تیار نہیں۔ ہم صرف اپنے آباء کے مذہب پر ہی چلیں گے۔ بغیر دلیل و علم کے اپنے بڑوں کی راہ اختیار کریں گے۔

قیامت کے روز یہ امتیں اپنی گمراہی کی ایک یہ وجہ بھی بیان کرینگی۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا ﴿پ۲۲ ع﴾ خداوندا! (ہماری عاقبت اس لئے برباد ہوگئی ہے کہ) ہم نے اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کی باتوں کو (بلا دلیل) مانا تھا۔

انبیاء جاہلوں کو پوچھتے ہیں کہ یہ (نادانی اور جہالت کے) کام تم کیوں کرتے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔

بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿پ۱۹ ع﴾۔ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو بالکل اسی طرح کرتے دیکھا۔

قارئین کرام غور فرمائیں کہ انبیاء خدا کے احکام (دلائل) پیش کرتے ہیں۔ اور لوگ مقابلے میں اپنے باپ دادا کو لا کھڑا کرتے ہیں کہ ہم ان کی تقلید کریں گے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں ؎

اگر تقلید بودے شیوۂ خوب　　　پیغمبر ہم رہ اجداد رفتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تقلید (بغیر دلیل و علم کے کسی کے پیچھے چلنا) اچھا طریقہ ہوتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے آباؤ اجداد کے راستے پر چلتے۔

نابینوں کی روش

چونکہ تقلید جامد نادانوں کا شیوہ ہے۔ "نابینوں" کی روش ہے۔ جاہلوں اور بے علموں کی راہ ہے۔ دلائل و براہین سے عاری اقوال و اعمال کی تماثیل کی پوجا ہے۔ اس لئے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آباؤ اجداد کی تقلید نہ کی بلکہ ہر چیز کو علیٰ وجہ البصیرت مانا۔ وحی کی روشنی میں خود چلے اور سب کو چلایا۔ وہ قرآن دنیا کو دیا کہ جس کے ہر ہر لفظ سے دلائل کے سوتے پھوٹتے ہیں اور براہین کے چشمے بہتے ہیں۔ حضورؐ نے اپنی تمام امّت کو فرمایا۔

"میں تمہیں دو چیزیں دے چلا ہوں۔ جب تک ان دو ہی کو مضبوط پکڑے رکھوگے، ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اور وہ (دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنّت ہے"۔ (مشکوٰۃ)

ثابت ہوا کہ یہ دو چیزیں ہی دینِ اسلام میں دلیل اور برہان ہیں، روشنی اور نور ہیں۔ اور ان ہی پر سارے دین کا دارو مدار ہے۔ جو شخص آیت اور حدیث کی سند سے بات کرتا ہے وہ بصیرت اور روشنی پر ہے، حق پر ہے۔ اور جو بلا دلیلِ قرآن و حدیث کسی بات پر عقیدہ اور عمل رکھتا ہے وہ بے علم، جاہل، حق سے دور ظلمت میں ہے۔ اس مقلّد کی حالت بڑی خطرناک۔ قابلِ رحم ہے۔ علامہ مرحوم نے ایسی جامد تقلید[1] پر خودکشی کو

---

[1] کتاب سنت کے مقابلہ میں تقلید شخصی نہ کہ مطلق تقلید۔ اور مطلق تقلید یہ ہے کہ بوقت لاعلمی شرطی تقلید کہ اگر قول خلافِ حدیث ثابت ہو تو اسے ترک کرکے حدیث پر عمل کروں گا۔ ایسی تقلید باعثِ نزاع نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجیح دی ہے۔ فرماتے ہیں ؎

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی!
رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

خدا اور رسولؐ سے آگے نہ بڑھو!

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ o (پ ۲۶ ع ۱۳)

اے ایمان والو! اللہ تعالٰے اور اس کے رسولؐ سے آگے نہ بڑھو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

خدا سے آگے بڑھنا

اللہ سے آگے نہ بڑھو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالٰے نے جو احکام قرآن میں نازل فرمائے ہیں ان میں کسی قسم کی زیادتی، مبالغہ اور غلو نہ کرو۔ ان کے معانی و مفہوم کو بگاڑ کر اپنی خواہش کے مطابق نہ بناؤ۔ مثال کے طور پر ذیل کی صورتیں اللہ تعالٰے سے آگے بڑھنے کی ہیں۔

اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط (پ ۲۰ ع ۱) اے پیغمبرؐ! کہہ دے کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔"

اس ارشادِ خداوندی پر جو لوگ یہ کہہ کر زیادتی کرتے ہیں کہ انبیاء اولیاء غیب جانتے ہیں وہ ظالم اللہ سے آگے بڑھتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ۔ (پ ۱ع) اور (اے پیغمبر کہہ دے) میں غیب نہیں جانتا۔"

پھر جو علماء و مشائخ اور لوگ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا غیب جانتے تھے۔ وہ جھوٹے، خدا تعالےٰ سے آگے بڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا۔ (پ ۲۹ ع ۱۲) اے پیغمبرؐ! کہدے تحقیق میں نہیں اختیار رکھتا تمہارے ضرر کا اور نہ بھلائی کا۔"

اس فرمانِ الٰہی کو سن کر جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسولِ اکرمؐ یا شیخ جیلانیؒ یا اولیاءؒ اور شہدا نفع نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں، حاجت روا اور مشکلکشا ہیں، یہ ظالم، اللہ سے آگے بڑھتے ہیں۔

خدا نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری جنس (بشر) سے ہیں۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ۔ (پ ۱۶ ع ۳) اے پیغمبرؐ! کہہ دے کہ میں ضرور بشر ہوں" اس پر جو مولوی حضرات یہ کہتے اور لوگوں سے کہلواتے ہیں کہ حضورؐ بشر نہیں۔ یا حضورؐ کو بشر کہنے والے کافر ہیں، ایسے لوگ رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اشرف المخلوقات۔ نوعِ انسانی۔ سے خارج کرکے سنگین جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہ بے ادب، رسولؐ اللہ سے آگے بڑھتے ہیں۔ ظالم۔ اللہ سے بڑھ کر بات بتلاتے ہیں کہ حضورؐ بشر نہیں۔ حالانکہ اللہ فرماتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ۔ (پ ۱۱ ع ۵) بیشک آیا ہے تمہارے پاس رسول (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) تمہاری جنس (بشر) سے۔"

خدا نے فرمایا۔

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ۔ (پ ۷ ع ۱)۔ (اے پیغمبرؐ! کہدے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہیں کہتا میں تم کو کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں (کہ تم میں
تقسیم کروں)۔"

اس فرمانِ خداوندی پر جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضورؐ خزانوں کے مالک و مختار ہیں، لوگوں میں رزق اور دولت تقسیم کرتے ہیں، وہ ظالم' اللہ سے آگے بڑھتے ہیں۔ معاذ اللہ ۔ خدا پر حرف لاتے اور آپ سچے بنتے ہیں۔ اللہ سے بڑھ کر خبر بتاتے ہیں۔

اسی طرح کے اور بہت سے، قرآن کی نصوصِ صریحہ کے خلاف گھڑے ہوئے عقاید و اعمال آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ ان سب کو اور دوسری آیات کے برعکس تمام گھریلو عقیدوں وعملوں کو اپنانے اور ماننے والے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر باتیں بنانے والے ہیں۔ اس کے ارشادات میں غلو کرنے والے اللہ سے پیش قدمی کرنے والے ہیں۔ اور اللہ سے پیش قدمی کرنیوالے ۔ آگے بڑھنے والے سزا کھانیوالے ہیں! یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ اللہ سے پیش قدمی کرنا بال برابر آگے بڑھنا دوزخ میں گرنا ہے۔ پھر ڈرو، خوف کرو، اور بچو ان عقیدوں اور عملوں سے جو اللہ سے بڑھ کر مولویوں اور پیروں نے آپ کو بتا رکھے ہیں۔ خدا کے نافرمانوں نے آپ کی ہڈیوں میں رچا رکھے ہیں۔ قیامت کے روز آپ سب نے فرداً فرداً اللہ کے سامنے حساب دینا ہے۔ یہ "آب زیر کاہ" حضرات آپ کے کام نہیں آئیں گے۔!

رسولِ خدا سے آگے بڑھنا خدا تعالےٰ نے اپنے تقدم سے منع کرنے کے ساتھ ہی فرمایا۔ کہ اللہ کے رسولؐ سے پیش قدمی نہ کرو" گویا حضورؐ کی تعظیم وتکریم کا حکم دیا جس سے زندگی میں بھی آپ کے قول و فعل سے پیش قدمی حرام ہوئی۔ اور آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ جاوید قول و فعل سے پیش قدمی ـ بعد وفات بھی حرام ٹھہری۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن و حدیث کے صریح حکم کے ہوتے ہوئے ـ قیاس پر عمل کرنا خدا اور رسولؐ سے آگے بڑھنا ہے، ہلاکت میں قدم رکھنا ہے۔ خبردار! لا الٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا اسی صورت میں صحیح اور باعث نجات ہو سکتا ہے جب کہ کلمہ گو آیت اور حدیث کے سوا ہر چیز کو دین کے دائرہ میں بھول جائے۔ نسیًا منسیًا کر دے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ مسلمان ہی وہ ہے جو کتاب و سنت سے ثابت شدہ احکام پر ہی عمل کرے اور جو چیز قرآن اور حدیث میں نہ ہو اس کو دین، مذہب اور مسئلہ مانے ہی نہ۔ اور نہ اس کے نزدیک پھٹکے ہی۔ الحاصل اپنی زندگی میں بالکل اسی طریقے پر عمل کرے۔ اور سخت احتیاط سے اسی روش پر چلے جس پر جناب سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گام فرسا تھے۔ اور آپ کے اتباع میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین عمل پیرا تھے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں حضورؐ بذریعہ وحیؐ خفی فرماتے ہیں۔

اِنَّ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّةً وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً۔ قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ مَآ اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی)۔ بیشک بنی اسرائیل (علمائے سوء اور مشائخ نفس کی شرارت سے) بہتر فرقوں پر متفرق ہو گئے۔ اور (آہ) متفرق ہوگی میری امت (علماء سوء اور مشائخ نفس کی فتنہ انگیزی سے) تہتر فرقوں پر (سنو!)۔ سب فرقے دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک گروہ (جماعت) کے۔ وہ نجات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانے والا) گروہ کونسا ہوگا؟ (اس کی پہچان کیا ہے؟)۔ آپ نے فرمایا۔ مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ۔ جس (راہ) پر میں ہوں اور میرے اصحاب۔" یعنی میری امت میں نجات پانے والا وہ گروہ ہوگا۔ وہ جماعت ہوگی جو

ناجی جماعت کی پہچان

ہو بہو میرے[1] اور میرے صحابہ[2] کے طریقے پر چلے گی۔ خوب یاد رکھیں کہ اسلام میں فرقے بندی خدا کا عذاب اور اس کی ناراضی ہے۔ یہودی فرقے بندی کے سبب تباہ و برباد ہوئے۔ اور امت محمدیہ کے لیے تذکیر و ترہیب کا درس بن گئے۔ اسی لئے حضورؐ نے فرمایا۔ کُلُّھُمْ فِی النَّارِ۔ فرقے سب جہنم میں جائیں گے۔ سوائے ایک گروہ یعنی جماعت کے۔ اور وہ گروہ یا جماعت اس لئے جہنم میں نہ جائے گی۔ بلکہ جنت میں جائے گی کہ اس نے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا ہوگا۔ صرف قرآن و سنت پر عمل کیا ہوگا۔ اس جماعت نے رسولِ خدا سے پیش قدمی نہیں کی ہوگی۔ وہ حضورؐ سے آگے نہیں بڑھی ہوگی۔ اس نے رائے اور قیاس کے جوہڑ سے ایک قطرہ نہ پیا ہوگا۔ تازیست سنت کے چشمہ صافی سے ہی سیراب ہوتی ہوگی۔

فرقے وہ ہیں کہ جو مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ۔ کی شاہراہ سے دائیں یا بائیں ہٹ کر چلتے ہیں۔ کتاب و سنت سے کھسکتے ہیں۔ اللہ کی رسی کے

---

[1] حضورؐ نے اپنے طریقے (قرآن اور حدیث) کو بطور دلیل اور سند کے بیان فرمایا۔ جو نجات کا ضامن ہے۔ اور جس پر عمل کرنا جناب صدیق اکبرؓ سے لیکر قیامت تک کے آخری مسلمان پر فرض ہے۔

[2] صحابہؓ کا طریقہ اتباعِ رسول کی روشنی کا مینار ہے۔ جو ساری امت کو اطیعوا الرسول کی شاہراہ کا پتہ دیتا ہے (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوا اور رسیوں کو بھی پکڑتے ہیں۔ وَحْیَیْنِ کے آبِ حیات میں "اقوال" کا "میلا" ملاتے ہیں۔ احادیث چھوڑ کر آرائے رجال پر عمل کر کے اجرائے نبوت کی طرح ڈالتے ہیں۔ رسالتِ محمدیہ کے محاذ میں امتیوں کی تقلیدی "رسالتیں" کھڑی کرتے، آفتابِ مصطفویؐ سے قیاسی شراروں کی ستیزہ کاری کراتے، "ریت" کو "سونے" کے ذروں کے ساتھ تولتے۔ "گلاب و یاسمین" کی عنبر بیز فضا میں "ہینگ" بیچتے، "خرمہرہ" کے سحیقہ کو "کشتہ مروارید" کہتے ہیں۔ اور "جندبیدستر" کی شیشی پر "مشک" کا لیبل لگاتے ہیں۔ عِنْدَہٗ ھٰکَذَا وَعِنْدَہٗ ھٰکَذَا کی مے پی کر اپنے اپنے ائمہ کے مذہب پر چلتے۔ احبار و رہبان کو اللہ کے سوا رب بناتے ہیں۔ یہ سب فرقے ہیں۔ مسلمان بھائیو! فرقہ بندی سے بال بال بچ جاؤ کہ فرقوں کی سُبُلیں[۱] سبیلِ رسولؐ سے جدا ہیں۔ کیوں نہیں کہتے کہ ہمارے لئے قرآن اور رسولِ رحمتؐ کا عمل بالقرآن (حدیث و سنت) کافی[۲] ہے۔

پیچھے جو آپ خدا کا حکم پڑھ آتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا سے آگے نہ بڑھو پھر اگر آپ حضورؐ سے آگے نہ بڑھ کر سزا سے بچنا چاہتے ہیں تو صحیح حدیث کی سند سے صرف وہی کام کرو جو حضرتِ اکرمؐ نے کیا ہے یا کرنے کو کہا ہے۔ جو کام دین کا حضورؐ کے قول و فعل سے ثابت نہ ہو اس کو عمل میں لا کر سرورِ رسولاں سے آگے بڑھ کر چاہِ ضلالت میں نہ گریں۔ ہم نے آپ کو قرآنی آیت کی روشنی میں بروقت متنبہ کر دیا ہے۔

---

[۱] جو لوگ محبتِ رسولؐ کے دعوے کرتے ہیں کیا وجہ ہے کہ وہ حضورؐ کے قول، فعل، حدیث اور سنت کو دیکھ کر سن کر لال پیلے ہوتے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں اقوال ائمہ پر خوش ہوتے ہیں؟ کیا یہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور محبت کا ثبوت ہے۔؟ کچھ تو کہیئے!

[۲] تقلید کی جا مدرا ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقلیدِ شخصی کرنیوالے بھائیو! سوچو! احادیث سے ٹکرانیوالے اقوالِ ائمہ پر عمل کرنا کیا سرورِ انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھنا نہیں ہے؟ ضرور حضورؐ سے آگے بڑھنا ہے۔ پھر آج ہی ایسی تقلید سے ہاتھ دھوکر بالراست کتاب وسنت کے عامل ہو جاؤ۔ ہاں بوقت لاعلمی شرطی تقلید باعثِ نزاع نہیں!

رفعِ اصوات برصوتِ نبیؐ

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پ ۲۶ ع ۱۳)

مسلمانو! اپنی آوازوں کو پیغمبرؐ کی آواز سے اونچا نہ کرو۔ اور ان کے ساتھ بہت زور سے بات نہ کرو جیسے تم ایک سے ایک آپس میں، زور زور سے بولا کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ (بے ادبی رسولؐ کے سبب) تمہارے سب اعمال مٹ جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔"

حضرتِ انورؐ کا مرتبہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم بشر ہیں اور آپؐ کی بشریت کا منکر کافر ہے۔ لیکن حضورؐ سید البشر ہونے کے ساتھ اللہ کے رسول بھی ہیں۔ محمد رسول اللہ! یہ رسالت اور نبوت اتنا بلند مرتبہ ہے اتنا اونچا مقام ہے کہ کوئی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہمارے حضرت محمدؐ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلے اللہ علیہ وسلم اکرم الاولین اور اکرم الآخرین ہیں یعنی حضورؐ سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام تک جتنے بنی آدم ہو گذرے ہیں اور قیامت تک جتنے ہوں گے، اِن سب میں حضورؐ بزرگ ترین ہیں، ساری اولادِ آدم کے سردار ہیں۔ سیدالمرسلین، خاتم النبیین اور رحمت للعالمین ہیں۔ حشر کے روز خدا کی حمد کا جھنڈا (لواء الحمد) آپ ہی کے ہاتھ میں ہوگا۔ تمام انبیاء آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ آپؐ ان کے قائد اور خطیب ہوں گے۔ شفاعتِ کبریٰ کا سہرا بھی آپ ہی کے سر ہوگا۔ مقامِ محمود میں آپ ہی کھڑے ہوں گے۔ یہ شان دیکھ کر تمام اہل محشر کی زبان پر آپ کی تعریف ہوگی ـــ صلی اللہ علیہ وسلم!

بشریت، انسانیت، آدمیت، عبادت، طاعت اور تمام اخلاقِ حمیدہ اور خصائلِ پسندیدہ نے آپ ہی کے وجودِ اطہر میں تکمیل کا شرف پایا۔ ہر خوبی وہیں پروان چڑھی اور ہر نیکی وہیں جوان ہوئی اور خدا کی رضامندی کے کاموں کا حسن حضورؐ ہی کی بہارِ حیات میں نکھرا۔ سبحان اللہ! بشر (بشر رسولؐ) کتنے اونچے مقام پر پہنچا۔ جسمانی معراج بھی آپؐ ہی نے پائی۔

؎ عروجِ آدمِ خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارہ مہِ کامل نہ بن جائے

جب حضرتِ انورؐ رسول اللہ ہونے کے سبب لامثال بزرگی اور مرتبہ

لہ (حاشیہ صفحہ ۲۸۴) کا فراس لئے ہے کہ خدا نے فرمایا مِنْ اَنْفُسِکُمْ۔ رسول تمہاری جنس (بشر) سے ہے خود حضورؐ نے کہا۔ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ۔ میں ضرور ضرور بشر ہوں اور یہ بات قرآن میں آئی ہے کہ حضورؐ بشر ہیں پس حضورؐ کو بشر نہ ماننے والا ـــ خدا، رسول اور قرآن کو جھٹلانے والا ہوا۔ پھر بشریت کا انکار مستلزم کفر ٹھہرا۔ ہاں اقرارِ بشریت کے ساتھ یہ ماننا بھی لازم ہے کہ حضورؐ صلے اللہ علیہ وسلم لامثال درجہ اور بزرگی رکھتے ہیں ـــ بعداز خدا آپؐ ہی بزرگ ہیں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمتِ عالمؐ کا ادب

رکھتے ہیں تو آپؐ کا ادب بھی لاثانی ہونا چاہیئے۔ اسی لیئے خدا نے فرمایا۔

"اپنی آوازوں کو (میرے) نبی کی آواز سے اونچا نہ کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ (آواز اونچا کرنے کے سبب) تمہارے تمام اعمال مٹ جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو)"

آواز اونچا کرنے کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ دورانِ گفتگو اپنی آواز کو حضورؐ کی آواز سے اونچا نہ ہونے دو۔ بلکہ پست رکھو۔ انتہائی ادب سے بات کرو۔ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ۔ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر تم نے (دانستہ) اپنی آواز کو حضورؐ کی آواز سے اونچا کیا تو تمہارے اعمال (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات اور خیرات وغیرہ) سب مٹ جائیں گے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی تمہارے خرمنِ اعمال کو برباد کر دے گی۔

ثابت بن قیسؓ کا ادب رسولؐ

جب یہ آیت نازل ہوئی۔ لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ.... (آخر تک)، تو ثابت بن قیسؓ رونے لگے۔ حضرت عاصم بن عدیؓ نے پوچھا اے ثابتؓ! تم کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ آیت اتری ہے کہ اپنی آوازوں کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچا نہ کرو" ورنہ تمہارے اعمال برباد ہو جائینگے" اور میری آواز (قدرتی طور پر) اونچی اور کرخت ہے۔ مجھے خوف ہے کہ (شاید) یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اس کے بعد ثابت بن قیسؓ نے اپنی بیوی جمیلہ بنت عبداللہ کو کہا کہ میں اس کوٹھڑی میں چلا جاتا ہوں جس میں میرا گھوڑا بندھا رہتا ہے۔ پس تو دروازہ بند کر دے۔ اب میں یہاں سے نہیں نکلوں گا۔ یہاں تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ خدا میرا یہیں خاتمہ کر دے۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے راضی ہو جائیں۔

جب رسولِ رحمت صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو (اپنی مجلس میں) نہ پایا۔ تو اس کا حال دریافت کیا۔ حضرت سعدؓ نے بتایا کہ حضورؐ! وہ ایک کوٹھڑی میں بند ہے اور رو رہا ہے اس ڈر سے کہ اس کی آواز (قدرتی بلند آواز) حضورؐ کی آواز سے اونچی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے اعمال مٹ گئے ہیں اور وہ جہنمی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ جاؤ اس کو خوشخبری سناؤ کہ وہ جنتی ہے۔ پھر حضرت ثابت بن قیسؓ حضورؐ کے بلانے پر حاضر ہوئے اور اپنے کانوں سے بہشت کی بشارتِ عظمیٰ سماعت کی"۔ (بخاری بمسلم)

قارئین کرام غور کریں کہ ثابت بن قیسؓ کی آواز قدرتی طور پر بھاری تھی۔ اس کو اتنی بات نے لرزہ براندام کر دیا کہ اس کی آواز حضورؐ کی آواز سے اونچی ہے۔ لہٰذا اس کے اعمال مٹ گئے اور وہ جہنمی ہے۔ حالانکہ وہ بالکل بے قصور اور بے گناہ تھا۔ اس نے جان بوجھ کر کبھی حضورؐ کی آواز پر اپنی آواز اونچی نہیں کی تھی۔ **مقامِ خوف ہے**، کہ آج بعض **مسلمان دانستہ** اپنی آوازوں کو حضورؐ کی آواز پر اونچا کر رہے ہیں۔ حدیث چھوڑ کر قولِ امام پر عامل ہیں۔ تو قولِ امام سے حدیث دب گئی۔ امام کی آواز حضورؐ کی آواز پر اونچی ہو گئی۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی آپ کی آواز، دعوت اور پکار ہے۔ خدا نے فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِمَا يُحْيِيكُمْ ج (پ ۹، ع ۱۶) مسلمانو! خدا اور رسول کا پکارنا قبول کرو۔ جب پکارے تم کو، اس لئے کہ زندہ کرے تم کو۔[1]

اس آیت میں جو خدا نے فرمایا کہ رسول کی پکار کو قبول کرو۔ پکار سے مراد آپ کا فرمان اور حدیث ہی تو ہے۔ پھر جس شخص نے آپؐ کی پکار آواز یعنی حدیث کو چھوڑ کر اپنے امام کے قول پر عمل کیا، اس نے امام کی آواز کو حضورؐ کی آواز پر اونچا کر دیا۔ امام کا قول امام کی آواز ہے۔ اور حضورؐ کی حدیث حضورؐ کی آواز ہے۔ ایک طرف قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہے۔ اور دوسری طرف قَالَ الْاِمَامُ ہے۔ مقلد قالِ رسولؐ کو بھی سنتا اور قالِ امام کو بھی سنتا ہے۔ پھر اگر قالِ رسولؐ کے مقابلہ میں قالِ امام کو قبول کرتا ہے۔ فرمایئے! اس کے اعمال کیوں برباد نہ ہوں۔"

قرآنِ مجید میں حضرتِ انورؐ کو وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بھی کہا گیا ہے۔ یعنی حضورؐ لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والے ہیں۔" یہ بلانا بھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز ہے۔ پھر اہل تقلید رجالِ امت کی آوازوں کو حضرت اکرمؐ کی آواز پر اونچا کر کے (تقلید کر کے) اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ۔ کی زد سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟

الحاصل حضورؐ کی زندگی میں بھی دورانِ گفتگو آپؐ کی آواز سے اپنی آواز کو اونچا کرنا بے ادبیٔ رسولؐ اور بربادیٔ اعمال کا موجب تھا۔ اسی طرح حضورؐ کی وفاتِ پاک کے بعد قیامت تک آپ کی حدیثوں اور سنتوں

---

[1] آپکی پکار آواز جو دین ہے۔ اس سے دل کی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ دل کی زندگی سے مراد عقاید صحیح اور نیک اعمال ہیں جو بہشت کی حیاتِ ابدی کو پہنچاتے ہیں۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ائمہ کی آوازوں (اقوال) کو بلند کرنا حضورؐ کی بے ادبی اور ایمان وعمل کی تباہی ہے۔ اس چیز کو ہم ذرا وضاحت سے بیان کرتے ہیں تاکہ مسلمان بھائیوں کو نصیحت حاصل ہو۔ یاد رہے کہ ہم تقلیدِ جامد کا استیصال کر رہے ہیں!

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اونچی آوازیں

اور

پیش قدمیاں

خدا تعالٰے نے ۱۰ھ، ذی الحجۃ کے مہینے عرفات کے میدان میں اپنے آخری رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط (پ ۶ ع)، مسلمانو! آج (حجۃ الوداع) کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔ اور تمہارے لئے میں نے دینِ اسلام کو پسند کر لیا۔"

اس آیت کے نزول کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم صرف تین ماہ زندہ رہے۔ جب دینِ اسلام مکمل ہو گیا تو خدا نے اپنے پیارے رسولؐ کو واپس بلا لیا۔ رسالت کا منصب پورا ہو گیا۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ کامل اور مکمل دین امت کے حوالے کر کے تاکید فرما گئے۔

تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ رَسُوْلِهٖ ۔ (موطا امام مالکؒ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مجھے رسول ماننے والے امتیو! یاد رکھنا!) میں تمہیں اسلام کے نام سے صرف) دو چیزیں ہی دے چلا ہوں۔ جب تک تم (صرف) ان دو ہی کو مضبوطی سے تھام رکھو گے، ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے (وہ دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسولؐ کی سنت ہے۔"

تکمیلِ دین کی وضاحت

ثابت ہوا کہ دینِ اسلام کی تکمیل کتاب و سنت پر ہوئی۔ دینِ اسلام نام ہے قرآن و حدیث کا۔ اسلام محدود ہے قال اللہ اور قال الرسول میں۔ اسلام کی حد بندی ہوگئی نا۔ خدا کا رسولؐ جتنی بات فرمائے، اسلام اس پر ختم ہے۔ جو زبانِ اطہر سے نکلے وہ اسلام کی حد ہے۔ جہاں گفتارِ پاک رکے، اسلام وہاں بس ہے۔ سرورِ عالمؐ کے قول و فعل کی انتہا اسلام کی انتہا ہے۔

پیش قدمیوں کا مطلب

پھر جو شخص دین کے دائرہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات سے آگے بات کرے۔ آپؐ کے قول پر اپنے اقوال کا طومار کھڑا کر دے حضورؐ کی گفتار کے خاتمے پر اپنا خطبہ شروع کر دے، ختم "نبیاں" کی "تقریر" کے بعد خود "تقریر" کے لئے اٹھے۔ نطقِ رسولؐ کے آبِ حیات میں رائے کا خمر ملائے، حدیث کی فضا میں حشیشِ قیاس کی دھونی رمائے حضرت انورؐ سے بڑھ چڑھ کر باتیں کرے۔ کیا وہ رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشقدمی کرنے والا نہیں ہے؟ ضرور ہے!

اوپر آپ پڑھ چکے کہ دین کتاب و سنت پر تمام ہوگیا۔ یاد رہے کہ یہی دین یعنی قرآن و حدیث، صحابہ رضہ، تابعین رح، تبع تابعین رح کی زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جاری اور ساری رہا۔ ان تین نیک زمانوں میں مسلمان صرف کتاب و سنت پر ہی عامل رہے۔ قرون مشہود لہا بالخیر میں صرف قال اللہ اور قال الرسول کا ڈنکہ ہی بجتا تھا۔ چار صدیوں تک ان دونوں آوازوں کے سوا کوئی تیسری آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ کیونکہ حضورؐ نے فرمایا۔

لَوْکَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَّا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔ (مسند احمد)

آج اگر موسےٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے، تو میری تابعداری کے سوا انہیں کوئی چارہ نہ ہوتا۔"

حضرت موسےٰ اور اتباع رسولؐ

لَوْبَدَا لَکُمْ مُوْسٰی وَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ۔ (دارمی)

میری نبوّت کے دور میں اگر موسےٰ علیہ السلام بھی بالفرض آ موجود ہوں، اور تم مجھے (یعنی میری حدیثوں کو) چھوڑ کر ان کے (اقوال کے) پیچھے لگ جاؤ تو ضرور گمراہ ہو جاؤ۔"

تمام انبیاء اور اتباعِ رسولؐ

نہ صرف موسےٰ علیہ السلام کے اقوال ہی حضرت انورؐ کی احادیث کے سامنے ناقابلِ عمل ہیں بلکہ تمام انبیاء بھی اگر بالفرض آ جائیں اور سب مل کر امتِ رسولؐ کو اپنے اقوال کی طرف بلائیں، پھر بھی حدیث چھوڑ کر اقوالِ رسولاں کی طرف رُخ کرنا لا دینی ہے۔ کیونکہ ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں کی رسالتیں اور نبوتیں چاند اور ستاروں کی مانند تھیں۔ اور نبوتِ محمدیہ آفتابِ نیمروز ہے جس کے سامنے تمام سابقہ "اقمار و نجوم" ماند پڑ گئے ان کی روشنی جاتی رہی۔ خدا تعالےٰ نے روز میثاق میں تمام انبیاءؑ سے حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا عہد لیا تھا۔ اور سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیوں (کی روحوں) نے اللہ سے اقرار اور عہد کیا تھا۔ کہ جب ہم دنیا میں نبی ہوکر جائینگے۔ پھر اگر ہم میں سے کسی کے دورِ نبوت میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ تو ہم ان کی نبوت کا کلمہ پڑھ کر ان کے امتی بن کر دینِ اسلام کے مبلغ بن جائینگے۔ اس چیز کو خدا نے بیان فرمایا ہے۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (پ۳ ع)

اور جب لیا (میثاق کے روز) اللہ تعالےٰ نے پیغمبروں کا عہد (لے تمام پیغمبرو! سنو!) البتہ جو کچھ (دوں میں تم کو کتاب سے اور حکمت سے (تمہارے دورِ نبوت میں) پھر آئے تمہارے پاس (میرا) رسول (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) سچا کرنے والا اس چیز کو کہ تمہارے پاس ہے۔ تو ضرور اس (کی نبوت پر) ایمان لانا اور ضرور اس (لے دین) کی مدد کرنا فرمایا (خدا نے) کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اس پر بھاری عہد میرا؟ کہا (سب پیغمبروں نے) اقرار کیا ہم نے۔ فرمایا (خدا نے) اچھا تو (آج کے قول و اقرار کے) گواہ رہو۔ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ تو (بات کے) اس (قدر پکے ہوئے) پیچھے جو کوئی (قول سے) پھر جائے۔ تو وہی (پھرنے والے) لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمان ہیں!

کوئی رسول پیش قدمی نہیں کرسکتا

قرآن کی آیت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں کا قول و فعل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے سامنے نہیں چل سکتا۔ تمام پیغمبر سرور رسولاں سے آگے قدم نہیں رکھ سکتے۔ کوئی رسول حضرت انورؐ سے پیش قدمی نہیں کر سکتا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک تمام فرستادگانِ بارگاہِ الٰہی کو حضرت ختم نبیاں صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے یارائے تکلم نہیں۔ "قطرے" دجلہ کے فراق میں بیتاب اور "ندیاں" "سمندر" میں گرنے کے لئے بےچین ہیں۔ پھر ڈرنا چاہیئے ان ظالم لوگوں کو جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے مقابلہ میں امتیوں کے اقوال پر مرتے ہیں۔ دانستہ حدیث چھوڑ کر قولِ امام پر عمل کرتے ہیں۔ تقلیدِ جامد کرتے ہیں!

حالانکہ خدا نبیوں کو حکم دیتا ہے۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ "تم کو قسم ہے تمہارے پیدا کرنے والے کی۔ (اے پیغمبرو!) ضرور نبوتِ محمدیہ پر ایمان لانا۔ اور تم کو قسم ہے تمہارے پروردگار کی۔ ضرور امتی بن کر پابندِ اسلام اور مبلغِ دین ہوکر، سرورِ رسولاںؐ کا ساتھ دینا" محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلنا کہ اتباعِ رسولؐ تم پر فرض

لے مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اِتِّبَاعِیْ (داری) حضرت موسےٰ پر میرا اتباع ناگزیر ہوتا (اگر وہ مجھ کو پاتے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ حدیث اور سنت پر عمل لازم ہے۔

انبیاء کی ضبطی نبوت

قارئین کرام غور فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں (صلوات اللہ علیہم) سے عالم ارواح میں یہ عہد لیتا ہے کہ تمہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر (اگر حضورؐ کو پاؤ تو) ایمان لانا ہوگا۔ امتی بن کر ہر امر میں ان کا اتباع کرنا ہوگا۔ یعنی تم نے ان کے سامنے لب نہیں ہلانا ہوگا۔ حدیث کے مقابلہ میں اپنا قول نہیں چلانا ہوگا۔ مسلکِ حدیث کے ہوتے ہوئے اپنا کوئی مسلک، کوئی مذہب، کوئی فرقہ نہیں بنانا ہوگا۔ صرف قرآن اور حدیث پر عمل کرنا ہوگا۔

فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ۔ پھر جو کوئی (نبوتِ محمدیہ پر ایمان لانے اور پابندِ اسلام اور مبلغِ دین ہونے کے) قول سے پھر جائے گا" کتاب و سنت کے مقابلہ میں اپنی کوئی راہ، کوئی روش، کوئی طریقہ، کوئی مسلک جاری کریگا، حدیثِ رسولؐ کے مغایر کوئی مذہب بنائے گا، فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ تو (اس وقت) وہ (اللہ کے نزدیک) فاسق اور نافرمان قرار پائیگا" چونکہ فسق اور نبوت ایک وجود میں جمع نہیں ہوسکتے اس لئے مطلب یہ ہوا کہ وہ فاسق ہوکر نبوت کے لائق نہیں رہیگا۔ اس سے کتاب و سنت سے بے اعتنائی برتنے کے سبب نبوت چھین لی جائے گی۔

یعنی خدا تعالیٰ نے تمام انبیاء سے قول لینے کے بعد ان کو متنبہ کر دیا کہ تم نے دنیا میں نبی بن کر جانا ہے۔ اگر تمہاری زندگی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگئے تو ان کی نبوت کو مان کر ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتی بن کر، ان کی حدیث اور سنت پر چلنا ہوگا۔ اور ان کے دین (کتاب و سنت) کی اشاعت کرنا ہوگی۔ خبردار! اگر تم نے ایسا نہ کیا اور کتاب و سنت کے مقابلہ میں اپنی آراء و اقوال پر لوگوں کو چلایا، اپنے مسلک اور مذہب بنا ڈالے۔ تو تم کو اپنے نافرمانوں کے زمرے میں شمار کرکے نبیوں کی جماعت سے خارج کر دوں گا نبوت ضبط کر لوں گا۔

اللہ اکبر! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے اور قول پیش کرنے پر تو نبیوں کی نبوت ضبط ہو سکتی ہے۔ لیکن تقلید کرنیوالوں کا کیا حال ہوگا جو حدیث کو چھوڑ کر امام کے قولِ بلادلیل پر عمل کرتے ہیں؟ کیا ان کا ایمان ضبط نہیں ہو سکتا؟ انہیں اسلام سے نکال دینا اللہ پر مشکل ہے؟ اللہ تقلیدِ جامد سے بچائے۔

دورِ رسالتِ محمدیہ میں تو انبیاء کو اپنا مذہب بنانے پر فاسق کی دھمکی سنا کر تاجِ نبوت کی ضبطی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کیا دین اسلام میں چار مذہب بنانے اور اپنانے والوں کو کوئی پرسش نہیں ہوگی؟ اپنے اپنے فرقہ کے شجرۃ الزقوم کو تعصب کے پانی سے سینچنے والو اللہ سے ڈر جاؤ۔ اب وقت ہے توبہ کر لو اور دامنِ رسول کو مضبوطی سے تھام لو۔ صرف کتاب و سنت کے دسترخوان سے کھاؤ اور پیو۔ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ اور پلاؤ! "من و سلوی" کے آگے پیاز اور مسور کی کیا حقیقت ہے ؎

نقد ہا را بود آیا کہ عیارے گیرند　　تا ہمہ صومعہ داراں پی کارے گیرند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین بہتر زمانے

یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ اصحاب خیر القرون کتاب و سنت کے سوا کسی اور چیز کی طرف رُخ نہیں کرتے تھے۔ حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ (ترمذی)

سب سے بہتر زمانہ میرا ہے (کہ قرآن اتر رہا ہے اور اس پر صحابہ میرے طریق سے عمل کر رہے ہیں)۔ پھر اس کے بعد والوں کا (تابعین کا) پھر اس کے بعد والوں کا (تبع تابعین کا)۔"

ان تین نیک زمانوں میں تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ کے خورشید ہدیٰ کی ضیا باری ہی "پروانوں" کی جانثاری کا مرکز بنی رہی۔ کسی کے ہاتھ میں انسانی "ساخت" کی کوئی "بتی" کوئی "دیا" کوئی "لالٹین" نہ تھی۔ چار صدیوں تک کوئی "کرمکِ شب تاب" "چشمۂ خاوری" کی "چشمک" کے لئے پیدا نہ ہوا۔ کوئی آئینہ سیما خورشید غداری کی جرأت نہ کرسکا۔ سنبلستان مَآ اٰتٰكُمْ میں رائے کی خزاں کا کبھی گذر نہ ہوا۔ قیاس کی بادِ سموم کبھی نہ چلی۔ رسولِ رب العالمین سے پیش قدمی کا تصور ہر تابع و متبوع پر مرگ آسا سکوت طاری کر دیتا تھا اور رُبعِ مسکوں صوتِ ہادی سے سہما ہوا سرا گوں تھا۔

چار صدیوں تک کوئی مقلد نہ تھا

غرض چار سو سال تک مذہب کی دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے سوا کوئی آواز نہ سنائی دیتی تھی۔ ہر کوئی اپنی آواز کو صوتِ النبی ؐ سے پست رکھتا اور حضور ؐ کے پیچھے چلتا تھا۔ ان سلف صالحین میں نہ کوئی حنفی تھا نہ شافعی۔ نہ مالکی تھا نہ حنبلی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعین کئے ہوئے ان نیک زمانوں میں، امت کے بہترین اور پاکباز مسلمانوں میں کوئی مقلد نہ تھا جو بغیر دلیل اور سند کے کسی کی بات کو دین مانتا تھا محققِ دوراں حضرت شاہ ولی اللہؒ ارشاد فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اَھْلَ الْمِأَۃِ الرَّابِعَۃِ لَمْ یَکُوْنُوْا مُجْتَمِعِیْنَ عَلَی التَّقْلِیْدِ الْخَالِصِ عَلٰی مَذْھَبٍ وَّاحِدٍ۔ (حجۃ اللہ البالغہ) "چوتھی صدی کے لوگ بھی کسی خاص شخص کی تقلید پر مجتمع نہیں تھے۔"

معلوم ہوا کہ چار سو سال تک کوئی تقلید کو جانتا[1] نہ تھا کہ تقلید کیا چیز ہوتی ہے۔ حدیث چھوڑ کر امتی کے قولِ بلا دلیل کا زہر کس طرح پھانکتے ہیں؟

حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی بھی تحقیق کی روشنی میں لکھتے ہیں:۔

فَاِنَّ اَھْلَ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ قَدِ افْتَرَقَ بَعْدَ الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَۃِ اَوِ الْاَرْبَعَۃِ عَلٰی اَرْبَعَۃِ مَذَاھِبَ۔ (تفسیر مظہری) "تیسری یا چوتھی صدی میں اہلسنت والجماعت چار مذہبوں پر متفرق ہوئے۔"

سراج اللیلی دم مارنے لگی

مطلب یہ کہ چار سو سال تک کوئی حنفی شافعی، مالکی، حنبلی نہ تھا۔ کوئی مقلد نہ

---

[1] امت کے بہترین لوگ سلف صالحین تو غیر مقلد ہی گذر گئے اور آج تقلید کو فرض و واجب تک کا درجہ دیا جاتا ہے اور اس پر فخر کیا جاتا ہے اور جو تقلید نہ کرے اسے غیر مقلد کہہ کر حقیر جانا جاتا ہے صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعین ؒ کے متعلق کیا فتوے ہے جو غیر مقلد تھے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ کوئی کسی کی بات بغیر سند قرآن اور حدیث کے نہ مانتا تھا۔ سب مسلمان صرف قرآن اور حدیث کے پابند تھے۔ دین میں کسی کی آواز نہ تھی سوائے آوازِ رسول ؐ یعنی حدیث کے۔"

معلوم ہوا کہ چار صدیوں کے بعد تقلید کا دورِ تاریک شروع ہوا۔ رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے قدم رکھنے کی طرح ڈالی گئی۔ صوتِ رسول ؐ پر امتیوں کی آواز بلند ہونے لگی۔ آفتاب کے خیرہ کن نور میں "سراج اللیلی" دم مارنے لگی۔ "سرافگندگی" "سرافرازی" کے سر چڑھنے لگی۔ "آب سنے" "انگبیں" کے بازار میں آگیا۔ "رائے" حدیث کی "کھرائی" کرنے لگی۔ قیاس کی ظلمت سنت کی فرمانروائی میں قاضی بن بیٹھی ؎

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی!

چار مصلّوں کی بنیاد

چار صدیوں کے بعد تقلید کا احداث ہوا۔ چار مذہب بنائے گئے۔ یہاں تک کہ کعبۃ اللہ میں[1] چار مصلّے بنا ڈالے۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی۔ اپنے اپنے مصلّوں پر علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے لگے۔ شافعی امام اپنے مصلّے پر جماعت کرا رہا ہے اور پاس ہی حنفی مصلّے والے بیٹھے ہیں کہ شافعی جماعت ختم ہو تو حنفی مصلّے پر حنفی امام کھڑا ہو۔ اسی طرح مالکیوں اور حنبلیوں کی جماعتیں[2]

---

[1] حالانکہ خدا نے ایک مصلّے کا حکم دیا ہے۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (پ۱)۔ اور بحکم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز (مصلّے)، حضورؐ، صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ ایک ہی مصلّے پر اکٹھے ہو کر نماز پڑھتے رہے۔ چار سو سال کے بعد تقلید نکلی۔ تقلید نے چار مذہب بنائے۔ پھر چار مذہبوں نے زور پکڑا۔ اور [illegible] میں کعبۃ اللہ کے اندر چار مصلّے بنا دیئے گئے ع۔ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا

[2] الحمدللہ سلطان ابن سعود نے ۱۳۴۳ھ میں اس بدعت کو حرم سے مٹا دیا ہے اور سب مسلمان ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو رہی ہیں۔ آہ تقلید شخصی نے امت کو چار فرقوں میں تقسیم کر دیا۔ ہر فرقہ اپنے امام کے قولِ بلا دلیل کو شرعی حیثیت سے ماننے لگا۔

ٹیڑھی راہیں

حالانکہ حدیث میں فرقہ فرقہ ہونے اور کتاب و سنت کی سیدھی ایک راہ کو چھوڑ کر۔ اور ٹیڑھی راہیں نکالنے کی ممانعت آئی ہے۔ رسولِ رحمت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:۔

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَّ خَطًّا وَّخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَّسَارِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ فِيْ خَطِّ الْاَوْسَطِ فَقَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ۔ (ابن ماجہ)

حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم (ایک دن) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور اس کی داہنی طرف دو لکیریں اور بائیں طرف دو لکیریں کھینچیں۔ پھر آپؐ نے درمیانی سیدھی لکیر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ یہ اللہ کی سیدھی راہ ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ .. .. اور یہی اللہ کی ایک سیدھی راہ ہے۔ اس پر چلو۔ اور (اِدھر اُدھر کی) راہوں پر نہ چلو۔ ورنہ سیدھی راہ سے بھٹک جاؤ گے۔"

حضورؐ نے امت کو سمجھانے کے لئے اس طرح لکیریں کھینچیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

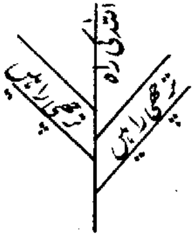

درمیانی سیدھی لکیر جو ایک ہی ہے اس کو حضورؐ نے اللہ کی راہ فرمایا۔ معلوم ہوا اللہ کے پاس پہنچنے کی ایک ہی راہ ہے، ایک ہی مذہب (راستہ) ہے۔ ایک سے زیادہ (رستے) نہیں۔ پھر حضورؐ نے قرآن کی مناسب حال آیت پڑھی جو یہ ہے۔ خدا نے فرمایا۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا۔ اور یہ (میرے رسولؐ کا اتباع) میری سیدھی راہ ہے۔ فَاتَّبِعُوْهُ۔ پس اِسی راہ (راہِ رسول، سنت اور حدیث) پر چلو۔ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ۔ اور (راہِ رسولؐ کے سوا ادھر ادھر کی) راہوں پر نہ چلو۔" یعنی سنت اور حدیث پر ہی عمل کرو۔ یہی ایک راہ — راہِ رسولؐ ہی خدا کی راہ ہے۔ بہشت میں پہنچانیوالی ہے۔

غور کریں کہ خدا نے صرف ایک راہِ رسولؐ پر ہی چلنے کا حکم دیا اور دوسری راہوں سے منع کر دیا۔ تو دوسری راہیں امتیوں کی بنائی ہوئی راہیں ہوئیں۔ جن میں تمام فرقوں کی راہیں، راستے اور مذہب آگئے۔ تقلیدی[1] مذہب بھی آگئے کیونکہ یہ بھی امتیوں نے ہی گھڑے ہیں۔ کیا صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں کوئی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مذہب وغیرہ رکھتا تھا؟ کوئی مقلد تھا؟ کوئی نہیں! اور ہو بھی کس طرح سکتا تھا کہ یہ سب اپنی راہیں چار سو سال بعد اسلام کی

---

[1] تقلید شخصی جامد نہ کہ مطلق۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیداوار ہیں۔ تو جو چیز اسلام پر چار صدیاں گذر جانے کے بعد امتیوں نے آپ وضع کی ہو، کیا اس سے اجتناب اور پرہیز نہیں کرنی چاہیئے؟ یاد رکھیں کہ اللہ کی راہ ایک ہی ہو سکتی ہے۔ اور وہ ہو سکتی ہے جو اللہ کے رسولؐ نے اپنے عمل کے ساتھ بنائی اور بتائی ہو! فَاتَّبِعُوْہُ۔ بس اسی راہِ رسول پر ہی چلو! وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ۔ اور (راہِ رسولؐ کے سوا) اور راہوں پر نہ چلو۔ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ۔ پھر وہ (امتیوں کی بنائی ہوئی) راہیں تم کو راہِ رسول سے بھٹکا دیں گی۔

اسی آیت کی شرح حضورؐ نے لکیریں کھینچ کر امت کو متنبہ کر دیا کہ صراطِ مستقیم ۔ خدا کی راہ ۔ بہشت کی راہ صرف ایک ہی ہے مَآ اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِيْ۔ جس پر میں اور (میرے پیچھے پیچھے) میرے اصحاب ہیں۔" قرآن کی آیت اور حدیثِ رسولؐ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور سنت پر عمل کرنیوالے آپ سے آگے بڑھنے والے نہیں ہیں۔ آپ کی آواز پر اپنی آواز اونچی کرنے والے نہیں۔ اور راہِ رسولؐ کے سوا امتیوں کی راہوں، رایوں، قولوں اور قیاسوں پر چلنے والے حضرتِ انورؐ سے پیشقدمی کرنیوالے اور حضورؐ کی آواز پر اپنی آواز کو بلند کرنیوالے ہیں! اندھی تقلید سے احادیث کا مقابلہ کرنیوالے۔

يَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ فَوْقَ صَوْتِ الرَّسُوْلِ۔

ائمہ اربعہ کی تقلید سے ممانعت

ائمہ اربعہؒ نے ہرگز نہیں کہا کہ انکی تقلید کی جائے۔ بلکہ انہوں نے تقلید سے منع کیا ہے۔ بار بار روکا ہے کہ بلا دلیل کسی کا قول نہ مانو۔ صرف کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و سنت پر عمل کرو!

حضرت امام شافعیؒ سے ردِّ تقلید

اِذَا وَجَدْتُمْ فِیْ کِتَابِیْ خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقُوْلُوْا بِسُنَّتِہٖ وَدَعُوْا مَا قُلْتُ۔ (بیہقی)۔ جب تم میری (کسی) کتاب میں سنت کے خلاف کوئی چیز پاؤ تو میرے قول کو چھوڑ دو اور سنت کے مطابق کہو۔"

اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ وَ اِذَا رَأَیْتُمْ کَلَامِیْ یُخَالِفُ الْحَدِیْثَ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِیْثِ وَاضْرِبُوْا بِکَلَامِی الْحَائِطَ (عقد الجید) میرا مذہب صحیح حدیث ہے۔ جب تم میرے کلام کو خلافِ حدیث پاؤ تو حدیث پر عمل کرو اور میرے کلام کو دیوار پر مارو۔"

قَالَ الشَّافِعِیُّ اِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خِلَافَ قَوْلِیْ فَمَا یَصِحُّ مِنْ حَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلٰی فَلَا تُقَلِّدُوْنِیْ۔ (عقد الجید)۔ امام شافعیؒ نے فرمایا۔ جب میں کوئی مسئلہ بتاؤں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے مسئلہ کے خلاف فرمایا ہو، تو جو مسئلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہو وہ اولیٰ ہے۔ خبردار! میری تقلید نہ کرنا۔"

فَقَدْ صَحَّ عَنِ الشَّافِعِیِّ اَنَّہٗ نَھٰی عَنْ تَقْلِیْدِہٖ وَ تَقْلِیْدِ غَیْرِہٖ۔۔۔۔ (عقد الجید)۔ بے شک یہ بات حضرت امام شافعیؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ثابت شدہ ہے کہ انہوں نے اپنی تقلید سے اور غیروں کی تقلید سے منع کیا ہے۔

حضرت امام مالک سے ردِّ تقلید

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِئُ وَاُصِیْبُ فَانْظُرُوْا فِیْ رَأْیِیْ فَکُلُّ مَا وَافَقَ الْکِتَابَ وَالسُّنَّۃَ فَخُذُوْہُ وَکُلُّ مَالَمْ یُوَافِقْ فَاتْرُکُوْہُ۔ (جلب المنفعۃ) سوائے اس کے نہیں کہ میں انسان ہوں۔ کبھی میری بات ٹھیک ہوتی ہے اور کبھی غلط۔ تو تم میری اس بات کو جو قرآن اور حدیث کے مطابق ہو، لے لیا کرو۔ اور اس بات کو جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہو چھوڑ دیا کرو"

مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَمَاْخُوْذٌ مِّنْ کَلَامِہٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَیْہِ اِلَّا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (عقد الجید) جہان میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کی بعض باتیں درست اور بعض باتیں غلط نہ ہوں۔ پھر اس کی درست باتیں لے لی جاتی ہیں، اور غلط رد کر دی جاتی ہیں۔ سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ حضورؐ کی تمام باتیں صحیح، سچی، درست اور مان ہی لینے کے لائق ہیں۔ ایک بات بھی ساری زندگی کی چھوڑنے کے قابل نہیں۔

حضرت امام احمدؒ سے ردِّ تقلید

لَا تُقَلِّدْنِیْ وَلَا تُقَلِّدْ مَالِکًا وَلَا الشَّافِعِیَّ وَلَا الْاَوْزَاعِیَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا الثَّوْرِيَّ وَخُذْ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا۔ (عقدالجید)۔ خبردار! ہرگز میری تقلید نہ کرنا، اور نہ امام مالکؒ کی تقلید کرنا، اور نہ امام شافعیؒ کی تقلید کرنا، اور نہ امام اوزاعیؒ کی تقلید کرنا اور نہ امام ثوریؒ کی تقلید کرنا۔ بلکہ جہاں سے یہ سب امام دینی مسائل و احکام لیتے ہیں، تم بھی وہیں (حدیث) سے لینا؛

لَيْسَ لِاَحَدٍ مَّعَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ كَلَامٌ (عقدالجید)۔ قرآن اور حدیث کے ہوتے ہوئے کسی (امتی) کا قول کوئی شے نہیں؛

لاکھوں رحمتیں ان تمام اماموں پر جنہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ خبردار! ہماری ہرگز ہرگز تقلید نہ کرنا۔ بلا دلیل کوئی بات ہماری نہ ماننا۔ کوئی ہمارا قول قبول نہ کرنا۔ جو بات ہماری قرآن و حدیث کے مطابق ہو لے لینا اور جو خلاف ہو اُسے ٹھکرا دینا۔ معلوم ہوا تقلید کرنے والے اماموں کے نافرمان ہیں۔ جو ان کے منع کرنے پر خواہ مخواہ ان کے اقوال کا قلادہ گلے میں ڈالے ہوئے ہیں۔ ائمہ براہِ راست قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ لیکن یہ مقلّد بن کر ان کے بلا دلیل اقوال پر عمل کرتے ہیں۔ امتیوں کی آواز کو آوازِ رسولؐ پر بلند کرتے ہیں۔ تقلید جامد کرنے والے!

حضرت امام ابوحنیفہؒ سے ردِّ تقلید

اِذَا رَأَيْتُمْ كَلَامَنَا يُخَالِفُ ظَاهِرَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَاعْمَلُوْا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاضْرِبُوْا بِكَلَامِنَا الْحَائِطَ۔ (میزانِ شعرانی)

جب تم ہمارے اقوال کو قرآن اور حدیث کے خلاف پاؤ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں دیوار پر دے مارو اور قرآن اور حدیث پر عمل کر لو۔"

إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي (عقد الجید) "جو بات صحیح حدیث سے ثابت ہو وہی میرا مذہب ہے۔ یعنی میں اہلحدیث ہوں۔"

إِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَكِتَابُ اللهِ يُخَالِفُهُ فَاتْرُكُوا قَوْلِي بِكِتَابِ اللهِ فَقِيلَ إِذَا كَانَ خَبَرُ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُهُ قَالَ اتْرُكُوا قَوْلِي بِخَبَرِ الرَّسُولِ فَقِيلَ إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ يُخَالِفُهُ قَالَ اتْرُكُوا قَوْلِي بِقَوْلِ الصَّحَابَةِ۔

(روضۃ العلماء) حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں جب میرا قول قرآن کے خلاف ہو تو اسے چھوڑ دو، آپ سے پوچھا گیا جب آپ کا قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہو؟ آپ نے فرمایا، حدیث کے مقابلہ میں بھی میرا قول ترک کردو۔ آپ سے پھر سوال ہوا کہ اگر آپ کا قول صحابہؓ کے ارشاد کے خلاف ہو؟ آپ نے جواب دیا۔ پھر بھی چھوڑ دو۔"

حنفی بھائیو! کیا آپ امام ابو حنیفہؒ کے فرمان کے مطابق ایسا کرتے ہیں کہ قول چھوڑ دیتے ہیں اور حدیث لے لیتے ہیں؟ نہیں! آپ حدیث چھوڑ کر قول پر عمل کرتے ہیں۔ حدیث کے مقابلہ میں قول پر عمل کرکے اپنی اور اپنے امام کی آواز کو رحمت عالم کی آواز پر اونچا کرتے ہیں.... ڈر نہیں آتا آپ کو؟ امتی کے قول کا مقابلہ حدیث سے پھر حدیث چھوڑتے اور قول لیتے ہیں۔ ایسا کرنے کا آپ کو امام ابو حنیفہؒ نے ہرگز حکم نہیں دیا۔ انھوں نے تو فرمایا۔ اُتْرُكُوا قَوْلِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ۔ حدیثِ رسولؐ کے سامنے میرا قول چھوڑ دو۔" آپ اُن کی نافرمانی کر کے حدیث چھوڑ دیتے ہیں اور قول لے لیتے ہیں۔ آپ تو مقلد بھی نہ رہے کہ اپنے امام کی بھی نہیں مانی۔ فرمایئے آپ کون ہیں؟ حضرت امام صاحب فرماتے ہیں:۔

لَا یَنْبَغِیْ لِمَنْ لَّمْ یَعْرِفْ دَلِیْلِیْ اَنْ یُّفْتِیَ بِکَلَامِیْ۔

(عقد الجید) جس شخص کو میری دلیل معلوم نہ ہو اُسے میرے قول سے فتویٰ نہیں دینا چاہیئے۔"

اس سے بھی تقلید کا رد ہوگیا کہ امام صاحبؒ کے مدلل قول سے فتویٰ دینا چاہیئے۔ جب دلیل آگئی تو تقلید مٹ گئی۔ کیونکہ تقلید کہتے ہیں امام کے قول کو بلا دلیل ماننا۔ آپ اور ارشاد فرماتے ہیں۔

حَرَامٌ عَلٰی مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ دَلِیْلِیْ اَنْ یُّفْتِیَ بِکَلَامِیْ۔ (میزان شعرانی)

جس شخص کو میرے قول کی دلیل (قرآن و حدیث سے) معلوم نہ ہو جائے۔ اسے میرے قول کے ساتھ فتویٰ دینا حرام ہے۔"

امام ابوحنیفہؒ پر خدا اپنی رحمتیں نازل کرے۔ انہوں نے اپنا مسلک کتنے واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ وہ کتاب و سنت کی دلیل کے بغیر اپنے قول کو کوئی درجہ نہیں دیتے۔ کچھ نہیں سمجھتے اور بار بار کہتے ہیں کہ قرآن اور حدیث کی دلیل سے فتوٰے دو۔ میرا قول بھی اگر مدلل ہو تو اس سے مسئلہ بناؤ ورنہ دُر جاؤ۔ اسے مذہبی دنیا میں پیش نہ کرو۔

حضرت امام صاحبؒ کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اسکے پاس

لہ جو بھائی حدیث کے مقابلہ میں قول چھوڑ کر حدیث پر عمل کرتا ہے وہ اہلسنت لائق رحمت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت دانیال کی کوئی کتاب تھی۔ یہ دیکھ کر امام صاحب از حد خفا ہوئے۔ فَكَادَ أَنْ يَقْتُلَهُ۔ قریب تھے کہ اس کو قتل کر دیتے۔ پھر غضبناک ہوکر فرمایا۔ أَكِتَابٌ سِوَى الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ۔ کیا قرآن اور حدیث کے سوا کوئی اور کتاب بھی (دین میں) ہے؟ (میزان شعرانی)

بھائیو! امام صاحب تو ایک شخص کے ہاتھ میں قرآن اور حدیث کے سوا ایک اور کتاب دیکھ کر آتش زیر پا ہوگئے۔ اس کو مار ڈالنے لگے کہ قرآن اور حدیث کے سوا تیسری کتاب ہاتھ میں کیوں پکڑی ہوئی ہے؟ اور آپ نے جو امام صاحب سے چار پانچ سو سال بعد فقہ کا اتنا بڑا ذخیرہ خود بناکر داخلِ دین کر دیا ہے، کیا امام صاحبؒ کے مذکورہ ارشاد کے مطابق جائز ہے؟ اگر بالفرض آج امام صاحبؒ آجائیں اور قرآن اور حدیث کے سوا۔ مقابلہ میں سینکڑوں فقہ کی کتابیں دیکھیں تو آپ پر کس قدر ناراض ہوں اور آپ سے اور اس ذخیرے سے کیا سلوک کریں؟ وہ تو قرآن اور حدیث کے سوا تیسری کتاب ہاتھ میں دیکھنا نہیں چاہتے اور آپ نے صدہا کتابیں خود تصنیف کرکے ان کے ذمہؒ لگاکر دین میں داخل کر دی ہیں۔ آپ کا یہ جرم کون معاف کریگا؟ سنیئے امام صاحب فرماتے ہیں۔

مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِالرَّأْسِ وَالْعَيْنِ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث میرے سر آنکھوں پر ہے۔ (ظفر الامانی)

---

[1] علامہ شبلیؒ فرماتے ہیں۔ بے شبہ ہماری ذاتی رائے یہی ہے کہ امام صاحب کی آج کوئی تصنیف موجود نہیں۔ (سیرت النعمان صہ ۶۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف ثابت ہوا کہ امام صاحبؒ کا مذہب حدیث ہے۔ آپ اہل حدیث ہیں۔ جو صرف حدیث رسولؐ کو سرآنکھوں پر رکھتے ہیں آپ بھی امام صاحبؒ کے تابع ہوکر آپ کی سچی بات مان کر حدیث شریف کو سرآنکھوں پر رکھ کر اس پر عمل کریں۔ حضورؐ سے پیشقدمی نہ کریں۔ تقلید جامد کی صورت ہیں۔

تقلید اور فقہ کے اثبار

ہمیں اس کتاب میں تقلید جامد اور کتب فقہ کا ذکر اس لیے کرنا پڑا کہ ہم نے اوپر قرآنی آیت بیان کی ہے۔ جس میں خدا نے حکم دیا ہے کہ رسولؐ خدا سے آگے نہ بڑھو۔ اور رسولِ خدا کی آواز پر اپنی آوازوں کو اونچا نہ کرو۔ اگر ایسا کروگے تو تمہارے اعمال غارت جائینگے"۔

اگر ہم رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش قدمی کرنے اور آپؐ کی آواز پر اپنی آوازیں بلند کرنے کا مطلب نہ سمجھتے تو قارئین کرام ایک نہایت اہم، نہایت ضروری مسئلہ سمجھنے سے محروم رہ جاتے۔ جبکہ خدا کہتا ہے کہ رسولؐ خدا سے آگے بڑھنے اور انکی آواز پر تمہاری آواز کے اونچا ہونے سے تمہارے اعمال برباد ہو جائینگے تو مسئلہ بڑا نازک اور اہم ہوا۔ اگر ہم غفلت برتیں، اور مسئلہ کو نہ سمجھیں اور پھر رسولِ خدا سے پیش قدمی کر بیٹھیں یا آپؐ کی آواز پر اپنی آواز کو اونچا کر دیں۔ تو ساری عمر کے کیے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ یہ وجہ ہے کہ ہم نے جامد تقلید کو آیت مذکورہ کے ماتحت بیان کیا ہے۔ کیونکہ تقلید جامد رسولِ خدا سے پیش قدمی کرواتی ہے۔ اور حضورؐ کی آواز پر امتیوں کی آوازوں کو بلند کرواتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبولِ قولِ الامام بلا دلیل — کی راہ پر چلاتی ہے۔

ظاہر ہے کہ جو مقلدین حضرات اپنے امام کی تقلید جامد کرتے ہوئے اندھا دھند ان کے اقوال مانتے چلے جاتے ہیں۔ وہ نہیں تحقیق کرتے کہ آیا یہ لاکھوں مسائل فقہ، احادیثِ خیرالوری کے مطابق بھی ہیں یا نہیں؟ سب سے پہلے اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کیا دینِ اسلام حضرت نورؐ کی زندگی میں کامل ہوا تھا یا نہیں؟ آیت اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ بتاتی ہے کہ دین، حضورؐ کی حیاتِ پاک میں قرآن اور حدیث پر مکمل ہوگیا تھا اور خدا نے فرما دیا تھا کہ رسولِ خدا سے آگے نہ بڑھنا یعنی جتنا دین حضورؐ تمہیں دے چلے ہیں اس سے آگے نہ بڑھنا تو پھر ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں مسائل فقہ کے گھڑ کر کیوں رسولِ خدا سے آگے بڑھنے کی جسارت کی گئی ہے؟ جب فقہ کے ان انباروں کو صحابہ نے نہیں دیکھا تھا۔ ان پر عمل نہیں کیا تھا۔ تو پھر کیا فتوائے ہے آپ کا ان پر؟ اُن کا دین، مذہب اور عمل، تقلید اور مسائل فقہ سے مبرا رہ کر پورا تھا یا نہیں؟ علی الاعلان بتائیے کیا وہ پورے مسلمان تھے یا نہیں؟ ترکِ تقلید اور ترکِ فقہ ہذا سے انکے ایمان و عمل میں کیا خامی رہی؟ وہ کس قدر نقصان اور خسارے میں رہے؟ اگر جواب یہ ہے کہ وہ پاکباز مسلمان تقلید اور قیاسِ فقہا کے سامنے میں آئے بغیر اول درجے کے مسلمان تھے۔ ان کے ایمان و عمل کے بیچے کا قیامت تک کوئی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا صرف

جو مسائل فقہ حدیث کے مطابق ہیں وہ تو سرآنکھوں پر ہیں۔ اور جو انبار در انبار حدیث کے مقابلے میں ہیں وہ بلاشبہ رسولِ خدا سے پیشقدمی کے مترادف ہیں اور ان پر عمل کرنیوالے حضورؐ سے آگے بڑھنے والے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن اور حدیث پر عمل کر کے راہِ ہدایت کے تارے بن گئے۔ خدا نے ان کو اپنی رضامندی کا پروانہ دیدیا۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ۔ جب یہ درست ہے۔ تو پھر تقلید شخصی اور فقہ کے انبار کو بلا دلیل ماننے سے کیا فائدہ؟ اور اس کی دین میں کیا ضرورت؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غیر مشروط[1] اطاعت کی طرح امت میں سے ایک عالم یا امام کی غیر مشروط اطاعت (تقلید) خود پر فرض یا واجب یا لازم کر لینا رسالتِ محمدیہ کے مقابل ایک رسالت کھڑی کرنا نہیں ہے؟ رسولِ خدا سے پیشقدمی نہیں؟ حضورؐ کی آواز پر امتی کی آواز کو اونچا کرنا نہیں ہے؟

حدیث چھوڑ کر قول لینے کی سزا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ہوتے ہوئے کسی امتی کے قول کی طرف پیش قدمی کرنا، منافقت اور لادینی ہے۔ اس کے ثبوت میں ایک واقعہ گوش ہوش سے سماعت فرمائیں۔ کہ دو شخص ایک

---

[1] قبول قول الامام بلا دلیل، امام کی بات بلا دلیل ماننی۔ یہ تقلید شخصی ہے جو امام کی غیر مشروط اطاعت ہے۔ حالانکہ یہ منصب صرف رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہے کہ حضورؐ کی بات بلا شرط ماننے کا حکم ہے۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ (پ ۲۲ ع ۲)۔ اور کسی مسلمان مرد اور کسی مسلمان عورت کو لائق نہیں کہ جب خدا اور (خدا کے حکم سے) اس کا رسولؐ کوئی کام مقرر کر دے تو ان کو اپنے کام میں کچھ اختیار رہے"۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی صرف ایسا فرمان ہے جس میں کوئی امتی اپنی رائے کو دخل نہیں دے سکتا۔ اس میں کمی بیشی نہیں کر سکتا۔ اس کو ٹال نہیں سکتا۔ بلکہ بغیر کسی شرط کے اس کو ماننا اور قبول کرنا فرض ہے سوائے حضورؐ کے ہر امتی کی اطاعت اس پر شرط کی جاتی ہے کہ اس کا کہنا قرآن اور حدیث کی دلیل سے مقید ہو۔ بلا دلیل امام یا مجتہد کی اطاعت غیر مشروط اطاعت (تقلید) ہے۔ جو شرک فی الرسالت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودی اور دوسرا مسلمان اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے دونوں کا بیان سن کر فیصلہ یہودی کے حق میں دیدیا۔ عدالتِ نبویؐ سے باہر نکل کر مسلمان کہنے لگا کہ چلو اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلیں اور ان سے فیصلہ لیں۔ جب دونوں فیصلہ رسولؐ (حدیث) لے کر حضرت عمرؓ کے پاس فیصلہ (امتی کا قول) لینے کے لئے آئے اور دونوں نے بیان دیا۔ اور یہودی نے یہ بھی کہا کہ ہم آپ سے پہلے آپ کے رسول حضرت محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ لے آئے ہیں۔ انہوں نے فیصلہ میرے حق میں دیا ہے۔ یہ مسلمان اب مجھے آپ کے پاس لے آیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر [کہ فیصلہ رسولؐ (حدیث) کے ہوتے ہوئے یہ مسلمان اب مجھ سے فیصلہ لینے آیا ہے] فرمایا۔ اچھا ٹھہرو۔ میں تم دونوں میں بہت اچھا فیصلہ کرتا ہوں۔ آپ گھر تشریف لے گئے۔ اور سیف برہنہ لے کر باہر آئے ۔ اور اس مسلمان کا سر گردن سے اڑا دیا۔ اور فرمایا۔

هٰذَا قَضَآءُ مَنْ لَّمْ یَرْضَ بِقَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط یہی فیصلہ ہے اس شخص کا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ (حدیث) پر رضامند نہیں ہوتا۔"

مقتول کے وارثوں نے حضرت عمرؓ پر رسولِ رحمتؐ کے حضورؐ قصاص کا دعویٰ کر دیا۔ عدالتِ محمّدی میں ایک طرف حضرت عمرؓ کھڑے ہیں دوسری طرف مقتول کے وارث۔ حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم استغاثہ کی سماعت شروع کرنے لگتے ہیں کہ حضرت جبریل امین یہ آیتیں لے کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا (پ ۵ ع ۶) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اتاری ہے اللہ نے (یعنی قرآن) اور (آؤ) رسولؐ کی طرف (یعنی حدیث کی طرف)، تو تم ان منافقوں کی طرف دیکھتے ہو کہ وہ تمہارے پاس آنے سے رک رک رہتے ہیں۔"

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (پ ۵ ع ۶) پس (اے پیغمبرؐ!) قسم ہے (مجھ کو) تیرے رب کی (یعنی مجھے میری ذات کی قسم) یہ (کلمہ گو) لوگ ہرگز ہرگز ایمان دار نہیں ہونگے جب تک کہ اپنے باہمی جھگڑے تجھ ہی سے فیصلہ نہ کرائیں۔ اور (صرف فیصلہ ہی نہیں بلکہ) تمہارے فیصلہ (حدیث) سے کسی طرح دلگیر بھی نہ ہوں۔ (دل میں ذرہ بھر تنگی محسوس نہ کریں) اور (تیرے فیصلہ یعنی حدیث کے سامنے) سر تسلیم خم کر دیں۔"

(تفسیر ابن کثیر ابن جریر معالم التنزیل)

حدیث کے مقابلہ میں قول لینا منافقت ہے

قارئین کرام توجہ فرمائیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ (حدیث) کو سن کر جس مسلمان نے حضرت عمرؓ سے

ؔ مقتول کے وارثوں نے مقتول کی حمایت کی اور اس کا ساتھ دیا۔ خدا نے اس ناجائز حمایت کے سبب ان سب کو منافق کہہ دیا ہے کہ حدیث چھوڑ کر قول لینے والے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ (قولِ امتی) لینے کے لیے رجوع کیا، خدا نے مذکورہ آیت میں اس کو منافق کہا ہے۔ اور اس منافق (حدیث کے ہوتے ہوتے قولِ امتی کی طرف رجوع کرنیوالے) کا خون حضرت عمرؓ کو معاف کر دیا ہے آیت سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ہوتے ہوئے مقابلہ میں ائمہ کے اقوال کو لینا ماننا اور ان پر عمل کرنا منافقت ہے۔ یہ فتویٰ ہمارا ذاتی نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا فتویٰ ہے۔ تم آیت الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے فرمان قول اور حدیث) سے رک جانے والے منافق ہیں۔ تقلید شخصی کرنیوالے جو دانستہ احادیث چھوڑ کر اپنے امام کے قول پر عمل کرتے ہیں وہ احادیث سے رکتے ہیں اور قولِ امام اخذ کرتے ہیں۔ انہیں سنجیدگی سے مذکورہ واقعہ پر غور کرنا چاہیئے۔ پھر اگلی آیت میں خدا نے فیصلہ رسولؐ (حدیث) پر رضا مند نہ ہونیوالوں کو لَا يُؤْمِنُونَ کی تخویف سنائی ہے کہ ان کو ایمان سے بہرہ نہیں ہے۔ اور پھر يُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ کا حکم دے کر حدیث کے آگے رائے اور قیاس کی گردن جھکوائی ہے۔ تمام امت کو سرور رسولاں صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بے دست و پا کر کے رکھ دیا ہے۔ کسی ولی، ملنگ، قطب، مجتہد، امام اور مجتہد کو حدیثِ مصطفویؐ کی فضا میں سانس لینے کی اجازت نہیں "حس و حرکت" کی رخصت نہیں۔ ساری امت کو خدا نے اطیعوا الرسول کی نکیل ڈال کر اسے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں پکڑا دیا ہے۔ اب جو حضورؐ کے اشاروں (حدیثوں) پر چلتا ہے وہ آپ کو رسولؐ اللہ مانتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو عمدًا حدیث چھوڑ کر امام کے قول پر عمل کرتا ہے، وہ اپنی نکیل حضورؐ کے ہاتھ سے کھینچ کر اُسے اپنے امام کے ہاتھ میں پکڑاتا ہے۔ قلادہ گلے میں ڈالتا ہے۔ وہ امام کو رسالتِ محمدؐیہ میں شریک کرتا ہے۔ امام کی آواز کو آوازِ رسولؐ پر بلند کرکے اپنے عمل برباد کرتا ہے۔ اس احقاقِ حق پر ناراض ہونے کی ضرورت نہیں، بلکہ ایمانی تقاضے کی رُو سے یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ حضورؐ سے پیش قدمی کرنے اور حضورؐ کی "آواز" کو امتیوں کی "آوازوں" کے نیچے دبانے والے اپنے عملوں کو غارت کرنیوالے نہیں ہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے کہ واقعی ان کے اعمال برباد ہیں تو فرمایئے۔ صدہا صحیح حدیثوں کو دانستہ[1] چھوڑ کر ان کے مقابلہ میں ائمہ کے اقوال پر چلنے والوں کے اعمال کیونکر بار آور ہو سکتے ہیں؟ ان کے خرمنِ طاعت کو اَنْ تَحْبَطَ کی بجلی سے کون بچانیوالا ہے؟ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی "سلطانِ اختری" کے حضور "کوکبی" کرنیوالے کیونکر ایمان سلامت لے جا سکتے ہیں؟

در حریمت کہ بہرچہ شد ہمدم رقیب
خر مہرہ ہیچ کس بہ قرینِ گہر نکرد

امام شعبیؒ کا نعرۂ حق

کچھ ہم ہی نہیں کہتے کہ تقلید کا حدیث سے بیر ہے۔ بلکہ اس کی "شمشیرِ سخن گفتنی" سے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ بھی نالاں ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَمْ يُكَلِّفِ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدًا مِّنْ عِبَادِهٖ بِاَنْ يَّكُوْنَ

[1] یہ تقلید جامد کا رد ہے نہ کہ تقلید شرطی عامی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَنَفِيًّا اَوْ مَالِكِيًّا اَوْ شَافِعِيًّا اَوْ حَنْبَلِيًّا بَلْ اَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الْاِيْمَانَ بِمَا بُعِثَ بِهٖ سَيِّدُنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(معیار الحق بحوالہ قول سدید) خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کسی کو حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی بننے کا حکم نہیں دیا بلکہ اس نے سب بندوں پر فرض کیا ہے کہ سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کریں اور جو کچھ حضورؐ لائے ہیں (یعنی کتاب وسنت) اس پر ایمان لائیں۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے بھی حق گوئی سے کام لے کر صاف کہہ دیا ہے کہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی بننے کا خدا نے ہرگز حکم نہیں دیا۔ بلکہ کتاب وسنت پر ایمان لانے اور حضورؐ کی تابعداری کرنے کا ہی حکم دیا ہے۔ ثابت ہوا کہ تقلید کوئی دین کی چیز نہیں ہے۔ دین صرف کتاب وسنت ہی ہے۔ پھر جو لوگ ائمہ کی تقلید کرتے ہوئے ان کے بلا دلیل فرضی اقوال کو دین مان کر حدیث کے مقابلہ میں ان پر عمل کرتے ہیں وہ رسولِ خدا سے پیشقدمی کر رہے ہیں۔ حضورؐ پر اپنی آوازوں کو اونچا کر رہے ہیں۔

دین میں امتیوں کے اقوال اور ان کی رائیں حضورؐ کے مقابلہ میں آوازیں ہیں جنہیں ہرگز سننے کا حکم نہیں ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، امام شعبیؒ کا نعرۂ حق یوں بیان کرتے ہیں۔

مَا حَدَّثُوْكَ هٰؤُلَآءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْ بِهٖ وَمَا قَالُوْا بِرَاْيِهِمْ فَاَلْقِهٖ فِي الْحَشِّ (الانصاف)

یہ (مفتی) لوگ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(آوازیں) پہنچائیں تو انہیں لے لیا کرو۔ اور اگر مسائل اپنی
رائیوں (آوازوں) سے بتائیں تو انہیں کوڑے میں پھینک
دیا کرو۔"

دین میں ایک ہی آواز ہے

معلوم ہوا کہ دینِ اسلام میں صرف ایک ہی آواز ہے جس کا سننا فرض ہے۔ وہ آوازِ رسول ہے۔ باقی تمام "آوازوں" سے بہرہ بنتا ختمِ نبوت پر ایمان لانا ہے۔ جو شخص حضور کی آواز (حدیث) کے سوا جتنی اور "آوازیں"[1] سنے گا اور انہیں لبیک کہے گا وہ اتنے ہی نبیوں کی نبوت پر ایمان لائے گا اور انہیں رسالتِ محمدیہ کے تخت پر حضور کیساتھ بٹھائے گا۔

مسلمان بھائیو! یہ ہے ختمِ نبوت! یہ ہے ایمان بالرسالت، یہ ہے اتباعِ رسول! یہ ہے محبتِ خیرالبشر! کہ حضرت اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث (آواز) کے سوا دین کے اندر کسی کا قول (آواز) درخورِ اعتنا نہ جانیں، نہ سنیں، نہ اپنائیں، نہ عمل میں لائیں۔ پھر آپ کا رسالت پر ایمان درست ہوگا اور ختمِ نبوت کا عقیدہ صحیح!

پھر دین کے نام سے بلند کی گئی ہر انتی کی شخصی "آواز" سے بہرے ہو جاؤ کہ گویا سُنتے ہی نہیں۔ اور جب نغمۂ حدیث نولتے رسولؐ کی عنبر ریز ہوائیں چلیں تو آپ کے اعضاء وجوارح اور جسم کا رواں رواں وجدان مجسم بن کر عمل کا جہان آباد کر دیں!

کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ جب خدا نے رسولِ رحمت کی آوازوں

---

[1] احادیثِ سرورِ کائنات کے مقابلہ میں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حدیثوں) پر دینِ اسلام کو مکمل کر دیا۔ اور پیشقدمیِ رسولؐ اور آپکے حضور آواز اٹھانے سے منع کر دیا تو پھر صدہا فقہ کی کتابیں کیوں لکھی گئیں، ان میں ہزاروں "آوازیں" کیوں بلند کی گئیں؟ کیوں چار مذہب نکالے گئے؟ امام کی تقلید میں مذہبی زندگی گزارنا اور قولِ امام پر عمل کرنا کیوں فرض یا واجب قرار دیا گیا؟ مکمل دین کے اندر یہ پیشقدمیاں اور اونچی آوازیں کیوں ہیں؟

زروئے ساقیِ مہوش گلی بچیں امروز
کہ گردِ عارضِ بستاں خطِ بنفشہ دمید

دینِ اسلام سے خارج

کتاب و سنت سے ہٹے ہوئے فرقوں، اور فقہ کے انباروں کا حدیثِ نبوی سے تقابل، تضاد، پیشقدمی اور بلند آوازی کی تفصیل بیان کرنا اس کتاب کا موضوع نہیں ہے۔ اس کے لئے دوسرا مقام ہے۔ قرآن نے پیش قدمیِ رسولؐ اور حضورؐ کی آواز پر امتی کی آواز اونچی ہونے پر جو بربادیِ اعمال کا اعلامیہ سنایا ہے، ہم نے اس پر کافی روشنی ڈال دی ہے اور بلا خوف لومۃ لائم برملا کہہ دیا ہے کہ کتاب وسنت پر تکمیل دین کے بعد بلا ضرورت اضافے، دینی موشگافیاں، قیاسی مسائل کے انبار، رایوں کے فتاوی کے دفاتر، فرقوں کا حدوث، تضادِ احادیث کے ریگستان، تقابلِ سنن کے تپتے ہوئے صحرا اور تقلید شخصی کے تنگ و تار زندان۔ آوازیں ہیں

رسولِ خدا کی آواز پر۔ اور اقدام ہے اقدامِ ختمِ رسلؐ پر۔
دُود کو آج اس کے ماتم میں سیاہ پوشی ہوئی
وہ دلِ سوزاں کہ کل تک شمعِ ماتم خانہ تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے بار بار کہا ہے اور ایک بار پھر فرقوں کے جہان اور تقلیدی دنیا کو جھنجھوڑتے ہیں کہ خدا کے حکم اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کے ماتحت صرف کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھام لیں اور باقی امتیوں کے اضافوں قیاسوں اور قولوں کو چھوڑ دیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی یہی فرماتے ہیں:۔

وَاجْعَلِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ إِمَامًا لَّكَ وَانْظُرْ فِيهِمَا بِتَأَمُّلٍ وَّ تَدَبُّرٍ وَّاعْمَلْ بِهِمَا وَلَا تَغْتَرَّ بِالْقَالِ وَالْقِيْلِ وَالْهَوَسِ (فتوح الغیب)

اور کتاب و سنت کو اپنا پیشوا بنا اور غور و تدبر سے ان دونوں کو پڑھا کر (خبردار!) امتیوں کی قیل و قال اور رائے قیاس پر مت چل"

لاکھوں رحمتیں شاہِ جیلانی پر ـــ کہ انہوں نے کتاب و سنت کے مقابلہ میں امتیوں کی قیل و قال کو ٹھکرا دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ شاہِ جیلانیؒ کو بزرگ ماننے والو! ان کے ارشاد کی بھی عزت کرو"

حدیثوں کے مقابلہ میں امام کے اقوال پر چلنے والوں کے بارے میں شیخ ابن عربیؒ نے بھی کتنا سچا فتویٰ دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

وَلَا يَجُوْزُ تَرْكُ اٰيَةٍ اَوْ خَبَرٍ صَحِيْحٍ بِقَوْلِ صَاحِبٍ اَوْ إِمَامٍ وَّمَنْ يَّفْعَلْ ذَالِكَ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا وَّخَرَجَ عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ (فتوحات مکیہ) "کسی شخص یا امام کے قول سے کسی آیت یا صحیح حدیث کا چھوڑ دینا ہرگز جائز نہیں۔ جس نے ایسا کیا (یعنی حدیث چھوڑ کر امام کے قول پر عمل کیا) وہ علانیہ گمراہ ہے اور خدا کے دین سے خارج ہے"

بے شک خدا اور رسولؐ کی آواز پر امتی کی آواز کو بلند کرنیوالا، آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آگے بڑھنے والا گمراہی کی وادیوں میں بھک رہا ہے سے
ابلیس کے ہونٹوں پہ ہے زہریلی ہنسی
اے خالق کُل اپنے خلیفہ کو سنوار

کتمانِ دین کا عذاب

دین، ان دساتیر، قوانین، اصول اور احکام کا نام ہے جو خدا تعالٰے بذریعہ وحی نازل کرتا ہے۔ پیغمبر یہ منزّل من اللہ دین اپنے عمل کے ساتھ امت کو پہنچاتا ہے۔ اور حکم دیتا ہے کہ اس امانت کو دیانت کے ساتھ آگے پہنچاتے جائیں۔ دین کے وارث علماء کرام ہوتے ہیں۔ جن پر خاص طور پر تبلیغ کا فریضہ عاید ہوتا ہے۔ چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ (مشکوٰۃ) علماء انبیاء کے (دین) کے وارث ہیں"

پھر اگر یہ علماء (اور مشائخ) نفسانی خواہشات کے درپے ہو کر دین کو چھپائیں، حق حق نہ سنائیں۔ تو ان کے لئے قرآن نے بڑی سخت سزا مقرر کی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ (پ۲ ع۳)۔ بیشک جو لوگ (علماء و مشائخ) کہ چھپاتے ہیں جو کچھ اتارا ہم نے روشن دلیلوں اور ہدایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، بعد اس کے کہ بیان کیا ہم نے اس کو کتاب میں لوگوں کے لئے۔ یہ (حق چھپانیوالے) لوگ، لعنت کرتا ہے ان کو اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان کو لعنت کرنے والے۔"

ملعون علماء و مشائخ

یہ آیت ان لوگوں کی مذمت میں ہے، اُن واژبان دین۔ علماء و مشائخ کے لئے تازیانۂ نصیحت ہے جو اللہ کے دین کا علم رکھنے کے باوجود دنیوی اغراض کے لئے چھپاتے ہیں۔ اس خیال سے کہ اگر یہ مسائل صحیح ظاہر کر دیئے تو آمدن بند ہو جائے گی۔ روٹی ماری جائے گی۔ فرقہ بندی ختم ہوکر سیادت، امامت جاتی رہے گی۔ پیری، مریدی کی دکان کو تالا لگ جائیگا۔ خدا تعالےٰ ایسے حق چھپانے والوں پر لعنت بھیجتا ہے۔ جن پر خدا لعنت بھیجے ان پر سارا جہان لعنت بھیجتا ہے۔

قرآن اور حدیث حق ہے۔ جو علماء اس حق کو حق بیان نہیں کرتے، آیتوں اور حدیثوں کو چھپاتے ہیں وہ خدا کی زبان پر ملعون ہیں قرآن میں خدا نے یہ حق نازل کیا ہے۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ۔ کہہ دے اے پیغمبرؐ! سوائے اس کے نہیں کہ میں بشر ہوں (صلے اللہ علیہ وسلم)، اب جو علماء و مشائخ یہ کہتے ہیں کہ حضورؐ بشر نہیں، آپ کو بشر کہنا کفر ہے۔ کیا انہوں نے حق جاننے کے باوجود، حق کو نہیں چھپایا، ضرور چھپایا۔ اس کتمانِ حق کی سزا سے وہ کس طرح بچ سکتے ہیں؟

قرآن میں خدا نے نازل کیا۔

لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ۔ (کہدے اے پیغمبرؐ!) میں غیب نہیں جانتا" (پ ۱۷)

پھر جو علماء اور مشائخ رات دن وعظ کرتے تھکتے نہیں کہ حضورؐ غیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں۔ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ کے مفعول بہ ہیں۔

ہم ان دو ہی مثالوں پر اکتفا کرکے گزارش کرتے ہیں کہ اسی طرح قرآن کی بیسیوں آیتیں، اور حضورؐ کی بہت سی حدیثیں ہیں جن کو علماء و مشائخ چھپا رہے ہیں۔ اور کتمان کی آڑ میں کھا رہے ہیں۔ اس کتاب کے گزشتہ اوراق میں آپ اشتراک و احلاث کی "تجارتی منڈیاں" اور "کماؤ تصوف" کے "بارونق بازار" دیکھ چکے ہیں جو کتمانِ دین کے "ماڈل ٹاؤن" میں واقع ہیں!

پیٹوں میں انگارے بھرنا

قرآن اور حدیث کے ضروری مسائل چھپاکر مکروفریب کا مذہبی جال بچھاکر جو کچھ شکار کیا جاتا ہے، ایسی کمائی صیادانِ دین کے حق میں جہنم کی آگ ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تحقیق وہ لوگ (علماء و مشائخ) کہ چھپاتے ہیں جو کچھ اتارا اللہ نے کتاب سے۔ اور اسکے بدلے تھوڑا سا[1] (دنیاوی) معاوضہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ لوگ اور کچھ نہیں مگر اپنے پیٹوں میں انگارے بھرتے ہیں۔ اور قیامت کے دن خدا

---

[1] اگر آیت کو نہ چھپاتے اور سچ سچ بتاتے تو اس کے عوض بہشت اور اسکی بیشمار نعمتیں ملنی تھیں۔ اب حق چھپاکر، لوگوں کو دھوکہ دیکر جتنا مال بھی حاصل کیا جاتے، زمین، مربع، جائیداد، کنوئیں اور ہزاروں روپے، یہ سب کچھ آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں ثمن قلیل ہے، تھوڑا معاوضہ ہے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن سے بات بھی نہیں کریگا۔ اور نہ ان کو (گناہوں کی آلائش سے) پاک کریگا۔ اور ان کے لیئے عذاب دردناک ہے۔"

یہ آیت بھی پہلی آیت کی بڑی شدومد سے تائید کرتی ہے۔ قرآنی آیات اور (احادیثِ نبوی) چھپاکر اُن میں ہیرپھیر، اور غلط بیانی کرکے، دنیا کا مال و متاع اکٹھا کرنے والے سوداگرانِ دین فروش بُری طرح آیت کی زد میں ہیں۔ اور اس طرح جو مال و منال حاصل کیا جاتا ہے، یہ دوزخ کی آگ ہے جو پیٹ میں بھرتے ہیں۔ اس استحصالِ زر کی کئی صورتیں ہم شروع کتاب میں بیان کر آئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ امت کے "پیشوا" اور علماء سوء کس طرح آیات و احادیث پر پردہ ڈال کر، "دکانیں" چلا رہے ہیں۔ دولت رول رہے ہیں۔

"وسیلہ" کا جال مذہب کے دریا میں ڈال کر "مچھلیوں" کا شکار کرنا قبروں کے عرسوں کے کروڑوں روپے غیراللہ کی نیازوں کی سیم کے ڈھیر، ڈھیریوں کے چڑھاووں کے انبارِ زر "قاسمینِ رزق" کی نذریں "مشکلکشاؤں" کے نذرانے، ارواح کی حاضری کی منتیں، ایصالِ ثواب کی خانہ ساز مجالس کے ملبوسات، مطعومات اور مشروبات، بدعیہ تقاریب و محافل کی رسدیں اور فیسیں، صدہا گھریلو ختموں کی یافت، سطورِ قرآنی کی چلیپائی کے عوضانے ــ احادیثِ نبویؐ کی تحریفی اکالیاں ــ یہ سب کچھ دین کے کتمان اور غلط بیانی کے طفیل ہی حاصل ہے۔ وتم ملتیل۔

زمیں کیا آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے\
غضب ہے سطرِ قرآں کو چلیپا کر دیا تو نے (اقبالؒ)

علمائے یہود کا کتمانِ حق تورات اور انجیل میں پیغمبرِ آخر الزماں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر اور حلیہ مذکور تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی حکم تھا کہ اس پیغمبر پر ضرور ایمان لانا۔ اس کی نبوت اور دینِ اسلام کو قبول کر لینا۔ یہود کے علماء و مشائخ نے جب حضرتِ انور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور تورات کے بتائے ہوئے نشانوں کے مطابق سچا نبی پایا تو سوچا کہ اگر ہم نے اس پیغمبر کو مان لیا اور اس کی نبوت پر ایمان لاکر، مسلمان ہوکر اس کی امت میں شامل ہو گئے تو ہمارے لاکھوں مقتدیوں اور مریدوں کو بھی لامحالہ اس کو پیغمبر مان کر امتِ محمدیہ میں داخل ہونا پڑیگا۔ تو پھر ہمارے تمام پیرو اور مرید ہمارے قبضے سے نکل جائینگے۔ ہماری سیادت اور امامت جاتی رہے گی ۔ پیری مریدی کی دکانیں بند ہو جائیں گی۔ آمدنی ماری جائیگی۔ ہمیں پالکیوں میں کون اٹھائے گا۔ ہمارے ورودِ مسعود پر نہ قیام ہوگا، نہ کوئی ہمارے ہاتھ پاؤں چومے گا نہ سجدہ تعظیم کریگا۔ ہمارے عرس ختم ہو جائیں گے، عرسوں کا لاکھوں روپیہ بھی بس ہو جائے گا۔ ہم علماء و عوام، مشائخ اور مریدین ۔ سب کے سب مساوات کی تسبیح کے دانے بن جائینگے۔ پیغمبر آخرالزماںؐ کی مسجد میں جاکر محمود و ایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہونگے ۔ نہ کوئی بندہ رہے گا اور نہ کوئی بندہ نواز!

اس گہری سوچ بچار کے بعد انہوں نے عوام کو مذہب کے نام پر اکٹھا کیا۔ علماء کے گرجے اور معابد، مشائخ کے پیرخانے، عرس گاہیں اور گدیاں لوگوں سے بھر گئیں۔ غرض احبار و رہبان کے "ریستورانوں" اور "دکانوں" میں تِل دھرنے کو جگہ نہ رہی۔ پھر ان سادہ دل عوام کو ۔ پیشوایانِ دین نے یوں خطاب کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرزندان دین! آنکھیں کھولو! تمہارا مذہب خطرے میں ہے۔ عرب کے ایک شخص محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اس نے تمام ادیانِ سابقہ کو اسلام کی دعوت دی ہے۔ وہ سب دینوں کو اپنے دین میں مدغم کرنا چاہتا ہے۔ اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ تورات اور انجیل کے وعدہ کے مطابق پیغمبر آخرالزماںؐ ہے

عزیزو! سنو! بیشک تورات اور انجیل میں ضرور ایک عربی نبی کی بعثت کا ذکر آیا ہے۔ اس کا حلیہ بھی بیان ہوا ہے۔ ہم نے بڑے غور سے اس مدعی نبوت کو جانچا ہے۔ لیکن یہ تورات کے نشانوں کے مطابق سچا نبی نہیں[1]۔ خبردار! تم اس کو نبی نہ مان لینا۔ ہم علماء و مشائخ متفقہ طور پر تمہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ اس کا وعظ اور درس نہ سننا۔ اس کے پاس نہ پھٹکنا۔ ورنہ یہ تمہیں گمراہ کر دیگا۔ خبردار! ہوشیار ہو جاؤ۔ تمہارے مذہب پر بڑا نازک وقت آگیا ہے۔ آنکھیں کھولو!

یہ مدعی نبوت انبیاء، اولیاء کے مزاروں[2] پر قیام کرنے، سجدہ کرنے غلاف چڑھانے، نذریں ماننے، چراغ جلانے، انہیں پختہ بنانے، وہاں پر عرس شریف کرنے، اہل قبور سے مدد مانگنے، انہیں حاضر ناظر جاننے اور ان کا وسیلہ پکڑنے سے روکتا ہے۔ ایسی تعلیم سراسر بزرگوں کی بے ادبی پر مبنی ہے۔ تم اپنے ان عقیدوں پر کاربند اور مضبوط رہو۔ اس اس عربی نبی اور اس کے پیروؤں کی مجلس میں ہرگز نہ جاؤ۔ ان کی بات

---

[1] لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ (صادق)

[2] لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِھِمْ مَسَاجِدَ۔ (بخاری شریف) حضورؐ نے فرمایا۔ خدا کی یہودیوں پر لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ (خدا کی عبادت کے کام قبروں پر کرنے لگ گئے۔ قیام، سجدہ، نذر، نیاز وغیرہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک نہ سنو۔ مذہب خطرے میں ہے۔ آنکھیں کھولو!

یہود کے مولویوں اور پیروں نے اَن پڑھ عوام کو دھوکا دیا۔ تورات کی جن آیات میں پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر تھا، ان پر ایمان لانے کا خدائی حکم تھا، ان کو چھپایا۔ عوام سے پوشیدہ رکھا۔ اور انہیں "بھیڑ" "بکری" بناکر اپنے پیچھے لگائے رکھا ان کو خانہ ساز مسائل کے مَے پلاکر اپنے دروازوں کے طواف کا دیوانہ بنا دیا۔ ان کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے رہے۔ انہیں مذہب کے نام پر لوٹتے رہے۔ خدا تعالےٰ ایسے دین فروش حق چھپانے والے مولویوں کے متعلق فرماتا ہے کہ کتمانِ حق کے عوض عوام سے جو کچھ وہ کھاتے رہے اور مال جمع کرتے رہے، دراصل وہ اپنے پیٹوں میں انگارے بھرتے رہے۔ قیامت کو خدا از راہِ غضب ان سے کلام نہ کریگا، انہیں گناہوں کی غلاظت سے، پاک نہ کریگا۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ اور انہیں دردناک عذاب سے دوچار کریگا۔ ہاں آیتیں چھپانے والے مولویوں کو دوزخ میں دکھ کی مار ہوگی۔

حرام کھانیوالے علماء بدعت اور شرک کی راہوں پر چلاکر خانہ ساز مسائل کی آڑ میں عوام سے مال کھانا۔ حرام[1] کھانا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط (پ ۱ع)

اے ایمان والو! (ہوشیار رہو) تحقیق بہت سے عالموں اور فقیروں میں

---

[1] اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ط (پ ۶ع) یہود (بدکردار) کھانے والے ہیں مالِ حرام!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے البتہ کھا جاتے ہیں مال لوگوں کے ساتھ جھوٹ کے۔ اور
روکتے ہیں راہِ خدا سے۔"

یعنی علماء اور مشائخ مذہب میں دھوکا دے کر، غلط بیانی کرکے، غلط مسائل بتاکر، جھوٹے فتوے دیکر، گھر سے مسئلے گھڑکر، حق چھپاکر، حق اور باطل ملاکر، دین بیچ کر، لوگوں سے ناجائز اور حرام مال کھاتے ہیں اور انہیں راہِ خدا سے روکتے ہیں۔ راہِ خدا سے اس طرح روکتے ہیں کہ ان کے آگے دنیا کے مال کے عوض جھوٹ اور باطل پیش کرتے ہیں۔ پھر جو لوگ جھوٹ اور باطل پر عمل کرتے ہیں وہ راہِ خدا سے روکے گئے۔ مذہب کی صحیح اور سچی تعلیم پر عمل نہ کرسکے۔ مولویوں، اور پیروں کے ساختہ اور پرداختہ پر ہی گامزن رہے۔ پس علماء ان سے مال بھی ہتھیا گئے اور انہیں راہِ خدا سے ہٹاکر ان کا ایمان بھی لے گئے۔

یہ آیتیں علمائے یہود کے کرتوت کا آئینہ ہیں۔ خدا اس آئینہ کو علمائے محمدیہ کے سامنے پیش کرتا ہے کہ اس میں اپنا منہ دیکھو۔ کہیں تمہارے کردار کے چہرہ پر تو ایسے "سیاہ داغ" نہیں؟ کہیں تم بھی یہودیوں کی راہ پر گامزن تو نہیں ہو؟ تم بھی سادہ لوحانِ امت کے مالوں اور ایمانوں پر ڈاکہ تو نہیں ڈال رہے ہو۔ انہیں گھر کی شرع پر چلاکر ــــ بدعیہ مسائل بتاکر، فقیری کا ڈھونگ رچاکر لوٹ تو نہیں رہے ہو؟

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ــــ کے خطاب سے خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو بیدار کیا ہے کہ تم ہوشیار رہو کہ بہت سے مولوی اور پیر لوگوں کا مال فریب اور جھوٹ سے کھا جاتے ہیں۔ اور غلط راہ پر چلاکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں بے ایمان بھی بنا ڈالتے ہیں۔ خبردار! ان کے جھانسے میں نہ آنا۔ بغیر دلیل کے ان کی باتوں کو نہ ماننا۔ یہ تمہارا مال بھی کھا جائینگے۔ اور تمہیں احداث کے زہر سے "سرد" بھی کر دیں گے! ان کیسہ بُرانِ ایمان و زر سے ہوشیار رہو! یہ علماء سوء ہیں ؎

دام ہر موج میں ہے حلقۂ صد کام نہنگ

دین کے لیبل سے کمایا ہوا مال

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝

(پ ۱ ع ۹) اور بعض ان (یہود) میں ان پڑھ ہیں جو نہیں جانتے کتاب (تورات کے مطلب و معانی) کو سوائے جھوٹی باتوں کے (جو اپنے عالموں سے سن رکھی ہیں) اور وہ خیالی تکے چلاتے ہیں۔ پس خرابی (اور عذاب) ہے۔ ان لوگوں (علمائے یہود) پر جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے (اتری) ہے۔ تاکہ حاصل کریں اس لکھے ہوئے کے عوض "دام تھوڑے۔ پھر خواری (اور عذاب) ہے ان پر کہ وہ ایسی کمائی کرتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

مُلّا ازم کا "مرگِ موش"

یہود کے ان پڑھ اور جاہل عوام خود تو تورات نہیں پڑھ سکتے تھے۔ نہ تورات میں اتارے گئے خدا کے احکام سے واقف تھے۔ ان کے علماء و مشائخ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکاذیب و امانی، جھوٹے قصے اور کہانیاں، گھریلو ختم درود کے مسائل اور ابلیس کا دین انہیں بتاتے سُناتے تھے۔ وہ اُسے آمنّا و صدّقنا کہہ کر جزوِ دین بنا لیتے تھے۔ سوائے مولویوں کی بتائی ہوئی کہانیوں اور موضوع روایتوں کے وہ کچھ نہ جانتے تھے۔ بالکل آجکل کے بھولے اور سادہ لوح مسلمانوں کی طرح۔ ان کا مبلغ علم بھی صرف انکے مولویوں کے آموختہ پر ہی موقوف ہے۔ عرسوں، مولود کی محفلوں اور جمعہ کے خطبوں میں جو رطب و یابس۔ قصے اور کہانیاں مولوی اور پیر عوام کو سناتے ہیں۔ جہلا امیّینِ یہود کی طرح انہیں دین سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں۔ اکالوں اور بطّالوں کی موضوعہ اکاذیب و امانی کو سن کر سر دھنتے ہیں۔ ملّا ازم کا "مرگ موش" پھانک کر ایمان کا خون کر لیتے ہیں۔

یہود کے علماء عوام الناس کو مذہب کے نام سے "تجارتی کہانیاں" گھڑ کر سناتے تھے۔ کھانے پینے اور استحصالِ زر کے مسائل آپ بنا کر اپنے ہاتھ سے لکھتے۔ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ۔ پھر اپنے اندھے مقلدوں کو کہتے۔ یہ اللہ کی طرف سے (اترے ہوئے مسائل) ہیں۔ لوگ انہیں سن کر مانتے، عمل کرتے اور ان کے عوض احبار و رہبان کا گھر بھرتے تھے۔ خانہ ساز مسائل کے عوض تورات کی لفظی اور معنوی تحریف کے "صرافہ" میں جو مال و زر وہ کماتے تھے، خدا اسے دوزخ کی آگ فرما رہا ہے۔ فَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا کَتَبَتْ اَیْدِیْھِمْ وَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا یَکْسِبُوْنَ۔ یعنی ملائیت کی گھریلو فتویٰ نویسی کے لئے قیامت کے روز رسوائی اور عذاب ہے۔ اور ابلیس کے دین کے بدلے ملاؤں کا حاصل کردہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال وزر ان کے لئے جہنم کا ایندھن ہے۔

حق بات سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہوتا ہے۔ اس برائی سے بچنے کے لئے ہم صاف صاف کہہ دیتے ہیں کہ امت محمدیہ کے احبار و رہبان نے جو بدعات ایصالِ ثواب کے لیبل سے[1] اور شرکیہ کارِ ثواب کے عنوان سے جاری کر رکھے ہیں اور وہ ان کی کمائی کھاتے[2] ہیں۔ یہ لوگ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ کی مہلک زد میں ہیں۔ ان کے احداث فی الدین اور اشراک باللہ کی "آتشی مورتیں" یہود کے کتابِ یدی کی تخلیق ہیں۔ اور "مورتوں" کا "تجارتی حاصل" صیہونی بینک "مِمَّا يَكْسِبُونَ" کا صحیح وِدڈرال[3] (WITH DRAWL) ہے۔

ہجومِ فکر سے دل موج وش لرزتا ہے
کہ شیشہ نازک و صہبائے آبگینہ گداز

مسجدوں میں اللہ کے ذکر کو روکنا

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ط (پ ۱ع)۔ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔ جو اللہ کی مسجدوں میں خدا کا نام لئے جانے کو روکے۔

---

[1] ایصال ثواب کے لیبل سے جاری کردہ بدعات كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ کے حکم میں داخل ہیں۔ یہودی بھی مسائل خود گھڑ گھڑ کر لکھ کر انہیں خدا کی طرف سے نازل شدہ بتاتے تھے۔ بدعات بھی خانہ ساز مسائل ہیں جو خود گھڑ کر دین کے لیبل سے لوگوں کے آگے پیش کئے جاتے ہیں۔

[2] علمائے یہود خانگی مسائل کے عوض جو کماتے تھے اس کیلئے رسوائی اور عذاب ہے۔ ایسے ہی امت محمدیہ کے علماء خانگی مسائل (بدعات) کے ذریعہ رزق اور مال حاصل کرتے ہیں اس کے لئے بھی بربادی اور ویل ہے۔ (صادق)

[3] بینک کے حساب سے روپیہ نکالنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (اس طرح) ان کو ویران کرنے کے درپے رہے۔"

مسجدوں میں نماز سے منع کرنیوالے ظالم ہیں

مسجدیں اللہ کی عبادت کے لئے ہیں۔ اور ہر مسلمان کا حق ہے کہ وہ پوری آزادی سے ان میں خدا کی عبادت کر سکتا ہے اور کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی مسلمان کو مسجد میں مسنون عبادت کرنے سے منع کرے۔ اگر کوئی منع کریگا۔ تو وہ بقولِ قرآن سب سے بڑا ظالم ہوگا۔ وہ مسجد کو برباد اور ویران کرنیوالا خدا کے غضب میں آئے گا۔ قیامت میں خدا اسے ذلیل و رسوا کریگا۔ اپنے گھر کی ویرانی کا بدلہ لیگا۔ اور اگر چاہے تو آخرت کے عذاب کے علاوہ دنیا میں بھی اسے خوار و خفیف اور ذلیل و رسوا کر دے۔

یہ آیت ان مولویوں اور ان کے سکھلاتے اور پڑھاتے ہوئے پیراؤں کی آنکھیں کھولنے کے لئے ایک تازیانہ ہے جو رفع الیدین کرنے، اونچی آمین کہنے اور انگشت شہادت اٹھانے والے نمازیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکتے، لڑتے، جھگڑتے اور ان کے ساتھ آمادہ فساد ہوتے ہیں۔ حالانکہ رفع الیدین، آمین بالجہر، رفع سبابہ وغیرہ رحمتِ عالم کی سنتیں ہیں۔ سنتوں پر عمل کرنا خدا کی عبادت ہے۔ تو عاملینِ سنن سے لڑنے بھڑنے والے خدا کی عبادت سے منع کرنیوالے ہوتے۔ اور عبادت سے منع کرنے کے سبب وَمَنْ اَظْلَمُ کے حکم سے بہت بڑے ظالم ہوئے یہی حال اِلَّا مَا شَآءَ اللہ سب فرقوں کا ہے کہ وہ اپنی اپنی مسجد میں دوسروں کو نماز نہیں پڑھنے دیتے۔ یہ لوگ یقیناً ظالم ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجران کے عیسائی مسجد نبویؐ میں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجران کے عیسائی مناظرہ کے لئے حاضر ہوتے۔ حضورؐ نے انہیں مسجد نبویؐ میں ٹھہرایا اور جب ان کی عبادت کا وقت آیا تو آپ نے انہیں ان کے طریق پر مسجد میں ہی عبادت کرنیکی اجازت دیدی۔ اللہ اکبر! رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم تو عیسائیوں کو مسجد میں عبادت (نماز) کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن آپ کی مسند پر بیٹھنے والے علمار کا یہ حال ہے کہ وہ مسلمانوں کو خدا کی مسجدوں میں نماز (عبادت) کی اجازت نہیں دیتے جب تک کوئی ان کے گھریلو مذہب کے مطابق نماز نہ پڑھے (سنت کیمطابق بیشک پڑھے)، تب تک وہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دراصل ایسا کرنے کرانے والے مسلمانوں کو باہم لڑانے والے فسادی مولوی ہیں۔ انکے متعلق حضورؐ نے (بذریعہ وحی خفی) فرمایا ہے۔

آسمان کے نیچے بدترین مخلوق

میری امت پر ایک زمانہ آئیگا جب اسلام نام کا رہ جائیگا۔ اور قرآن کی فقط رسم، مسلمانوں کی مسجدیں (بظاہر جھاڑ، فانوس، غلیچوں، پانی، روشنی اور "بھیڑ" سے تو) آباد ہوں گی لیکن ہدایت (یعنی خالص قرآن وحدیث کے درس اور مسنون عبادات) سے ویران ہونگی۔ اور (اس وقت) ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہونگے۔ انکے پاس سے (دین میں فرقہ بندیوں، گروہ سازیوں، شرک وبدعت، اور مسلمانوں کو باہم لڑانے کا) فتنہ پھیلے گا۔ اور ان ہی لوٹے گا۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں حضورؐ نے کتنے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ ایک زمانہ آئیگا۔ اس وقت لوگوں کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہوں گے۔ یعنی مولویوں (علماء سوء) سے بدترین کوئی مخلوق نہ ہوگی۔ تمام خلقت سے یہ بُرے ہونگے۔ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ۔ ان سے فتنہ پھوٹے گا۔ یہ فساد پھیلائیں گے۔ یعنی بھانت بھانت کے مسئلے بناکر مسلمانوں کو آپس میں لڑائینگے۔

قارئین کرام غور کریں کہ کیا آجکل مولوی لوگ مسلمانوں کو فرقہ بندی کا نشہ پلاکر مسلمانوں کو لڑا نہیں رہے ہیں؟ گھریلو مسائل کی آگ سے ان کے خرمنِ امن کو جلا نہیں رہے ہیں؟ پھر آپ ان کے کہنے پر عقل و شعور اور دلیل و برہان سے کام لئے بغیر، کیوں آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں۔ اللہ کی مسجدوں میں اکھاڑے لگاتے ہیں؟ ان ظالموں کے ایما پر مسجدوں میں اللہ کے ذکرؔ۔ عبادت کو روکتے ہیں؟ اللہ سے ڈریں۔ بصیرت سے کام لیں اور فتنہ پرور مولویوں کی انگیخت پر جدال کے معرکے گرم نہ کریں۔ خدا فسادیوں کو دھنیے کی کھوپری میں پانی پلائیگا۔

لوگوں کی خواہش کے مطابق مسائل

دینِ اسلام خدا کی امانت ہے اسے بعینہٖ آگے پہنچانا، سنانا، دیانت ہے۔ اور اس میں کمی بیشی، رو رعایت پاسِ خاطر اور لحاظ کرنا خیانت ہے۔ نکالِ خداوندی کو دعوت دینا اور عاقبت برباد

لہ مسجدیں اللہ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے ہیں۔ ان میں غیر اللہ کی عبادت، نماز، ذکر، وظیفہ وغیرہ مثل یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ۔ صلوٰۃ الغوثیہ اور دوسرے شرکیہ اور بدعیہ اوراد و وظائف سراسر ناجائز و حرام ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (پ ۲ ع ۱) اور اگر تم ان لوگوں کی خواہشوں پر چلے، پیچھے اس کے جو آیا تیرے پاس (خدا کی طرف سے دین کا) علم۔ بیشک اس وقت تم ظالموں سے ہونگے۔"

یہ آیت پکار پکار کر علماء و مشائخ کو کہہ رہی ہے کہ اگر تم نے قرآن اور حدیث بیان کرتے وقت کسی اپنے بیگانے کی رو رعایت کرکے مسئلہ حق کو بدل دیا۔ اس کی مرضی کے موافق بنا دیا۔ کسی کا لحاظ کرکے حق نہ سنایا۔ علم دین کے لبنِ خالص کو لوگوں کی خواہشوں آرزوؤں سفارشوں، جنبہ داریوں کا رنگ دے کر انہیں پلایا تو تم ضرور ضرور ظالم ہوگے اور قیامت کو ظلم کی سزا پاؤ گے۔ چنانچہ اور ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ لا مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ (پ ۱ ع ۱۴) اور اگر تم ان (لوگوں) کی خواہش پر چلے، پیچھے اس کے جو آیا تیرے پاس (خدا کی طرف سے قرآن کا) علم۔ تو (پھر) تم کو خدا (کے غضب) سے (بچانے والا) کوئی دوست نہ ملے گا۔ اور نہ کوئی مددگار۔"

جو خطیب اور واعظ، علماء اور مشائخ لوگوں کو خوش کرنے کیلئے ان کی مرضی کے سانچے میں قرآن اور حدیث کو ڈھالتے ہیں۔ وہ قیامت کو عذاب دیئے جائینگے۔ کوئی ولی، بزرگ، پیر، مرشد، انہیں عذابِ الٰہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے چھڑا نہ سکے گا۔ جیسی قیمت ویسا مسئلہ بتلانے سنانیوالے والے مولوی جہنم میں جھونکے جائیں گے۔ خدا تعالےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا رہا ہے، کہ قرآن اتر چکنے اور دین کا علم حاصل ہو جانے کے بعد اگر تم نے لوگوں کی خواہش کے مطابق مسئلہ بیان کیا تو تمہیں قیامت کے روز خدا کے عذاب سے کوئی دوست بچانے والا اور کوئی مددگار چھڑانے والا نہیں ملے گا۔ کتنا لرزہ خیز انتباہ ہے! دراصل اس انتباہ کے شکنجہ میں خدا نے امتِ محمدیہ کے علماء و مشائخ کو کس کے رکھ دیا ہے کہ اگر تم نے (اے مولویو! پیرو) قرآن مجید کو خدا کی منشا سے ذرا بھی اِدھر اُدھر ہوکر سنایا۔ احادیث سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے عسلِ مصفےٰ میں ایک قطرہ بھی راب کا ملایا تو "شکنجہ" کو دبا کر تمہاری "آنتیں" باہر نکال دوں گا۔ "نکا بوٹی" کرکے دوزخ میں پھینک دوں گا!

خدا کے انتباہ کا شکنجہ تمام علماء اور مشائخ غور کریں کیا وہ متذکرۃ الصدر انتباہ کے شکنجہ میں نہیں[1] ہیں؟ ضرور ہیں۔ پھر تبلیغی ذمہ داریوں میں انہیں پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیئے۔ اور لرزنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ قرآن اور حدیث کے بیان کرنے میں ذرا اِدھر اُدھر ہوگئے۔ کتاب و سنت کو اپنے اپنے ائمہ کے اقوال پر فِٹ (FIT) کرنے لگے۔ اپنے اپنے مسلک اور مذہب کی کھالوں میں ڈھالنے لگے تو وہ یقین کریں کہ خدا

---

[1] وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ.... کہ قرآن و حدیث کو اقوال ائمہ کے مطابق بنانا علم آچکنے کے بعد لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرنا ہے۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ کی زد میں آتا ہے فافہم وتدبر فانہ دقیق۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا غیر مرئی ہاتھ ان کے شکنجہ انتباہ کو آہستہ آہستہ کس رہا ہے۔ بس اجزائے عناصر کے پریشان ہونے کی دیر ہے کہ وہ کیفرِ کردار کو پہنچ جائیں گے۔

کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ علماء کے بارے میں ہمارا اندازِ تحریر بہت سخت ہے۔ ہم ان کی طبیعت سے بوجھ ہلکا کرنے کی خاطر جناب سرورِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم (ہمارے ماں باپ، اور ہماری جانیں حضورؐ پر قربان) سے متعلق آیۂ ذیل پیش کرتے ہیں۔ توجہ سے ملاحظہ فرمائیں۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝

(پ۲۹ ع) "اور اگر (پیغمبر از خود) کوئی بات ہمارے ذمہ لگاتا۔ تو ہم نے دنونیوں کی طرح، اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اسکی گردن اڑا دی ہوتی اور تم میں سے کوئی بھی ہم کو اس سے روک نہیں سکتا۔"

پیغمبر کو کوئی چھڑا نہیں سکتا

اس آیت میں خدا نے صاف فرما دیا ہے کہ اگر میرا پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے کوئی بات، مسئلہ وغیرہ گھڑ کر ہمارے ذمہ لگاتا۔ یعنی کہتا کہ یہ بات خدا نے نازل کی ہے

لہ خداوندا! علمائے امت کو توفیق دے کہ وہ صرف قرآن اور حدیث کو ہی دین سمجھیں اور تیری مرضی کے مطابق ہی اسے سنائیں اور عوام کو پہنچائیں۔ ان میں خشیت، للہیت اور خلوص پیدا کر۔ اور انہیں تبلیغی سرگرمیوں کا وہ زادِ راہ عطا فرما کہ پروازِ روح کے بعد وہ انتباہ کے شکنجہ سے آبرومندانہ مستریح ہو کر برزخ اور آخرت کی منازل بآسانی طے کر لیں اور تو ان پر راضی ہو جائے خداوندا! علماء کا انجام بخیر کر! (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دراصل وہ خدا نے نازل نہ کی ہوتی تو اس غلط بیانی کی پاداش میں ہم اس کی رگِ جان کاٹ دیتے اور ایسا کرنے سے کوئی بھی تم سے روک نہ سکتا۔ یعنی کوئی بھی پیغمبر کو ہم سے چھڑا نہ سکتا۔ کتنی زبردست آیت ہے۔ کس پاکباز معصوم ذات کے بارے میں ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم!

اس انتباہ کے پیشِ نظر بتایئے کہ جو لوگ امتیوں کے بے دلیل قولوں، قیاسوں اور رایوں کو دینی حیثیت سے مانتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ وہ عنداللہ کس قدر مجرم ہیں؟ پیغمبر اپنے ذاتی قول کو خدا کا قول کہنے پر قطع وتین کی ترہیب پاتا ہے اور امتی اپنے قولوں کو دین[1] کے نام سے پیش کرنے پر کیوں عنداللہ گردن زدنی نہ ہو؟

اس آیت کے انتباہ کی ضرب ان تمام علماء و مشائخ کے ایمان پر پڑتی ہے جو آراءِ رجال کے "اصنام" کو آراستہ کرکے دین کے بازار میں لا کھڑا کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو ان کی "ڈنڈوت" پر زور دیتے ہیں اس طرح ـــ

فَلَعْنَةُ رَبِّنَا اَعْدَادَ رَمْلٍ عَلٰی مَنْ رَّدَّ قَوْلَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ (رشامی)

ہمارے پروردگار کی لعنتیں ریت کی تعداد کے برابر اس شخص پر اتریں جو امام ابوحنیفہ رح کے قول کو نہیں مانتا۔"

تقلید مطلق کا جواز

اس کتاب میں جہاں جہاں بھی تقلید کی تردید کی گئی ہے وہ کورانہ، اندھی ـــ تقلید جامد کی

[1] جب کسی امتی کے قول و قیاس کو دینی اور شرعی حیثیت سے مانا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات یا مسئلہ خدا کے ذمہ لگایا گیا ہے کیونکہ دین اور شریعت صرف قال اللہ اور قال الرسول کا نام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تردید ہے کہ مقلد تازیست ایک ہی امام کا پٹا گلے میں ڈال کر یہ اعتقاد کرلے کہ اس کے امام کا ہر بے دلیل قول اس کے لئے شریعت کا حکم ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس کو قولِ امام کے خلاف صحیح صریح حدیث مل جائے تو پھر بھی وہ اس قول سے چمٹا رہے اور حدیث نہ لے۔ تو یہ تقلید سراسر مذموم اور حرام ہے۔

اور تقلید مطلق باعثِ نزاع نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی انجان اور بےعلم اپنی لاعلمی کے وقت اس شرط پر امام یا عالم سے مسئلہ پوچھ کر عمل کرے کہ اگر وہ حدیث کے خلاف ہوا تو اسے چھوڑ دیگا اور حدیث پر عمل کریگا، یہ جائز ہے۔ ایسی شرطی تقلید کا کوئی بھی مخالف نہیں! پس کتاب وسنت کی روشنی میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مسلک پر چلنے والے حق پر ہیں!

اَولیاءُ اللہ کا بیان

اولیاء ولی کی جمع ہے۔ اور ولی ولایت سے ہے۔ ولایت کے معنی قرب اور محبت کے ہیں۔ پس ولی وہ ہوتا ہے جو خدا کے نزدیک اور قریب ہو۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ هٰذَا يَلِيْ هٰذَا۔ یہ چیز قریب ہے اس چیز کے۔

جو مومن موحد دسنت کے طریق پر) خدا کی اطاعت کرتا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر کاربند ہے۔ اللہ کے لئے محبت کرتا اور اللہ کے لئے ناراض ہوتا ہے۔ خدا کی پسند کو پسند کرتا اور اسکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپسند کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ ہی کے لئے دیتا اور اسی کے لئے روکتا ہے۔ خدا اور اس کے بندوں کے حقوق پورے کرتا، رزق حلال کھاتا اور اہل وعیال کو کھلاتا ہے۔ زندگی کے لیل و نہار میں پرہیزگاری اور تقوٰی کا دامن نہیں چھوڑتا۔ ایسا شخص بیشک ولی اللہ ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ (پ ۱۱ ع ۱۲)۔ یاد رہے کہ خدا کے دوست ایسے ہیں کہ (قیامت کے دن) نہ ان پر خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو (عقیدہ توحید کے ساتھ) ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے۔"

ولایت کے پتے

خدا نے صاف فرما دیا کہ اولیاء اللہ موحد مومن اور متقی لوگ ہیں۔ پس ولی کے لئے توحیدی ایمان اور تقوٰی لازم ہے۔ توحیدی ایمان میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ کرے۔ نہ شرکیہ عقیدہ رکھے۔ اور نہ شرکیہ قول و فعل بجا لائے۔ اسی طرح رسالت محمدیہ میں کسی امتی کو شریک نہ کرے۔ یعنی بلا دلیل کسی کا قول شرعی حیثیت سے نہ مانے، نہ حدیث کے مقابلہ میں قولِ امام پر عمل کرے۔ صرف کتاب و سنت کو ہی مشعلِ راہ بنائے۔ فرائض اور سنن کے انوار سے کسبِ ضیاء کرے۔

اور تقوٰی کے تقاضے میں شرک اور بدعت سے بیزار رہے۔ ہر منکر (جو چیز شرع میں ناپسند ہے) سے بال بال بچے۔ اور ہر حال میں خوفِ خدا سے لرزہ براندام رہے کہ اس کی ناراضی کا کوئی کام نہ کرے۔ زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوامر کے امتثال اور نواہی کے اجتناب میں رواں دواں رکھے۔ ایمان اور تقویٰ کے یہ بلادے اور تقاضے ولایت کے پتے نشان اور حالات ہیں۔

ولی اللہ روشنی میں چلتا ہے

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (پ۳ ع۲)

"اللہ (موحد) مومنوں کا دوست ہے: انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے۔"

اس آیت میں ظلمات اور نور کے الفاظ آئے ہیں یعنی اندھیرے اور روشنی کے۔ اندھیرے عبارت ہے شرک، کفر، بدعت اور منکرانہ شرعیہ سے! اور نور سے مراد توحید، ایمان، سننِ ہدیٰ اور اوامر شرعیہ ہیں تو آیت کا مطلب یہ ہوا:۔

(۱) اللہ تعالیٰ موحد مومنوں کا دوست ہے۔ یعنی موحد مومن اولیاء اللہ ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں (موحد مومنوں) کو شرک، کفر، بدعت، اور منکراتِ شرعیہ کی تاریکیوں سے نکال کر توحید، ایمان، سننِ ہدیٰ، اور اوامر شرعیہ کی روشنی میں لاتا ہے۔ یعنی جو ولی اللہ ہے۔ وہ شرک، بدعت، کفر اور خلافِ قرآن و حدیث کوئی کام نہیں کرتا۔ بلکہ وہ شرک کو مٹاتا، بدعت کو روندتا، کفر کو کچلتا، اور ہر منکر اور بدی کو بے نشان کرتا ہے۔

(۳) ولی اللہ کی اپنی زندگی روشنی، یعنی کتاب و سنت کے اجالے میں گزرتی ہے۔ اس کا ہر قول و فعل حدیثِ مصطفیٰ اور سنتِ خیرالوریٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق ہوتا ہے۔ اس کی دینی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہبی، اخلاقی، تمدنی، معیشی، معاشرتی زندگی اسوۂ حسنہ کی ڈگر پر چلتی ہے۔ ثابت ہوا کہ جس سے خدا دوستی کرتا ہے اسے کھینچ کر اسی روش ڈگر پر لاتا ہے۔ سبیلِ رسولؐ کا راہی بناتا ہے۔

ایمان، تقوےٰ اور صالحیت

ولایتِ خداوندی کے لئے ایمان تقویٰ اور صالحیت شرط ہے۔ انکے بغیر خدا کی ولایت حاصل نہیں ہوسکتی۔ خدا نے بار بار اِن صفات کا ذکر کیا ہے۔

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ ۳ ع ۱۵)

اور اللہ (موحد) مومنوں کا ولی (دوست) ہے۔

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (پ ۲۵ ع ۸)

اور اللہ متقی آدمیوں کا ولی (دوست) ہے"

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ (پ ۹ ع ۱۴)

اور اللہ صالح آدمیوں کا ولی (دوست) ہے"

تاجرانِ احداث کی ولایت

جب ولایت خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے تقویٰ اور صالحیت کے محور پر زندگی کی گردش کا نتیجہ ہے تو پھر شرکیہ عقاید اور بدعیہ اعمال کی تاریکیوں میں ٹامک ٹوئیاں مارنیوالے — لحیانی جبہ پوش، آکلانِ نذور — عرسی مشائخ اور تاجرانِ احداث تو ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتے — کتنا اندھیر ہے کہ برعکس نہند نام بھنگی کافور کے مصداق ان "سومزاجانِ" دین کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے۔ "زلف بستگانِ" سلوک کا یہ گروہ خالق و مخلوق کے درمیان ولایت کے ساتھ بوڈ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وکالت کا کاروبار کرتا ہے۔ سچ ہے سے

اِک فقر سکھاتا ہے صیاد کو نخچیری

اِک فقر سے کھلتے ہیں اسرارِ جہانگیری

اولیاء اللہ کی کوئی وردی نہیں

اولیاء اللہ کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کسی خاص وردی میں ملبوس ہوں۔ سبز رنگ کا عمامہ، سیاہ رنگ کا کرتہ، نیلے رنگ کی عبا، مونڈھے پر دلق، ہاتھ میں موٹے دانوں کی تسبیح، بات بات پر رونے اور سرد آہیں بھرنے کی عادت، قبر کی مجاوری، سالانہ عرس، نذر نیاز اور پیری مریدی پر گزر اوقات۔ خبردار! خدا کے دوستوں کی کوئی خاص وردی نہیں ہوتی۔ بلکہ وردی والے ریاکار، مکار، اپنی ولایت کا ڈھنڈورا پیٹنے والے ہوتے ہیں۔

بندگانِ خدا۔ اللہ کے مقرب، خلوص و تقویٰ اور اتباعِ سنت کا پیکر ہوتے ہیں۔ ریا، نمود، نمائش، شہرت، رنگا رنگ کے لباسوں اور ولایت کی منادیوں سے کوسوں بھاگتے ہیں۔ نہ مذہبی دکانیں کھولتے ہیں، نہ مریدوں کا لہو پیتے ہیں، نہ قبروں پر دھونی رما کر عرس کماتے ہیں۔ بلکہ ان کا کوئی نہ کوئی ذریعہ معاش ہوتا ہے۔ کما کر کھاتے اور بیوی بچوں کو کھلاتے ہیں۔ ہاتھ اونچا رکھتے ہیں۔ شریعت کی پوری پابندی کرتے

لہ جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ ان کی دعائیں، مرادیں، حاجتیں تین صد نجبار کے حضور پہنچتی ہیں پھر وہ انہیں چالیس ابدالوں کے سامنے عرض کرتے ہیں وہ سات قطبوں کے آگے لے جاتے ہیں۔ وہ قطب چار اوتادوں کے پاس پہنچاتے ہیں اور وہ غوث کے آگے پیش کرتے ہیں۔ پھر غوث خدا کے آگے لے جاتا ہے۔ ایسا اعتقاد رکھنے والے گمراہ ہیں کہ علیمٌ بذات الصدور ذات کے لئے دنیا دی بادشاہوں کی مانند عملہ مقرر کر رکھا ہے (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ فرائض اور سنن ہر قیمت پر بجا لاتے ہیں۔ اللہ اور بندوں کے حقوق پورے کرتے ہیں۔ اللہ کی رضا کے کام کرتے ہیں اور اسکی ناراضی کے کاموں کو ٹھکراتے ہیں۔ ان کا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خیرات، صدقات چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، سونا، جاگنا، بولنا، دیکھنا، سننا، پکڑنا کمانا، سوداگری، تجارت، محنت، مزدوری، خویش و اقارب اور احباب کو ملنا جلنا، اہل و عیال سے سلوک کرنا، سب کچھ اللہ کے حکم اور اسکی رضا کے مطابق ہوتا ہے۔ ان کے لئے معروف بہارِ جانفزا ہے اور منکر بادِ سموم ہے۔ امر آبِ حیات ہے اور نہی غسلین ہے! ان صفات والے اولیاء اللہ علماء بھی ہو سکتے ہیں اور عامۃ المسلمین بھی۔ محدث، فقیہ، حافظ، قاری اور عالم بھی۔ تاجر، زمیندار، دکاندار، لوہار، موچی، درزی، معمار وغیرہ بھی۔ جو بھی فَاتَّبِعُوْنِیْ کے معیار پر پورا اترے گا، خدا اسے اپنا ولی بنا لیگا۔ وہ خواہ کوئی ہو۔ یہاں حسب، نسب، رنگ، قوم، وطن، امارت کے بت ٹھکرا دیئے جاتے ہیں۔ خوب یاد رکھیں کہ احکم الحاکمین کے فرامین کے آگے رحمت للعالمینؐ کی امتثالی ادائیں لے کر جھکنا ہی قربِ الٰہی پانا ہے۔

اولیاء اللہ سے عداوت خدا سے اعلانِ جنگ ہے

جوں جوں فرائض کی تعمیل، تسمیلِ رسول کی مانند ہوتی جائیگی اور نوافل[1] قربِ خداوندی کے دروازے کو دستک دیتے رہینگے۔ توں توں عامل ولایت کے درجات میں ترقی کرتا جائیگا، خدا کے قریب ہوتا چلا جائے گا۔ خدا کے اولیا میں شمار ہوگا۔

بعض حضرات جن کی عقل کو سوءِ مزاج "حار" لاحق ہے۔ کہتے ہیں۔

[1] حاشیہ ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانوں کی دوستی اور خدا کی دوستی میں امتیاز

کہ انسانوں میں جو دو دوست ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کی بات ضرور مانتے ہیں، رد نہیں کرتے۔ اسی طرح جو خدا کا دوست (ولی اللہ) ہوتا ہے، خدا بھی اس کی ہر بات مانتا ہے۔ ہرگز رد نہیں کرتا" یاد رہے کہ انسان کی دوستی انسان کے ساتھ اور نوعیت کی ہے اور خدا کے غلام، عبد کی دوستی خدا کے ساتھ دوسری نوعیت کی ہے انسان، انسان کی جنس سے ہے۔ ان کی دوستی یا غرض کی ہوگی یا لِلّٰہ ہوگی۔ غرض کی ہوگی تو غرض اور مطلب پورا ہو جانے پر دوستی بھی پوری ہو جائیگی اور اگر دوستی لِلّٰہ ہوگی تو پھر وہ دوستی اللہ کے احکام کی حدود میں رہے گی۔ کوئی دوست دوسرے دوست کو وہ بات کہے گا ہی نہیں جو خلافِ شریعت ہوگی۔ اور شریعت میں جائز کاموں کے لئے ایک دوسرے کی مدد کرنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى۔ (پ ۶ ع) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو" اس آیت کے حکم کے ماتحت ایک دوست دوسرے دوست کے ضرور کام آئے گا۔ اور آنا چاہیئے۔ بلکہ ہر موحد مسلمان کو ایک

لہ (حاشیہ صفحہ ۳۴۲) فرائض کے علاوہ جو کام رسولِ رحمت نے کئے ہیں وہ نافلہ عبادت ہے۔ یہ نافلہ عبادت قولی، بدنی اور مالی اعمال پر مشتمل ہے۔ قرآن پڑھنا، تہجد اور اشراق گزارنا، سال بھر میں مسنون روزے رکھنا، صدقات، خیرات کرنا، مسنون اوراد، وظائف پڑھنا، شب خیزی کرنا۔ لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا، خلق خدا کی خیر خواہی کرنا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا، خویش و اقارب اور ہمسایوں کے حقوق پورے کرنا۔ اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے ناراضگی کرنا، شب و روز سنتِ حضرت خیرالوریٰ کے مطابق گزارنا، نافلہ عبادت ہے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ کیونکہ تمام مسلمان مومنین آپسمیں دوست اور دینی بھائی ہیں۔ تمدنی، معیشتی، معاشرتی زندگی میں سب کو سب کے کام آنا چاہیئے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ۔ (مشکوٰۃ)۔ جو اپنے (دینی دوست اور) بھائی کے کام آتا ہے، خدا اس کے کام آتا ہے۔" یہ تو انسان کے ساتھ انسان کی دوستی، موالات اور مواخات کا حال ہے۔ اب خدا کے ساتھ انسان کی دوستی کا حال سنیں۔ انسان، آدمی، بندہ خدا کی مخلوق ہے۔ خدا خالق ہے یہ مربوب، مرزوق اور مملوک ہے۔ خدا رب، رازق اور مالک ہے۔ یہ پیدائش سے لے کر موت تک ہر لمحہ خدا کا محتاج ہے۔ خدا اپنی مخلوق سے بے نیاز و بے احتیاج ہے۔ خدا کا بندہ اس کا غلام، جب اپنے مالک کا حقِ غلامی ادا کرتا ہے، صبح و شام اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارتا ہے تو مالک اپنے غلام پر خوش ہوکر اس سے محبت کرتا ہے۔ اس محبت کا نام دوستی ہے۔ یہ مالک کا فضل ہے۔ اسکی مہربانی اور عنایت ہے کہ وہ صرف اپنی مرضی سے اپنے غلام پر خوش ہوکر اس کو قرب بخشتا ہے۔ اس قرب کا نام دوستی ہے۔ ولایت ہے۔ اس محبت، قرب اور دوستی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ بندہ، غلام اپنے مالک کا ہم پلّہ ہوگیا ہے، اس کے برابر ہوگیا ہے۔ بلکہ یہ بندہ ہر حال میں خدا کا مربوب غلام، مرزوق اور حد درجہ محتاج رہے گا۔ اس بندے پر (خواہ وہ خدا کا کتنا ہی مقرب ہو جائے، کتنا بڑا ولی اللہ اور خدا کا دوست بن جائے) کبھی ایسا وقت نہیں آسکتا کہ مالک اس غلام کو اپنے اختیار تصرف، قدرت اور طاقت سونپ دے۔ اور نہ خدا کبھی مجبور ہو سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کہ وہ اپنے غلام (دوست غلام) کی ہر بات مانتا ہی جائے۔ کوئی بات رَد نہ کرے۔ غلام (بندہ) ہر حال میں غلام ہے اور غلام ہی رہیگا۔ اللہ ہر حال میں مالک ہے اور مالک ہی رہیگا۔ یہ ہمیشہ محتاج اور وہ ہمیشہ بے احتیاج رہیگا۔ یہ ابدی محتاج، مرزوق، مربوب اور مخلوق، مالک کا غلام۔ پایے سے پیارا غلام ہوکر بھی کسی اثر، رسوخ اور دباؤ سے اپنی ہر بات مالک سے منوا نہیں سکتا۔ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ۔ کے حضور سے پوری کرا نہیں سکتا۔ اس کا پیارا غلام (ولی اللہ) التجائیں کرتا جائے، دعائیں مانگتا جائے، عجز سے سر جھکاتا رہے۔ ناصیہ فرسائی میں لگا رہے۔ اس کی جناب میں جھولی پھیلائے رہے۔ واھب العطایا اپنی مرضی سے جو دے، جتنا دے، یہ لے۔ جو نہ دے اس پر غلام کا زور نہیں۔ انسان جو انسان کا دوست ہوتا ہے وہ اپنے دوست کو کاروبار میں شریک کر سکتا ہے۔ اپنے اختیار اس کو سونپ سکتا ہے۔ سفر میں جائے تو اپنے گھر بار پر نگران کر سکتا ہے۔ اپنی دوکان پر دوست کو بٹھا کر کہیں جا سکتا ہے۔ کیا خدا بھی اپنے دوست (ولی) کو اپنے کاروبارِ خداوندی میں شریک کرتا ہے؟ اپنے کاموں پر نگران بناتا ہے؟ اپنے دوست سے اپنا کوئی کام لیتا ہے؟ ہرگز نہیں! کیونکہ غلام اس کا کچھ بھی سنوار نہیں سکتے۔ اس کے کسی کام نہیں آسکتے۔ ہر گھڑی اس کے محتاج ہی محتاج ہیں ؎

ساقی نوا و نکہت و نزہت کا وقت ہے ؛ اب تو حریمِ ساغر و مینا کا در کھلے

اب آپ کو سمجھ آگئی ہوگی کہ انسان کی دوستی جو انسان کے ساتھ ہوتی ہے وہ اور قسم کی ہے۔ اور بندے، عبد اور غلام، مخلوق، مرزوق، مربوب اور محتاج کی دوستی خالق، مالک، رازق، رب، فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نوعیت کی ہے۔ دونوں دوستیوں میں بُعد المشرقین ہے۔

اولیاء اللہ کو توفیق ایزدی کتاب و سنت پر عمل اور عمل پر مداومت کرنے کے سبب جب خدا اسکو دوست بنالے گا تو پھر اس کی حفاظت اور خیر خواہی کریگا۔ اسے مسنون نیکیوں کی دن بدن زیادہ توفیق دے گا۔ فرائض و نوافل کی تعمیل میں بیحد خلوص، تذلل، عجز، خضوع اور خشوع کی نعمتیں بخشے گا۔ اس کا کھانا، پینا اور پہننا[1] حلال طریق سے بہم پہنچائے گا۔ اس کے ذریعہ معاش میں برکت دے گا۔ اسے لمحہ بھر کے لئے بھی کتاب و سنت کی روشنی سے محروم نہیں کریگا۔ اسوۂ رسولؐ سے اِدھر اُدھر نہیں ہونے دیگا۔ اس کے "قال" اور "حال" پر اپنی نگرانی کا پہرہ بٹھائے گا۔ اپنی مرضی کے خلاف اسکی آنکھوں کو دیکھنے کی، کانوں کو سننے کی، زبان کو بولنے کی، ہاتھوں اور پاؤں کو حرکت کرنے کی طاقت نہ دیگا۔ بلکہ اپنی منشار، مرضی اور رضامندی کے کے کاموں کی ہمت عطا کریگا۔ اس کو زندگی میں ہی اپنی خوشی کی بشارتیں دے گا اور آخرت میں لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کے مژدے سنائیگا۔ یہی وہ ولی اللہ ہے جس کے متعلق ولایت کی راہ کے راہنمائے اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قدسی میں اللہ تعالےٰ کا پیغام سناتے ہیں:-

يَقُولُ اللّٰهُ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِيْ بِالْمُحَارَبَةِ

(بخاری شریف)۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے ولی (دوست) سے دشمنی کی، اس نے مجھ سے جنگ[2] ٹھان لی یعنی

---

[1] اولیاء اللہ کے لئے اکل حلال نہایت ضروری ہے۔ (صادق)۔ [2] صفحہ ۳۴۷ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کر دیا۔)

لاکھوں رحمتیں ہوں ان اولیاء اللہ پر جو نام کے نہیں بلکہ کام دعمل، کے اولیاء اللہ ہیں۔ رحمتِ عالم ؐ کے قدموں پر گام فرسا ہوکر اللہ کے مقرب بنے ہیں۔ شرک اور بدعت کو مٹا کر، توحید اور سنت کی روشنی میں اللہ والے ہوئے ہیں! — اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ!

اولیاء الشیطان کی پہچان

اللہ کے اولیاء کا مختصر حال آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب شیطان کے اولیاء پر بھی ایک نظر کریں۔ تاکہ آپ دھوکا نہ کھا سکیں۔ کتاب اللہ المجید کے گہرے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ نیکی و بدی، ایمان وکفر، حق و باطل، اعمالِ صالح و افعالِ سیئہ کے لحاظ سے دنیا میں دو متضاد اور مخالف گروہ ہمیشہ سے چلے آئے ہیں اور جب کبھی حق اور باطل کی جنگ چھڑی ہے' یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے صف آرار ہوتے ہیں۔ حق کی حمایت میں لڑنے والے اولیاء اللہ ہیں اور باطل کے جانبدار اولیاء الشیطان ہیں۔ قرآنِ مجید نے جہاں خدا کے دوستوں کے پتے نشان بتاتے ہیں وہاں شیطان کے دوستوں کے چہروں سے بھی نقاب اٹھائے ہیں۔

ؔ (حاشیہ ص۳۴۶) اللہ اکبر! ولی اللہ سے عداوت اور دشمنی کرنا خدا سے اعلانِ جنگ کرنا ہے۔ پھر جس نے خدا سے اعلانِ جنگ کیا سوچیے اس کا کیا حشر ہوگا۔ یقیناً خدا اس کی دنیا ودین تباہ وبرباد کر دیگا۔ کہاں ہیں وہ نادان — جو کہتے ہیں کہ اہل حدیث اولیاء اللہ کے بے ادب ہیں۔ ہم تو اولیاء اللہ کی محبت اور عزت وادب کو اپنے ایمان کا جزو سمجھتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ کے بے ادبوں اور دشمنوں پر خدا کی پھٹکار بھیجتے ہیں اور ساتھ ہی ان "شیاطین" کو ملعون سمجھتے ہیں جو اولیاء اللہ کے بھیس میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان و مال کو لوٹتے ہیں۔ مولانا رُومؒ بھی ہماری تائید کرتے ہیں ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　　　بس بہر دستے نباید داد دست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء اللہ کا نام قرآن نے حزب اللہ بھی بتایا ہے۔

أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(پ ۲۸ ع ۳) یہ لوگ (موحد مومن قرآن و حدیث کے عامل پڑھانے) حزب اللہ (خدا کا گروہ) ہیں۔ سن رکھو۔ یقیناً حزب اللہ (کے مقبولانِ ایزدی) ہی فلاح پانیوالے ہیں" حزب الشیطان کے نام سے شیطان کے دوستوں کا ذکر آتا ہے:۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

(پ ۲۸ ع ۳)۔ شیطان ان پر مسلط ہوگیا۔ پس بھلا دی ان سے یاد خدا کی۔ یہ لوگ شیطانی گروہ ہیں۔ سن رکھو۔ شیطانی گروہ (آخر کار) برباد ہوگا"

گویا خدا کا لشکر، خدا کا گروہ، حزب اللہ — ہی اولیاء اللہ ہیں — ان کے مقابلہ میں شیطان کا لشکر، شیطان کا گروہ، حزب الشیطان — ہی اولیاء الشیطان ہیں۔

مذکورہ آیت میں جن لوگوں نے اللہ کے ذکر کو بھلا دیا۔ قرآن کو طاقِ نسیاں پر رکھ دیا۔ پیغمبر رحمت کے ارشادات کو بھلا دیا اور قصے کہانیاں اور آباؤ اجداد کے "افسانے" لے بیٹھے۔ خدا نے ان کو شیطانی گروہ کہا ہے۔ یعنی وہ شیطان کے دوست ہیں۔

لہ صحابہؓ حزب اللہ تھے۔ اولیاء اللہ تھے۔ وہ صرف قرآن اور حدیث پر ہی عمل کرکے اولیاء اللہ ہوئے تھے۔ ان کے بعد جتنے بھی اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ سب قرآن اور حدیث پر ہی عمل کرکے ہوتے ہیں پس اہلحدیث۔ کردار کے اہل سنت ہی اولیاء اللہ بنے ہیں۔ کوئی غیر اہلحدیث، اہلسنت ولی اللہ نہیں ہوتا نہ ہوسکتا ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَرِيقًا هَدٰى وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ط اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ (پ ۸ ع ۱۰)۔ (اللہ ہی نے) ایک فریق کو ہدایت دی اور ایک فریق ہے کہ گمراہی ان کے سر پر سوار ہے۔ ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو (اپنا) دوست بنایا۔ اور (باایں ہمہ) وہ سمجھتے ہیں کہ وہ راہِ راست پر ہیں"

گمراہ شیطان کے دوست ہیں

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے گمراہوں کو شیطان کے اولیاء (دوست) کہا ہے اور گمراہ وہ ہے جو راہ کو گم کرے۔ یعنی راہ پر ہو۔ پھر اس راہ کو بھول جائے۔ یہود و نصاریٰ بھی ضالین یعنی گمراہ ہیں۔ کہ تورات اور انجیل کی راہ کو بھول گئے۔ اسی طرح جو قرآن اور حدیث کی شاہراہ کو گم کر دے وہ بھی گمراہ ہے۔ کتاب و سنت سے اِدھر اُدھر ہونیوالا بھی ضرور گمراہ ہے۔ حضرت انورؐ نے فرمایا۔ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ "ہر بدعت (دین میں امتی کا نکالا ہوا مسئلہ) گمراہی ہے۔ پس بدعتی بھی گمراہ ہوا۔ اور ہر گمراہ شیطان کا دوست ہے۔ پس اہل بدعت اولیاء الشیطان ہوتے۔ یہ قرآنی ارشاد ہے۔ ہماری ذاتی رائے نہیں ہے۔

آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ حضورؐ نے ایک سیدھی لکیر کھینچی۔ اور اس پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ یہ اللہ کی راہ ہے جس پر میں اور (میرے قدم بقدم میرے صحابہؓ) چل رہے ہیں۔ پھر حضورؐ نے سیدھی لکیر کے دائیں اور بائیں ترچھی لکیریں کھینچیں۔ اور فرمایا۔ یہ سُبُل الشیاطین یعنی شیطان کی راہیں ہیں۔ اس فرمانِ مصطفویؐ سے ثابت ہوا کہ سیدھی راہ۔ قرآن اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی راہ سے دائیں یا بائیں ہونا شیطان کی راہ پر چلنا ہے۔شیطان کا دوست بننا ہے۔ دوسرے لفظوں میں قرآن اور حدیث کی دلیل کے بغیر[1] کسی کی ذاتی رائے، قول، قیاس پر دین جان کر عمل کرنا ابلیس سے دوستی کرنا ہے۔

شرک کرنیوالے اولیاء الشیطان ہیں

وَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِهِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّکُمْ لَمُشْرِکُوْنَ۔ (پ ع)۔ اور شیطان اپنے ولیوں کی طرف وحی کرتے رہتے ہیں (وسوسے ڈالتے رہتے ہیں) تاکہ وہ (اولیاء الشیطان) تمہارے ساتھ (شیطانی القاء کے بموجب) کج بحثی کریں۔ لیکن اگر تم نے (اے مسلمانو!) ان کی باتوں کی اطاعت کرلی تو جان رکھو کہ پھر تمہارا شمار بھی مشرکوں میں ہوگا"

شیطانوں کی وحی

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اپنے ولیوں (دوستوں) کو القاء کرتے ہیں۔ مشرکوں، کافروں، گمراہوں، بدعتیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں کہ وہ موحدوں، مومنوں، اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ۔ کے رفیقوں، حدیث و سنت کی شمع کے پروانوں کے ساتھ دین کو شکست دینے اور ہرانے کے لئے جھگڑیں کج بحثی کریں۔ حجتیں کریں، لڑیں۔ یعنی شیطان اپنے یاروں کو شرک و

---

[1] وَاِنَّ کَثِیْرًا لَّیُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ (پ ۸ ع)۔ اور تحقیق بہت لوگ البتہ گمراہ کرتے ہیں ساتھ خواہشوں اپنی کے بغیر علم کے"۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بغیر علم یعنی دلیل کے محض اپنی خواہش اور رائے سے دین بتانا لوگوں کو گمراہ کرنا ہے۔ اور گمراہ کرنا شیطان کی راہ پر چلانا ہے۔ اور جو شیطان کی راہ پر چلا وہ اس کا دوست ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفر اور ضلالت و بدعت کی پٹی پڑھاتا ہے۔ دجل، فریب اور مکر کا سبق دیتا ہے۔ الحادی تاویلیں بتاتا ہے۔ چالاکیاں، عیاریاں اور حیلے سکھاتا ہے تاکہ اس کے یار دینِ مبین پر حرف لانے، نقص نکالنے، چراغِ مصطفویؐ کو پھونکیں مارنے، حدیث کو دبانے، سنت کو مٹانے کے لئے جد وجہد کریں۔ پس جو لوگ قرآن اور حدیث کی دلائل کے بغیر دین میں جھگڑتے ہیں، توحید اور سنت کے مقابلہ میں شرک اور بدعت کے عقیدے، عمل، الحادی تاویلوں، چھلوں، حیلوں اور قصوں کہانیوں کی بنا پر پھیلاتے ہیں۔ حق کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی صف کے سامنے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ وہ اولیاء الشیطان ہیں۔

بلا دلیل بحث کرنیوالے

خدا فرماتا ہے۔ مسلمانو! اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ۔ اگر تم نے ان کی باتوں کی اطاعت کرلی تو پھر تم بھی مشرک ہوگے۔ یعنی اگر تم نے شیطان کے دوستوں کا کہا مانا۔ ان کی باطل تاویلوں کے آگے جھک گئے۔ ان کی کج بحثیوں کا شکار ہوگئے۔ ان کے جدال کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ ان کے ساتھ ہم نوالہ وہم پیالہ ہوگئے تو اس وقت تم خدا کی وحی کے مقابلہ میں شیطانوں کی وحی مان کر مشرک ہو جاؤ گے۔

خبردار! خدا کی وحی کے مقابلہ میں شیطانی وحی کی طرف رُخ نہ کرنا۔ قرآن اور حدیث کی نصوصِ صریحہ کے قلعہ سے باہر قدم نہ رکھنا۔ شیطان اور اس کے یار ہزار جتن لگائیں۔ تاویلوں کی بھول بھلیوں میں پھنسائیں آمدنی کے ذرائع کے سبز باغ دکھائیں۔ قیادت، سیادت کے مناصب پیش کریں۔ ہزاروں ارادت کیشوں کی عقیدت کا مرکز بنائیں۔ تم یہ سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ ٹھکرا دو۔ وحیِ خداوندی کے فردوس سے باہر جھانکو تک نہیں۔ کتاب وسنت کے سرچشمۂ ہدیٰ کا آبِ حیات پی کر تمام "مشروبات" سے بے نیاز ہو جاؤ۔

یہ آیت بڑی اہم ہے۔ اس کی روشنی سے شیطان کے دوست صاف پہچانے جاتے ہیں۔ یاد رکھیں۔ شرک کے تمام عقاید و اعمال اور بدعت کے صدہا خانگی مسائل شیاطین کی وحی ہیں۔ اور اشراک و احداث کا کاروبار کرنیوالے شیطان کے دوست ہیں۔ آیت کو ایک بار پھر غور سے پڑھیں

تحقیق شیطان البتہ وحی کرتے ہیں اپنے دوستوں کی طرف تاکہ (شیطان کے دوست) تمہارے ساتھ جھگڑا کریں"

خدا کی وحی (قرآن اور حدیث) تو دلیل ہے۔ کیا شیطانی وحی (دوسو) بھی دلیل ہے؟ ہرگز نہیں! پھر جو لوگ دین میں بلا دلیل بحث وتکرار کرتے ہیں وہ شیطانی وحی سے ہی بحث کرتے ہیں پس قرآن اور حدیث کے صریح حکم کے سامنے ذاتی آراء اور شخصی اقوال سے بحث وجھگڑا کرنے والے عزازیلی ولایت کے مالک ہیں ؎

شہپرِ زاغ وزغن زیبائے صیدِ قید نیست
کایں کرامت ہمرہ شہباز وشاہیں کردہ اند

فقر کا مطلب ومفہوم

قرآن مجید میں فقر سے مراد تنگدستی، غریبی، اور افلاس ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ۔ (پ۱۰ع۱۴) سوائے اسکے نہیں کہ خیرات واسطے فقیروں اور محتاجوں کے ہے"

اسکے علاوہ فقر سے مراد مخلوق کا خالق کی طرف محتاج ہونا بھی ہے۔

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ... (پ۲۲ع۱۵) اے لوگو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم (سب کے سب) اللہ کے (در کے) محتاج ہو"

یعنی تمام اولاد آدم ـ سب پیغمبر، اولیاء اللہ، مقربانِ بارگاہِ لم یزل، شہدا، صالحین، ہر چھوٹا بڑا، شاہ و گدا، اللہ کے در کا بھکاری ہے۔ اسکی احتیاج سے کسی کو مفر نہیں۔ اگر وہ رزق نہ دے، پانی زمین میں خشک کرے۔ ہوا روک لے تو پیغمبر سے لیکر امتی اور شاہ سے لیکر گدا تک سب ہلاک ہو جائیں۔ کوئی زندہ نہ بچے۔ ثابت ہوا کہ ہر کوئی اللہ کا محتاج ہے۔ تمام مخلوق اس کے حضور دامنِ احتیاج پھیلائے ہوتے ہے۔ ہر سانس کے بعد دوسرا سانس لینے کے لئے خدا سے زندگی مانگ رہی ہے۔ اس لحاظ سے تمام انسان اللہ کے دروازے کے فقیر ہیں۔ خدا نے خود مذکورہ آیت میں فرما دیا۔ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ۔ تم سب فقراء الی اللہ ہو" پس ہر نبی ولی، بزرگ، شہید فقیر الی اللہ ہے۔ ان ہی معنوں میں اہل اللہ اپنے آپ کو فقیر الی اللہ کہتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی خود کو اللہ کا فقیر کہا ہے۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔ (پ ۲۰ ع ۶)

فقر کا بلند مقام فقر (خدا کی محتاجی) ایک بہت بلند مقام ہے جوں جوں

لہ حاشیہ صفحہ ۳۵۲) بہت سے صوفیوں اور عالموں نے فقر کے متعلق یہ حدیث مشہور کر رکھی ہے۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ حضورؐ فرماتے ہیں کہ فقر (تنگدستی۔ افلاس) میرا فخر ہے" حالانکہ یہ ہرگز حدیث نہیں ہے۔ ملا علی قاری نے اسے اپنی موضوعات میں موضوع لکھا ہے۔ اسکے خلاف حضورؐ کی صحیح حدیث ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ۔ خداوندا! میں فقر (افلاس، بھوک) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (حصن) رسولِ رحمتؐ پر قربان جائیں۔ انہوں نے افلاس، بھوک، غریبی، فاقہ اور گداگری کی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ ان چیزوں سے خدا کی جناب میں پناہ مانگ کر امت کو سبق دیا ہے کہ فقر و فاقہ اور افلاس سے بچنے کے لئے پوری پوری جدوجہد کریں۔ محنت، مزدوری، مشقت، تجارت کر کے حلال مال حاصل کریں خود کھائیں اور اہل و عیال کو کھلائیں۔ اور قوم کے غرباء کو خیرات و زکوٰۃ دے کر ان کو پاؤں پر کھڑا کریں۔ قوم سے فقر و افلاس دور کریں۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان خود کو خدا کا زیادہ سے زیادہ محتاج، زیادہ سے زیادہ حاجت مند سمجھتا جائیگا، مخلوق کے آسرے، تکیے، امیدیں، سہارے، بھروسے اور وسیلے نیاگتا جائیگا، عزیزوں، خویشوں، قریبیوں، دوستوں ــ سارے جہان سے ناامید ہوتا جائے گا، توں توں توحید میں پختہ، فقر کے مقام میں اونچا اور اللہ سے قریب ہوتا جائیگا۔ یاد رہے۔ دنیا و مافیہا سے آنکھ موند کر اللہ کو نرگسی آنکھ سے دیکھنا، فقراء اور اولیاء کے زمرہ میں شامل ہونا ہے فقیر، ولی، درویش اور موحد کی یہ تعریف ہے کہ وہ دنیا و مافیہا سے پورا بے نیاز ہوتا ہے۔ جوش فقیر الی اللہ کے خیال کی یوں ترجمانی کرتا ہے ؎

دنیا ہے دنی خاک ہے دنیا کا زر و مال
تذلیل کی بنیاد ہیں یہ حشمت و اجلال
ادبار کوئی چیز ہے در اصل نہ اقبال
وہ سر بھی کوئی سر ہے جو ہونے کو ہے پامال

بیدار ہیں دل جن کے وہ دنیا سے خفا ہیں
جو پھول کے طالب ہیں وہ کانٹوں سے جدا ہیں

تکلیف کے اسباب کو "راحت" نہیں کہتے
جو چند نفس ہو اسے "لذت" نہیں کہتے
دیباچۂ ماتم کو "مسرت" نہیں کہتے
جس شے کو فنا ہو اسے "نعمت" نہیں کہتے

آرام کی خواہش نہ کرو قوت زر سے
لبریز کرو روح کو اللہ کے ڈر سے

لہ خدا سے غافل کرنیوالا۔ زکوٰۃ نا آشنا زر و مال۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غدّار زمانے[1] کی لگاوٹ سے خبردار
آگاہ ہو آگاہ ہو، ہوشیار ہو ہوشیار
جھوٹی یہ امیدیں ہیں، پریشاں ہیں یہ افکار
کس نشے میں بدمست ہیں دنیا کے طلبگار

یہ شاخ ہے وہ جو کبھی پھولی نہ پھلی ہے
دنیا تجھے نادان! کدھر لے کے چلی ہے

کھینچے لئے جاتا ہے کہاں تجھ کو زمانہ[2]
سننے کے سزاوار نہیں ہے یہ فسانہ
دولت ہی کوئی اصل میں شے ہے نہ خزانہ
دھوکا ہے یہ دھوکا ہے، بہانہ ہے بہانہ

واللہ کہ تو حرص کے سانچے میں ڈھلا ہے
حق چھوڑ کے باطل کی پرستش کو چلا ہے

دنیا[3] جسے کہتے ہیں کثافت کا ہے انبار
خنزیر کی ہڈی سے بھی کچھ بڑھ کے ہے مردار
ناپاک ہے، بد اصل ہے، کم ظرف ہے بدکار
مردار شکم اس کا تو پشت اس کی ہے بیمار

میر وحس کے داغوں سے عفونت میں سوا ہے
ذلت کا یہ لقمہ ہے، سگوں کی یہ غذا ہے

تو فخر سے کہتا ہے جسے "عیش و تنعم"
وہ خواب کی جنت ہے، وہ فردوسِ توہم

---

[1] اہل زمانہ نہ کہ زمانہ۔ [2] ماحولِ زمانہ۔ [3] دنیا کا جیفہ۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نالے ہی کی رو داد ہیں نغمہ کہ ترنم
ہے بہرِ فغاں روشنیٔ ماہِ تبسم

تو جس کو سمجھتا ہے کہ فردوسِ بریں ہے
دھندلی سی مسرت کا وہ سایہ بھی نہیں ہے

جا گورِ غریباں پہ نظر ڈال بہ عبرت
کھل جائے گی تجھ پہ تری دنیا کی حقیقت

عبرت کے لئے ڈھونڈ کسی شاہ کی تربت
اور پوچھ کدھر ہے وہ تری شانِ حکومت

کل تجھ میں بھرا تھا جو غرور آج کہاں ہے؟
اے کاسۂ سر بول! ترا تاج کہاں ہے؟

بیشک فقرا الی اللہ ہر غیر اللہ سے نا امید، مایوس، ناکام، نامراد ہو کر خدا ہی کی جوارِ ولایت میں اطمینان کا سانس لیتا ہے۔ دنیا ومافیہا اس کی نظر میں نہیں جچتی۔ یہ ہے وہ فقر جس سے اسرارِ جہانگیری کھلتے ہیں۔ اسکے برعکس آجکل عوام کی نظر میں وہ اولیاء اللہ ہیں۔ جو ہزاروں لاکھوں مرید رکھتے ہیں۔ مریدوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی سے اپنی "دکانِ ولیت" کا "محنتانہ" وصول کرتے ہیں۔ نذروں، نیازوں کی صورت میں انکا لہو چوستے ہیں۔ یہ پیر حضرات ہیں۔ حضرت صاحب ہیں، صاحبزادے، گدی نشین مجاور اور اعراس کے تاجر ہیں۔ یہ ہے وہ فقر جو صیاد کو نخچیری سکھاتا ہے۔ فقراء الی اللہ پر خدا کا درود وسلام ہو۔ خدا کی بارانِ رحمت ان پر برسے اور انکے مقام اور درجات بلند ہوں۔ فقراء الی الناس۔ بہروپئے۔ مکار ہیں۔ خدا سادہ دلوں کو ان کے ہمرنگِ زمین جال سے رہائی دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا اور رسولؐ کی محبت سب پر غالب ہو

خدا کی محبت اس کے حکم ماننے اور رسولِ رحمت کی محبت آپ کے عمل کو اپنانے میں مضمر ہے۔ لاالٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے پر یہ فریضہ عاید ہوتا ہے کہ وہ خدا کے حکم اور اس پر رسولِ خدا کے عمل کو اپنی جان، مال، اولاد، ماں، باپ، دنیا و مافیہا سے عزیز رکھے۔ پھر اسکا کلمہ پڑھنا اور مسلمان کہلانا درست ہوگا۔ جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (پ ۹ ع)

(اے پیغمبرؐ! مسلمانوں کو) سنا دو۔ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے کنبہ دار اور مال جو تم نے کمائے ہیں، اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو اور مکانات جن (میں رہنے) کو تمہارا جی چاہتا ہے، (اگر یہ چیزیں) اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو (ذرا) صبر کرو یہانتک کہ جو کچھ خدا کو کرنا ہے وہ (عذاب وغیرہ تمہارے سامنے) لاموجود کرے۔ اور اللہ تعالٰے فاسقوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

آٹھ پیاری چیزوں کی قربانی

یہ آیت ایک معیار ہے جس پر ہر کلمہ گو ہر مسلمان اپنی مسلمانی کے "نقد" کو پرکھ سکتا ہے اور پھر معلوم کر سکتا ہے کہ وہ کس درجے کا مسلمان ہے۔ کلیجہ تھام کر سنیئے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن آٹھ چیزوں کا ذکر خدا نے مذکورہ آیت میں کیا ہے وہ مسلمانوں کو ازحد پیاری اور عزیز ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) باپ (۲) بیٹے (۳) بھائی (۴) بیٹیاں (۵) کنبہ (برادری)
(۶) مال وزر (۷) سوداگری (۸) مکانات۔

اولاد کو باپ کتنا پیارا ہوتا ہے؟ بیحد! باپ کو بیٹے کتنے عزیز ہوتے ہیں؟ بیان سے باہر! خاوند کو ان کی بیبیاں۔ کچھ نہ پوچھئے کتنی پیاری ہوتی ہیں!

برادری:۔ یہ وہ "بت" ہے کہ اگر شخص پر ناراض ہو جائے تو اس کی شادی اس کے لئے وبالِ جان بن جاتی ہے اور اگر اس کے کوئی موت ہو جائے تو برادری اسکا مردہ خراب کر دیتی ہے۔ غرض برادری جو چاہیے اپنے بھائی سے منوا سکتی ہے۔ ناک سے لکیریں نکلوا سکتی ہے۔ برادری کا بڑا پاس، بڑا لحاظ، بڑا ڈر ہوتا ہے۔

مال:۔ یہ بڑی پیاری اور ضروری چیز ہے۔ مال کی محبت مشہور ہے۔

سوداگری:۔ سوداگری اور تجارت سے بیحد محبت ہوتی ہے۔ ہر وقت ڈر رہتا ہے کہ کہیں مندی نہ پڑ جائے۔ ذریعہ معاش یہی تو گزران ہے۔

مکانات:۔ زمینیں، مربعے، مکان، حویلیاں، رہائش گاہیں، خوبصورت کوٹھیاں اور بنگلے۔ کون انہیں چھوڑنا چاہتا ہے؟

یہ سب محبوب اور پیاری چیزیں ہیں۔ ان کے مقابلہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ کا پیار اور محبت بھی ہے۔ خدا اور اسکے رسولؐ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ مذکورہ آٹھ چیزوں کی محبت کو اللہ اور رسولؐ کی محبت پر قربان کر دو۔ اگر وہ مذکورہ چیزیں خدا اور رسولؐ اور جہاد فی سبیل اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ محبوب ہوگئیں تو پھر انتظار کرنا چاہیئے کہ خدا کا عذاب آکر تمہیں مٹا دے
اسکی مختصر تشریح یہ ہے کہ جب خدا کا حکم اور اس حکم پر رسولؐ خدا کا عمل
تعمیل کیلیئے پکارے۔ تو مسلمان کو خدا اور رسولؐ کی محبت کے نشہ میں فوراً
لبیک کہدینا چاہیئے۔ اور ہر قیمت پر اسے بجا لانا چاہیئے اور اگر تعمیلِ خداوندی
اور اطاعتِ مصطفویؐ میں مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز رکاوٹ پیدا کرے
تو اُسے ٹھکرا دینا چاہیئے۔ یعنی کتاب و سنت کی تعمیل میں اگر باپ حائل
ہوتا ہے تو وہ بت ہے ٹھکرا دو۔ اگر بیٹے اور بھائی معترض ہوں، خون کے
رشتے مقابل ہوں۔ زر، زن، برادری، سوداگری اور پسندیدہ مساکن مزاحم
ہوں تو قرآن وحدیث کے مقابل آنے کے باعث یہ بت ہیں۔ انہیں ٹکڑے
ٹکڑے کر دو۔ یعنی ان کی محبت کو خدا رسولؐ کی محبت پر قربان کر کے
شریعت کی تعمیل کرو اور انکی کچھ پروا نہ کرو۔ جان رکھو کہ ہر چیز خدا کے
حکم میں آڑے آنیوالی بت ہے۔ اسے "توڑنا" ہے۔ پھر خدا سے رشتہ اور
تعلق جڑیگا۔ ورنہ بت روک بن کر دوئی پیدا کر دینگے ؎

مقامِ بندۂ مومن ہے ماورائے سپہر
زمیں سے تابہ ثریا تمام لات و منات

شہیدوں کی زندگی

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ

لے (دعا) شیہ ۲۵ حضورؐ فرماتے ہیں لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَ
النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری)۔ کوئی تم میں سے (پورا) ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھے (محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو) اپنے باپ (اپنی اولاد) اور سارے جہان سے پیارا نہ بنائے یعنی میری اطاعت سب کی اطاعت پر
غالب رکھے۔ حدیث و سنت کے مقابلہ میں کسی کی پروا نہ کرے۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پ۲ ع۳) اور جو اللہ کی راہ (جہاد) میں مارے جاتے ہیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ زندہ ہیں مگر تم (ان کی زندگی کی حقیقت کو) نہیں سمجھتے۔"

حیاتِ شہدا کی تجارت اس آیت کو بھی "تاجرانِ دین" نے خوب بیچ کر کھایا ہے۔ قبروں کا کاروبار کرنیوالے احبار و رہبان۔ مجاور، شیخ، صاحبزادے اور گدی نشین۔ بھولے ارادت کیشوں، مصیبت زدوں کو کہتے ہیں کہ قرآن میں لکھا ہے کہ شہید زندہ ہیں۔ پس تم شہیدوں کے مزاروں پر حاضر ہوکر ان سے اپنی حاجتیں اور مصیبتیں عرض کرو۔ وہ خدا سے تمہاری مشکلیں آسان کرا دینگے یا اختیار یافتہ خود ہی حاجت روائی کر دینگے۔ یاد رکھو! شہید زندہ ہیں۔ ان کے حضور حسب توفیق نذر نیاز گزار کر اپنی حاجتیں پیش کرو۔

"شہید زندہ ہیں" کے عنوان سے ہزارہا شہداء کے مزار[1] حاجت روائیوں کے لئے بیشمار خلق کا مرجع و مآب بنے ہوتے ہیں۔ وہاں لاکھوں روپے کا چڑھاوا چڑھتا ہے۔ سیم و زر کے انبار لگ جاتے ہیں۔ جن سے "اولیاء اللہ" پلتے پوستے ہیں۔ خوب کھاتے، پیتے، پہنتے اور کاروں (CARS) میں سیر کرتے ہیں۔

مجاہد قتل کے بعد شہید ہوتا ہے حالانکہ آیت کا مطلب واضح ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ "جو اللہ کی راہ میں

---

[1] جن حضرات کو دکان کیلئے کسی شہید کا مزار میسر نہیں آتا وہ کسی غیر شہید بزرگ کے مزار یا اپنے باپ دادا کی قبر کو "دکان" بنا لیتے ہیں عوام کو کہتے ہیں کہ کافروں سے لڑنا جہادِ اصغر ہے اور نفس کو مارنا جہادِ اکبر ہے۔ جو بزرگ کافروں سے لڑکر شہید ہوتے ہیں وہ بھی زندہ ہیں اور جو بزرگ اپنے نفس سے لڑکر مرے ہیں وہ بھی زندہ ہیں۔ لہٰذا اولیاء اللہ کے مزاروں پر جاؤ۔ ان سے اپنی حاجتیں عرض کرو اور مطلب پاؤ۔ اس طرح آجکل ہر سخیتہ قبر پوجی جا رہی ہے اور "دکاندار" اسکی آمدنی کھا رہے ہیں۔ آنسو گراؤ اسلام کی اس حالتِ زار پر۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارے جاتے ہیں، انکو مردے نہ کہو" ان شہیدوں کے لیئے یُقْتَلُ کا لفظ آیا ہے جس سے ثابت ہوا کہ میدانِ جنگ میں اُنکا قتل وقوع میں آیا ہے۔ قتل کے معنی ہیں انفکاک الروح عن الجسد۔ روح کا جسم سے جدا ہو جانا۔ جب روح جسم سے نکل گئی تو دنیا کی زندگی ختم ہوگئی۔ زندگی نہ رہی۔ یہ زندگی نہیں رہی جب ہی تو وہ شہید کہلائے۔ جبتک زندگی تھی وہ مجاہد تھے۔ زندگی نہ رہی تو شہید ہوئے۔

شہیدوں کی زندگی کوئی نہیں سمجھ سکتا

شہید کی بیوی شرعًا بیوہ کہلاتی ہے اور چار ماہ دس دن عدت گذار کر نکاح کر سکتی ہے۔ شہید کی جائیداد دوسرے مرنیوالوں کی طرح ورثاء میں تقسیم ہو جاتی ہے یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ اسکی دنیا کی زندگی نہیں رہی۔ یہ جو خدا نے فرمایا بَلْ اَحْيَاءٌ بلکہ زندہ ہیں۔ اس زندگی سے مراد دنیا کی زندگی ہرگز نہیں ہے بلکہ برزخ کی زندگی ہے جس کا دنیا کیساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ مطلب یہ کہ جو شخص میدانِ جنگ میں جاکر اعلائے کلمۃ اللہ کیلیئے کافروں سے لڑتا ہے اگر وہ وہاں مارا جائے، قتل ہو جائے تو اسکی دنیا کی زندگی ختم ہوگئی۔ ہاں خدا اس کو برزخ میں نہایت اعلیٰ زندگی دیتا ہے جس کا دنیا والوں کو کچھ شعور نہیں۔ خدا نے وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ کہہ کر صاف فیصلہ کر دیا کہ شہداء کی برزخی زندگی کا تم کو شعور نہیں۔ تم سمجھ ہی نہیں سکتے کہ وہ زندگی کیسی ہے۔ لہذا تم شہداء کی زندگی پر تکرار، بحث، ردّ و کد اور جھگڑا مت کرو۔ ایک شخص مادرزاد اندھا ہے۔ وہ سورج کی روشنی کو کیا سمجھ سکتا ہے؟ ایسے ہی شہید کی برزخی زندگی کو سمجھنے کے لئے اہل دنیا "مادرزاد" اندھے[1] ہیں۔ وہ شہید کی زندگی کی "روشنی" سے متعلق کچھ بھی سمجھ عقل، دانش، واقفیت اور شعور نہیں رکھتے۔

[1] ص ۳۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہیدوں کے مراتب

آیت مذکور میں خدا نے صرف شہیدوں کی بزرگی، مرتبے، درجے، فضیلت اور شان کا ذکر کیا ہے تاکہ دوسرے مسلمان بھی جہاد کا شوق کریں۔ ان میں بھی اللہ کی راہ میں گردن کٹا کر شہادت کا مرتبہ پانے کا جذبہ پیدا ہو۔ شہداء کی زندگی میں خدا نے یہاں تک فرمایا۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (پ ۴ ع) اور جو اللہ کے رستے میں مارے گئے ہیں ان کو مرے خیال نہ کرو۔ بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں (اس کے خوانِ کرم سے) ان کو رزق ملتا ہے اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دے رکھا ہے اس میں خوش ہیں"

اس آیت میں خدا نے شہداء کی مزید بزرگی بیان کی ہے اور پچھلی آیت کی تشریح بھی کر دی ہے کہ جو لوگ راہِ خدا میں قتل ہوئے (جن کی حیاتِ دنیوی نہیں رہی) ان کو مرے گمان نہ کرو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں۔ یعنی قتل اور دنیا کی زندگی کے ختم ہوتے ہی ان کو ایک اور اعلیٰ درجہ کی زندگی خدا نے دیدی ہے۔ یہ زندگی عند ربھم ہے۔ اللہ کے نزدیک ہے۔ تمہارے نزدیک نہیں یعنی تمہاری عقل، فکر، سمجھ اور شعور سے بالاتر ہے۔

پھر فرمایا۔ یرزقون۔ ان کو رزق دیا جاتا ہے ۔ یہ رزق بھی خدا ہی

لہ (حاشیہ صلا ۳۶) مادرزاد اندھے کو آنکھوں والے کہیں بھائی جب سورج چڑھتا ہے تو روشنی ہو جاتی ہے پھر سب لوگ کاروبار پر لگ جاتے ہیں اور جب سورج ڈوب جاتا ہے تو رات پڑ جاتی ہے۔ اندھیرا ہو جاتا ہے۔ اس وقت سب لوگ کاروبار چھوڑ دیتے ہیں اور سو جاتے ہیں۔ سورج، روشنی، رات، دن کا نام بار بار سنکر مادرزاد اندھا ممکن ہے ایک دو فیصد سورج یا روشنی کو سمجھ لے لیکن شہید کی زندگی کی کیفیت تو سوائے خدا کے کوئی جانتا ہی نہیں۔ اس لئے اسے سمجھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر کتنے ظالم ہیں وہ لوگ جو شہید کی زندگی کا سائن بورڈ لگا کر انکے مزاروں کو بیچ بیچکر کھا رہے ہیں۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتا ہے کس قسم کا ہے۔ نہ شہدا کی زندگی کا ہم کو شعور ہے، نہ ان کے رزق کی ہم کو سمجھ ہے۔

آگے فرمایا۔ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دے رکھا ہے۔ اس میں مگن اور خوش ہیں؛ اس سے پتہ چلا کہ خدا نے شہداء کی خاص ہی مہمانی کی ہے۔ ان پر بڑے انعام کئے ہیں۔ ان پر اپنی بخششوں، نوازشوں، نعمتوں کی برکھا برسائی ہے۔ قیامت کے حساب سے قبل ہی ان کو بہشت کے کھانے پینے سے نواز دیا ہے۔ اور اپنے فضل سے ان کو بامراد، کامیاب، خوش و خرم اور نہال کر دیا ہے۔

شہیدوں کے مزاروں کی تجارت

اب آپ غور فرمائیں تو ان آیات سے یہی ثابت ہوگا کہ شہیدوں کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ انھیں خدا کا خاص قرب حاصل ہے اور ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہم بھی راہِ خدا میں جان دینے کے جذبہ سے سرشار ہوں اور شہادت کے مراتبِ عالیہ کے طلبگار! لیکن مسلمانوں کی بدبختی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے شہیدوں کے مزاروں پر نذریں (جو خدا کی عبادت ہے) ماننی شروع کر دی ہیں۔ ان کو حاجت روا اور مشکلکشا مان رکھا ہے۔ آجکل کے "بزرگوں" اور "مرشدوں" نے "شہید زندہ ہیں" کا نعرہ لگا کر عوام کو قبروں پر اکٹھا کر لیا ہے اور انہیں کہا ہے کہ اہل قبور سے استمداد کرو، مرادیں ملیں گی۔ قارئین کرام توجہ فرمائیں کہ بَلْ اَحْيَآءٌ۔ شہید (برزخ میں) زندہ ہیں! سے یہ کیونکر ثابت ہوا کہ ان کے مزاروں پر حاضر ہو کر ان سے مشکلکشائی اور حاجت روائی کی درخواست کرو۔ ان کی قبروں پہ میلے اور عرس رچاؤ۔ وہاں نذریں، نیازیں چڑھاؤ۔ ان کی قبروں کو دھو دھو کر پانی بیچو۔ اور خدائی اختیارات اور تصرفات ان میں مان کر خدائی کاموں کیلئے ان کو پکارو؛

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی بہت لوگ شہید ہوئے۔ شہداء اُحد بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔ کے مصداق تھے۔ سوا لاکھ صحابہؓ میں سے کسی نے ان کے مزاروں پر بھی جا کر نذر نیاز چڑھائی؟ ان کے مزاروں کو غسل دیا؟ وہاں کوئی عرس کیا؟ میلہ لگایا؟ چلّہ کیا؟ کسی شہید کو پکارا؟ کسی کے آگے حاجت پیش کی؟ کسی سے مشکلکشائی چاہی؟ نہیں! ہرگز نہیں! پھر کیا بَلْ اَحْیَاءٌ" شہید زندہ ہیں" اس دور کے شہیدوں کے لئے ہی ہے؟ جو ان کی قبروں پر حاجت روائی کے لئے خلق کا ہجوم ہوتا ہے۔ بَلْ اَحْیَاءٌ۔ شہید زندہ ہیں" رحمتؐ للعالمین کے غزووں کے شہیدوں کے لئے نہیں ہے؟ اگر ہے تو اُن کے مزاروں پر دکھ درد کے ماروں کی بھیڑ کیوں نہ ہوئی؟ مصائب و حوائج کے شکار رہائی کے لئے وہاں کیوں نہ گڑگڑائے؟؟؟؟ ۔

فریب کار رگمانوں پہ بھی جو اتر آئے اب ایسے سرکش و نادان کو کون سمجھائے

سچ یہ ہے کہ بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ خدا کے ہاں شہداء کا ایک بلند مرتبہ ہے۔ قربِ خداوندی کی معراج ہے۔ شہداء کی زندگی ان کے لئے ایک لاثانی نعمت ہے۔ مسرتوں کا خزانہ ہے نہ کہ اہلِ دنیا کو اولاد بخشتی، جنگوں میں ان کی مدد کرتی، دکھوں دردوں مصیبتوں اور حاجتوں میں ان کے کام آتی ہے۔ یار لوگوں نے "دکانیں" چلانے کے لئے ان کی زندگی "سمگل" کر رکھی ہے۔ عوام کو دھوکا دیتے ہیں کہ شہیدوں کی زندگی مشکلکشا ہے۔ قرآن اور حدیث سے ان کے پاس کوئی سند اور دلیل نہیں ہے۔ صرف جلب زر کا ہتھکنڈہ ہے۔ ے

نذرانہ نہیں سُود ہے پیرانِ حرم کا
اِس خرقۂ سالوس کے اندر ہے مہاجن

(اقبالؒ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نورِ ہدایت کا بیان

یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا۔

(پ ۶ ع) اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیل آ چکی۔ اور ہم نے تمہاری طرف جگمگاتا نور اتارا ہے۔"

قرآن نور ہے

اس آیت میں خدا نے قرآن کو نور کہا ہے۔ اس نور کا مطلب یہ نہیں کہ اندھیری رات میں لیمپ کا کام دیتا ہے یا جس اندھیرے کمرے میں قرآن رکھا ہوتا ہے وہاں روشنی ہوتی ہے۔ بلکہ اس نور سے مراد نورِ ہدایت ہے۔ جو شخص قرآن کو پڑھتا اور اس کے احکام پر عمل کرتا ہے اسکو ہدایت کی روشنی ملتی ہے۔ شرک، کفر اور جہالت کے اندھیرے مٹتے اور توحید، اسلام اور بصیرت کی روشنی حاصل ہوتی ہے۔

رسولِ خدا نور ہیں

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔ (پ ۶ ع) بیشک آئی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب بیان کرنیوالی"۔

علامہ نسفی حنفیؒ نے اس آیت میں نور سے مراد کتاب مبین ہی لی ہے یعنی خدا نے جو روشنی بھیجی ہے وہ کتاب مبین ۔ قرآن مجید ہی ہے۔ لیکن ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جس طرح قرآن نور ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نور ہیں۔ یہ نورِ ہدایت ہیں۔ آپ کے عمل کے نور سے عرب سے شرک و کفر کی ظلمت مٹ گئی۔ جو شخص بھی آپ کی حدیث اور سنت پر عمل کریگا اس کو ہدایت کی روشنی ملے گی۔ پس قرآن بھی نورِ ہدایت ہے اور حضرتِ انورؐ بھی نورِ ہدایت ہیں۔ وصف کے لحاظ سے نور ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ کو خدا کا جز کہنا

جو مولوی حضرات لوگوں کو کہتے ہیں کہ حضورؐ اللہ کے نور سے جُدا شدہ ہیں۔ اللہ کا جز ہیں (معاذاللہ) وہ کفر کا کلمہ بولتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا" یعنی نہ کوئی اس کا جز ہے اور نہ خود وہ کسی کا جز ہے۔ پس حضورؐ کو اللہ کا جز ماننا مشرک اور کافر ہونا ہے بیشک اللہ نور ہے۔ غیر مخلوق، قدیم، ازلی، ابدی نور ہے لیس کمثلہ شئی۔ اسکو مخلوق کے نور کیساتھ کوئی نسبت نہیں۔ کتنے بڑے ظالم اور گمراہ ہیں وہ لوگ جو مخلوق کو اللہ کے غیر مخلوق نور کا جز قرار دیتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا (پ ۲۵ ع ۷)۔ اور مشرکوں نے مقرر کیا واسطے اللہ تعالٰی کے، اس کے بندوں سے ایک جز۔"

اس آیت میں خدا نے صاف فرما دیا کہ مشرکین خدا کے بندوں کو اس کا جز قرار دیتے ہیں۔ پس جو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا جز قرار دیتے ہیں۔ اللہ کے نور کا حصہ مانتے ہیں ان کے مشرک اور کافر ہونے میں کیا شبہ رہا؟ مسلمان بھائیو! فرقہ بندی سے باز آؤ۔ انجان ہوکر مولویوں کے پیچھے نہ چلو۔ خود قرآن پڑھو عقل فکر سے کام لو اور اپنے عقیدوں کو قرآن کے مطابق بنا لو۔ حضورؐ کو خدا کی جز کہنا، آپکی رسالت اور خدا کی توحید کا انکار ہے۔ کیونکہ رسول، خدا کی جز نہیں ہوتا ہے۔ اور جس سے کوئی جز نکلے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ پس جز کہنے سے رسالت اور الوہیت دونوں سے ایمان اٹھ گیا۔

بشریتِ انبیاء

جتنے پیغمبر خدا نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے بھیجے، سب کے سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشر اور انسان ہی تھے۔ کافروں نے از راہِ تعجب کہا کہ ہم انسان ہیں اور جو رسول ہماری طرف آیا ہے وہ بھی انسان ہے۔ انسانوں کی طرف رسول بھی انسان! یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا نے کوئی رسول بھیجنا ہی ہوتا تو فرشتہ رسول بنا کر بھیجتا خدا ان کی جہالت کا قول نقل کرتا ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (پ۱۵ ع)۔ "اور جب لوگوں کے پاس (خدا کی طرف سے) ہدایت آئی تو ان کو ایمان لانے سے صرف یہ بات مانع ہوئی کہ کہنے لگے کیا خدا نے آدمی (کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا ہے۔"

یعنی وہ تعجب کرتے تھے کہ کیا انسان بھی پیغمبر ہو سکتا ہے۔ خدا نے جواب دیا۔

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا۔ (پ۱۵ ع)۔ (اے پیغمبر! تم ان لوگوں کو) جواب دو کہ زمین میں اگر فرشتے رہتے ہوتے کہ (روئے زمین پر) اطمینان سے چلتے پھرتے، تو ہم فرشتے ہی کو آسمان سے پیغمبر (بنا کر) ان کے پاس بھیجتے۔"

یعنی دنیا میں انسانوں کی جگہ اگر فرشتے آباد ہوتے تو ہم انکی جنس سے فرشتہ ہی رسول بنا کر ان کے پاس بھیجدیتے۔ چونکہ دنیا میں انسان بستے ہیں اسلئے انکی جنس سے انسان اور بشر ہی رسول بنا کر ہم نے بھیجا ہے۔ ثابت ہوا کہ سب رسول انسان اور بشر ہی تھے۔ حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (پ۱۵ ع)۔ (اے پیغمبر!

---

[۱] مشرکین کے نزدیک بشر کا رسول ہونا تعجب خیز تھا۔ بلکہ رسالت کے انکار کی وجہ ہی یہی تھی کہ رسول بشر کیوں ہے؟ بعینہٖ آج بھی غالی گروہ حضورؐ کو بشر نہیں مانتا۔ کہتا ہے کہ حضورؐ اتنی بڑی شان کے اور پھر بشر۔ مشرکین کے نزدیک بھی ایک وجود میں رسالت اور بشریت جمع نہیں ہو سکتی۔ غالی بھی دونوں کا اجتماع وجود رحمۃ للعالمین میں تسلیم نہیں کرتے۔ افسوس!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں سے) کہو۔ پاک ہے رب میرا (شک سے) ۔میں تو ایک بشر ہوں (خدا کا) بھیجا ہوا ؟

ثابت ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنس انسان سے ہیں۔ بشر ہیں۔ سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم ہاں آپکی بشریت کے منکر لاریب قرآنی آیات کے منکر ہیں !

شاھد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

یَاۤ اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔ (پ ۲۲ ع ۳) اے پیغمبر! بیشک ہم نے بھیجا تجھ کو (دین الٰہی کی صداقت کی) شہادت دینے والا۔ اور (نیکوں کو بہشت کی) خوشخبری دینے والا۔ اور (بدوں کو خدا کے غضب سے) ڈرانیوالا۔ اور (لوگوں کو) اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا۔ اور (ہدایت کا) روشن چراغ "۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اپنی توحید، وحی اور دین اسلام کی صداقت پر گواہ بنا دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے"۔ شہادت دل کی تصدیق و یقین کے ساتھ کسی بات کا زبان سے اظہار کرنا ہے۔حضور دلی تصدیق کے ساتھ زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے۔اس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں۔ قولی ، بدنی اور مالی عبادت کا تنہا وہی حقدار ہے۔ اسی طرح قرآن کے منزل من اللہ ہونے کی بھی حضور نے ہی گواہی دی ہے۔فرقانِ حمید کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات کے وحی الٰہی ہونے کی قولاً اور عملاً شہادت دی ہے۔ حضور ہی کی شہادت سے ہم توحید، اسلام اور قرآن کی صداقت پر ایمان لے آتے ہیں۔ دینِ اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق ہے۔ حضرت انورؒ ساری عمر اسی حق کی حقانیت کی گواہی دیتے رہے ہیں۔ سرورِ رسولاں صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے گواہ ہیں۔ خدا کے کلام کے گواہ ہیں۔ تمام آسمانی تعلیم کے گواہ ہیں۔ حضورؐ کی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات، خیرات، جنگ جہاد، تبلیغ، تقریر، ہر قول فعل، چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا۔ ہر حرکت سکون ۔ وحدانیتِ ایزدی اور ربوبیتِ لم یزلی پر شاہد ہیں۔ ان ہی معنوں میں خدا نے فرمایا ہے۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا۔ اے پیغمبر! ہم نے تجھ کو (اپنا اور اپنے مقرر کردہ دین کا) گواہ بنا کر بھیجا ہے" یعنی تو اتنا سچا، اتنا صادق، اتنا مصدوق اتنا امین اور اس درجہ اخلاقِ حسنہ کی معراج پر ہے کہ ہم نے تجھے اپنی توحید اپنے کلام اور تمام احکام پر گواہ بنایا ہے۔ سبحان اللہ! جو خدا کی ذات اور صفات اور اسکے دین کا گواہ ہو، اسکا مرتبہ کتنا بلند ہوگا۔ اسکی شان کتنی اونچی ہوگی۔ بیشک "خلاقِ لایزال کا شاہد" "بعد از خدا بزرگ" کے درجہ کا ہی ہو سکتا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اُمّت بھی شاہد ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس طرح اول المومنین اول المسلمین ہیں، اسی طرح اول الشاہدین ہیں۔ امت نے آپ کے ایمان اور اسلام کی مشعل سے کسب ضیا کر کے ایمان اور اسلام پایا ہے۔ ایسے ہی حضورؐ کی شہادت کی "درس گاہ" سے امت نے اللہ کیلئے شہادت دینی سیکھی ہے۔ چنانچہ ہر مسلمان (حضورؐ کی پیروی اور اتباع میں) خدا کی توحید کی شہادت دیتا ہے۔ اس طرح اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ "میں شہادت دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے" پھر رسالت کی بھی شہادت دیتا ہے۔ کہتا ہے۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ "میں شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں" اسی طرح خدا کے تمام احکام کو بجا لا کر اپنے عمل سے خدا کی (توحید اور ربوبیت کی) شہادت دیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ حتیٰ کہ میدانِ جنگ میں لڑکر، اپنی زندگی کے خون سے خدا کی عظمت وجلال اور مجد و توحید پر شہید (گواہ) ہوتا ہے! یاد رہے کہ خدا کی راہ میں مارا جانا خدا کی وحدانیت کی (WITNESS) گواہی ہے۔ غرض مومن موحد سنِ رشد سے لے کر موت تک اپنے قول وفعل اور کردار و اخلاق سے اللہ کا گواہ ہے۔ خوب سمجھ لیں کہ تمامِ اوامرِ خداوندی کی تعمیل احکم الحاکمین کی الوہیت اور وحدانیت کی شہادت ہے۔ دینی، مذہبی، اخلاقی، تمدنی، معیشی اور معاشرتی زندگی میں حق کا احقاق اور سچائی کا اعلان الملک الحق کی گواہی ہے۔ اور مومن دنیا میں آیا ہی اس لئے ہے کہ وحی الٰہی کی مشعلوں کو تاریست جگا کر شاہدِ یزداں رہے!

شیطان کے گواہ

توحیدی ایمان اور اوامر کی تعمیل تو خدا کی گواہی ہے۔ اس کے برعکس شرکیہ اور بدعیہ اعمال اور نواہی کا ارتکاب شیطان کی گواہی ہے۔ پس تمام موحد اور مومن اللہ تعالےٰ کے گواہ ہیں اور مشرک کافر اور اہلِ بدعت شیطان کے گواہ ہیں۔

قیامت کو حضور اور امت کی شہادت

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔ (پ ۲ ع ۱)۔ ”اور اسی طرح ہم نے تم کو امتِ وسط (عادل) بنا دیا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسولؐ تم پر گواہ ہو“

ارشادِ خداوندی کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح تمہارا قبلہ سب قبلوں سے افضل ہے اسی طرح ہم نے تم کو تمام امتوں سے افضل امت بنا دیا ہے۔ ”امۃً وسطاً“۔ وسط وہ جگہ ہوتی ہے جس کی پیمائش سب طرف سے برابر ہو۔ جیسے دائرہ کا مرکز۔ پھر اس لفظ (وسط) کو اچھی خصلتوں اور اعلیٰ خوبیوں کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعارہ کر لیا گیا۔ کیونکہ اچھائیاں، خوبیاں اور اچھی خصلتیں افراط اور تفریط کے عین بیچ (وسط) میں ہوتی ہے۔ افراط حد سے بڑھ جانے اور تفریط حد سے گھٹ جانے کو کہتے ہیں۔ یہ دونوں حالتیں مذموم ہیں۔ عدل اور وسط کے منافی ہیں۔ امتِ محمدیہ (یا مسلمان) ان دونوں حالتوں سے نا آشنا ہے بلکہ اس کا مرکز وہ نقطۂ اعتدال ہے جو ان کے درمیان ہے۔

پھر لفظ وسط کا اطلاق ہر عادل، صادق اور سب سے بہتر شخص پر کیا گیا۔ اور وسط کے معنی عدل، انصاف، برابری، مساوات، داد، نیاؤ کے ہوئے۔ حاصل کلام خدا تعالیٰ نے امتِ محمدیہ (جس کے اولین مخاطب صحابہؓ ہیں) کو عادل، منصف امت بنایا ہے۔ یہ دنیا میں دھرم کنڈا بنکر آئی ہے۔ اہلِ عالم کیلئے یہ وہ ترازو ہے جسکے ایمان کی سوئی ہر وقت وسط اور درمیان میں رہتی ہے۔ اسلام اور اسلام کی ساری تعلیم عدل ہی عدل ہے۔ دینِ اسلام قبول کرنیکے کے سبب یہ امت بھی عدل و وسط کا سراپا بن گئی ہے۔

عدل کے معنی ہیں وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ مَحَلِّہٖ۔ چیز کو اس کے محل اور ٹھکانے پر رکھنا، مثلاً مال مسروقہ لے کر اصل مالک کو دے دینا۔ مال کو اسکے محل پر پہنچانا ہے۔ یہ عدل ہے۔ سب سے بڑا عدل توحید ہے کہ عبادات کو اسکے محل پر رکھا جاتا ہے۔ اور سب سے بڑا ظلم شرک ہے کہ عبادت کو اسکے غیر محل پر پہنچایا جاتا ہے۔ اور ظلم کے معنی ہی ہیں۔ وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ غَیْرِ مَحَلِّہٖ۔ چیز کو اس کے محل اور ٹھکانے سے ہٹا کر رکھنا؛

کتنی خوش قسمت ہے یہ امت' کہ خدا نے اسے جہان والوں کیلئے معیارِ عدل بنا کر بھیجا ہے۔ انصاف کا ترازو[1] قرار دیا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو تولنے کے لئے آئی ہے؛ معروف (عدل) کی مشعلیں جگا کر منکر (ظلم) کی ظلمتیں مٹانے کی

[1] چھپے ۳۷ پ ۲ ع ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاطر بنائی گئی ہے۔ اسی لئے خیرامت ہے۔ وسط امت ہے۔ جہان کو خیر اور وسط سے بھرنیوالی۔ اور بدی، برائی اور زور زیادتی کو مٹانیوالی۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰامِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ ۰ (پ ع)

اے ایمان والو! ہو جاؤ تم قائم رہنے والے ساتھ انصاف کے، گواہی دینے والے واسطے خدا کے۔"

امتِ وسط ـ عادل امت کی شان ہی یہ ہے کہ وہ ہر وقت عدل و انصاف پر قائم رہے۔ اس طرح کہ احکام الٰہی پر عامل ہوکر دنیا میں ان کا نفاذ کرے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اپنا محبوب مشغلہ بنائے اور اپنے کردار سے خدا کی گواہی دینے والی بنی رہے۔

دنیا کو عدل و انصاف اور حق کی شہادت سے بھر دینے والی امت نہ صرف دنیا میں ہی معزز ہے بلکہ آخرت میں بھی اللہ کے پاس بڑی عزت والی ہے چنانچہ وہاں بھی حق کی شہادت دیگی۔ خدا نے فرمایا لِتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ۔ (میدانِ محشر میں) لوگوں پر شاہد ہے۔" اسکا مطلب حضورؐ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز حضرت نوح علیہ السلام کو بلا کر کہا جائیگا۔ کیا تو نے (اللہ کا دین) پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کرینگے۔ ہاں پہنچا دیا تھا۔ پھر خدا تعالےٰ قوم

لہ (حاشیہ صلہ۳) ہر مسلمان کو اپنے گریبان میں منہ ڈالکر سوچنا چاہیئے کہ کیا وہ "دھرم کنڈا" ہے؟ اس کی زندگی عدل و انصاف کا مجسمہ ہے؟ اسکے شب و روز داد گستر ہیں؟ وہ موحد ہے؟ اوامر خداوندی کو پوری طرح بجا لا رہا ہے؟ نواہی سے کماحقہ مجتنب ہے؟ حقوق اللہ کا لبریز پیمانہ اٹھائے ہوئے ہے؟ بندگانِ خدا کے حقوق کی امانتیں پوری پوری ادا کر رہا ہے؟ اپنے ترازوئے ایمان میں حق بحقدار رسید کے ہیروں کو پورا پورا تول رہا ہے؟ اگر سب باتوں کا جواب خلوص سے اثبات میں ہے تو ایسا شخص بفضلہ ضرور ضرور مسلمان اور امتِ رسولؐ میں شامل ہے اسکو اس کا اسلام اور امتِ رسولؐ ہونا ہزار بار مبارک ہو! اور اگر ہر سوالیہ نفی کی آغوش میں مدہوش ہے تو ایسا مسلمان ننگِ اسلام ننگِ امت ہے۔ اُمَّۃً وَّسَطًا کی شرافت سے محروم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوح کو بلا کر پوچھے گا۔ کیا تم کو (دین حضرت نوحؑ نے) پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی نذیر (ڈرانیوالا) نہیں آیا۔ پھر خدا تعالےٰ حضرت نوح کو کہے گا۔ کون تیری شہادت دیتا ہے؟ وہ کہیں گے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور ان کی امت۔ (حضورؐ نے فرمایا) یہی قول ہے خدا تعالےٰ کا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا۔ (فرمایا حضورؐ نے) وسط وہی عدل ہے۔ پس تم لوگ بلائے جاؤ گے پھر نوح کے واسطے گواہی دو گے (کہ ہاں حضرت نوحؑ نے ساڑھے نوسو برس تبلیغ کی ہے) اور میں تم پر گواہ کیا جاؤنگا (کہ میری امت نے قرآن پڑھ کر سچی گواہی دی ہے)۔ یہ حدیث بخاری شریف، ترمذی اور ابن ماجہ میں موجود ہے۔

ایسی اور بھی روایات آئی ہیں جن کا لب لباب یہ ہے کہ قیامت کے روز ہر ہر امت کے کافروں سے کہا جائیگا کہ کیا تمہارے پاس ڈرانیوالا پہنچا تھا۔ وہ کہیں گے۔ مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ۔ ہمارے پاس کوئی بشیر، نذیر (پیغمبر) نہیں آیا۔ پھر ان امتیوں کے پیغمبروں سے کہا جائیگا کہ گواہ[1] لاؤ۔ وہ حضرت انورؐ اور آپؐ کی امت کو گواہ لائینگے۔ پھر حضورؐ اور آپ کی امت حاضر ہوکر گواہی دینگے کہ پیغمبر سچے ہیں۔ انہوں نے خدا کا دین پہنچا دیا تھا اور یہ کافر امتیں جھوٹی ہیں۔ پھر وہ کافر کہینگے کہ یہ لوگ تو ہمارے بعد پیدا ہوئے ان کو پیغمبروں کی تبلیغ کا علم کہاں سے ہوا؟ پھر امت وسط جواب دیگی کہ خدا نے اپنی سچی کتاب اپنے سچے رسولؐ پر نازل کی۔ اس کے اخبار سے ہم کو علم ہوا۔ پھر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی عدالت اور تزکیہ کی گواہی دینگے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ

---

[1] اللہ عالم الغیب سب کچھ جانتا ہے۔ لیکن اس لئے کریگا کہ کافروں پر حجت تمام ہو۔ اور حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی امت کی بزرگی اور فضیلت ظاہر ہو۔ (صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡدًا ۔

امتِ محمدیہ لوگوں (کافر امتوں) پر گواہ ہوگی۔ اور رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) امتِ محمدیہ پر گواہ ہونگے۔"

قرآنی آیت سے شرک پر استدلال

قرآن مجید شرک کو مٹاتا ہے۔ لیکن افسوس ۔ فرقہ غالیہ بعض قرآنی آیات سے شرک پر استدلال کرتا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں کہ خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو شاہد کہا ہے۔ اور شاہد وہ ہوتا ہے جو آنکھوں سے دیکھ کر گواہی دے۔ لہٰذا حضورؐ حاضر ناظر ہوئے۔

یاد رہے کہ حاضر ناظر (ہر جگہ موجود اور ہر چیز کو دیکھنے والا) صرف اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ اس خاصۂ خداوندی میں کوئی شریک نہیں۔ اگر کسی اور کو حاضر ناظر کہیں گے تو مشرک ہو جائینگے۔ اگر شاہد سے مطلب حاضر ناظر ہے تو اسی آیت میں خدا نے امت کو بھی شاہد فرمایا ہے۔ تو کیا امت بھی حاضر ناظر ہوئی؟ لتکونوا شہدآء علی الناس ۔ امتِ رسول (پہلی کافر امتوں کے) لوگوں پر شاہد ہوگی۔ کیا یہ امت بھی پہلی کافر امتوں کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرے گی؟ نہیں! تو پھر یہ بات غلط ہوگئی کہ شاہد صرف وہی ہوتا ہے جو آنکھوں دیکھا حال بیان کرے۔ بلکہ ثابت ہُوا کہ امت اور رسولؐ دونوں اخبارِ وحی کے اعتبار پر شہادت دینگے۔ شہادت کے معنی صحیح خبر، دل کی تصدیق کے ساتھ کسی بات کا زبان سے اقرار کرنا۔ آپ شہادت دیتے ہیں کہ جنت، دوزخ، حور، قصور، خیام، انہارِ جنت، قیامت، میزان، صراط، حوض کوثر، فرشتے .... ضرور ہیں۔ یعنی ان چیزوں کی آپ دلی تصدیق سے زبانی شہادت دیتے ہیں۔ تو کیا آپ آنکھوں سے دیکھکر شہادت دیتے ہیں؟ نہیں! آپ کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم، خدا کے رسول ہیں" کیا آپ آنکھوں سے دیکھ کر حضورؐ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں؟ نہیں! تو پھر یہ کلیہ کیسے درست ہوا کہ شاہد صرف وہ ہے جو آنکھوں سے دیکھ کر کوئی خبر بیان کرے؟ یاد رکھیں کہ آنکھوں دیکھی چیز کی خبر دینا شہادتِ رویت کہلاتا ہے۔ امتِ محمدیہ اور رسولِ رحمت صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت رویت نہیں ہوگی۔ شہادت ہوگی۔

قرآن شفا ہے

ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔

وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (پ ۱۱ ع) . اور (قرآن) شفاء ہے واسطے اس چیز کے کہ بیچ سینوں کے ہے"

مہلک امراض کا علاج

یعنی قرآن دلوں کی بیماریوں کیلئے شفا ہے۔ سینے کے روگ مٹاتا ہے۔ جس طرح جسمانی امراض ہوتے ہیں، اسی طرح روحانی امراض یعنی دل اور سینے کی بیماریاں بھی ہوتی ہیں جسمانی بیماریاں بعض معمولی ہوتی ہیں اور بعض بڑی خطرناک اور مہلک۔ معمولی امراض کی طرف اتنی توجہ نہیں دیتے جتنی مہلک امراض کی طرف دیتے ہیں کہ ان سے جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ بالکل ایسے ہی روحانی امراض جو معمولی ہوں، ان کی نسبت مہلک امراض کی جانب توجہ نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ سینے کے مہلک امراض ایمان کو ہلاک کر دیتے ہیں اور بالآخر مرنیوالا راہیٔ وادیٔ نیران ہو جاتا ہے!

سینے کی بےشمار بیماریاں ہیں۔ ان میں سے جو نہایت مہلک اور خطرناک ہیں ـــ اس کتاب میں صرف ان کا علاج بتایا گیا ہے۔ "جان لیوا" امراض کے نام، ان کی شناخت اور اسباب بیان کرکے پھر ان کا "شافی علاج"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی " نادرہیروں " اور " جواہر بہیروں " سے تحریر کر دیا گیا ہے۔ بلا بخل آیات کے موتیوں کو صفحۂ قرطاس پر بکھیر دیا ہے۔ آپ کا انہیں دُرجِ ایمان میں جمع کرنا مبارک ہو!

خاتمہ اور دعا

ہادی مطلق کے حضور ہماری خلوص دل سے دعا ہے کہ وہ ہماری سینے کی بیماریوں کو عمل بالقرآن کے " امرت " سے شفا بخشے۔ ہمارے دلوں میں قرآنی شمعیں جگائے ــــ اور اُن کے نور سے تمام ظلمتیں نور کر دے!

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

المکتبۃ الرحمانیہ
99 بے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر 06966

زمن بر صوفی و مُلّا سلامے
کہ پیغام خُدا گفتند ما را

ولے تاویلِ شاں در حیرت انداخت
خدا و جبرئیل و مصطفےٰ را

(اقبال)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی شہرہ آفاق تصنیف جن کا ہر گھر میں ہونا از حد ضروری ہے

ناشر

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور فون ۲۲۱۸۶۵

صلوٰۃ الرسولؐ
جمال مصطفےٰ
انوار التوحید
ریاض الاخلاق

سید الکونین
خطبۂ رحمۃ للعالمین
ضرب حدیث
اعجاز حدیث

قرآنی شمعیں
اصلاح معاشرہ
مسلمان کا سفر آخرت
عالم عجیب

سبیل الرسولؐ
حزب الرسولؐ
حج مسنون
رحمت عالمؐ کی کہانیاں

انوار الزکوٰۃ
صد احادیث
تجلیات رمضان
جمال عین مصطفےٰ

سرورِ عالمؐ کا پیغام
شان العالمین
ساقی کوثر
نمازِ جنازہ

بستان الاربعین
مقام والدین
بیاض الاربعین
قندیلِ حج

ارشاداتِ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
نمازِ مقبول مع نورانی نماز
مراۃ النساء
قرآن و حدیث کے نورانی احکام

اپنے شہر کے ہر تاجر کتب سے طلب فرمائیں۔

NUMANI KUTAB KHANA
URDU BAZAR LAHORE